پہلی مرتبہ اردو زبان میں تاریخی تسلسل کیساتھ فتوی کا تاریخی پس منظر،
65 کتبِ فقہ، 63 کتبِ اصولِ فقہ اور 37 اردو فتاویٰ کا باحوالہ تعارف

کتبِ فقہ، اصولِ فقہ
اور
اُردو فتاویٰ کا تعارف

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

مکتبۃ المتین کراچی

Marfat.com

پہلی مرتبہ اردو زبان میں تاریخی تسلسل کیساتھ فتوی کا تاریخی پس منظر، 65 کتبِ فقہ، 63 کتبِ اصولِ فقہ اور 37 اردو فتاویٰ کا باحوالہ تعارف

کتبِ فقہ، اصولِ فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

ناشر

مکتبۃ المتین

کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب .... کتبِ فقہ، اصولِ فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف

مؤلف .... مولانا محمد نعمان صاحب زید مجدہ

297.32
5473
144544

ضخامت .... 256 صفحات

تعداد 1100

طبع اول .... ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ / اکتوبر 2016ء

ناشر .... مکتبۃ المتین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

اوقاتِ رابطہ .... ظہر تا مغرب (0332 255 76 75)

اسٹاکسٹ

ادارۃ المعارف کراچی (احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا- کراچی)

021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب (جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)

0334-8414660,0313-1991422

دارالناشر —— (حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

0333-8335011

Marfat.com

فہرست مضامین

مضامین | صفحہ نمبر

عرضِ مؤلف ۱۵

فتویٰ کا تاریخی پس منظر

فتویٰ کی لغوی تعریف ۱۷

فتویٰ کی اصطلاحی تعریف ۱۸

فتویٰ عہدِ نبوت میں ۱۸

افتاء میں صحابہ کرام کا طریقہ کار ۲۱

عہد صحابہ میں فتویٰ ۲۲

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ ۲۹

ابو حنیفہ کنیت کی وجہ ۲۹

امام اعظم کے متعلق نبوی پیشین گوئی ۳۰

علم شریعت کے مدوّنِ اول امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ ۳۴

مجلس فقہ میں شریک اکابر علماء اور ان کے سنین وفات ۳۶

استنباطِ مسائل میں امام اعظم رحمہ اللہ کا طریقہ کار ۳۷

کتبِ فقہ کا تعارف

(۱) مسائل الأصول ۳۹

(۲) مسائل النوادر ۳۹

(۳) الفتاوی والواقعات ۴۰

Marfat.com

۱...... المبسوط (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م:۱۸۹ھ)............۴۰

۲...... الجامع الصغیر (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م:۱۸۹ھ)............۴۲

۳...... الجامع الکبیر (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م:۱۸۹ھ)............۴۵

۴...... الزیادات وزیادات الزیادات (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م:۱۸۹ھ)۴۶

۵...... السیر الصغیر (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م:۱۸۹ھ)............۴۸

۶...... السیر الکبیر (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م:۱۸۹ھ)............۴۹

۷...... الحجة علی أهل المدينة (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م:۱۸۹ھ)۵۱

۸...... مختصر الطحاوی (امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ/م:۳۲۱ھ)............۵۲

۹...... الکافی فی فروع الحنفية (امام حاکم شہید رحمہ اللہ/م:۳۳۴ھ)............۵۳

۱۰...... عيون المسائل (امام ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ/م:۳۷۳ھ)............۵۴

۱۱...... خزانة الفقه (امام ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ/م:۳۷۳ھ)............۵۴

۱۲...... مختصر القدوری (امام قدوری رحمہ اللہ/م:۴۲۸ھ)............۵۵

۱۳...... التجريد (امام قدوری رحمہ اللہ/م:۴۲۸ھ)............۶۲

۱۴...... النتف فی الفتاوی (امام علی بن حسین سُغدی رحمہ اللہ/م:۴۶۱ھ)......۶۲

۱۵...... المبسوط (شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ/م:۴۸۳ھ)............۶۳

۱۶...... تحفة الفقهاء (علامہ علاء الدین سمرقندی رحمہ اللہ/م:۵۴۰ھ)............۶۸

۱۷...... الفتاوی الولوالجية (امام ابو الفتح ظہیر الدین ولوالجی رحمہ اللہ/م:۵۴۰ھ)......۶۹

۱۸...... خلاصة الفتاوی (علامہ طاہر بن احمد بخاری رحمہ اللہ/م:۵۴۲ھ)......۶۹

۱۹...... الفتاوی السراجية (علی بن عثمان اوسی/م: بعد ۵۶۹ھ)............۷۰

۲۰...... بدائع الصنائع (علامہ ابوبکر کاسانی رحمہ اللہ/م:۵۷۸ھ)............۷۴

Marfat.com

۲۱...... فتاوی قاضی خان (علامہ قاضی خان رحمہ اللہ/م:۵۹۲ھ)......۷۵
۲۲...... بدایة المبتدی (علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ/م:۵۹۳ھ)......۷۶
۲۳...... الهداية (علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ/م:۵۹۳ھ)......۷۸
۲۴...... التجنیس و المزید (علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ/م:۵۹۳ھ)۸۰
۲۵...... المحیط البرهانی فی الفقه النعمانی (علامہ برہان الدین محمود بن احمد بخاری رحمہ اللہ/م:۶۱۶ھ)......۸۱
۲۶...... تحفة الملوک (امام زین الدین محمد بن ابی بکر رازی رحمہ اللہ/م:۶۶۶ھ)۸۴
۲۷...... المختار للفتوی (علامہ مجد الدین موصلی رحمہ اللہ/م:۶۸۳ھ)......۸۵
۲۸...... اللباب فی الجمع بین السنة و الكتاب (علامہ جمال الدین خزرجی منبجی رحمہ اللہ/م:۶۸۶ھ)......۸۶
۲۹...... مجمع البحرین (علامہ ابن ساعاتی رحمہ اللہ/م:۶۹۴ھ)......۸۶
۳۰...... منية المصلی (علامہ سدید الدین کاشغری رحمہ اللہ/م:۷۰۵ھ)......۸۸
۳۱...... کنز الدقائق (امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی رحمہ اللہ/م:۷۱۰ھ)۸۸
۳۲...... تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (علامہ فخر الدین زیلعی رحمہ اللہ/م:۷۴۳ھ)......۹۰
۳۳...... شرح الوقاية (علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ/م:۷۴۷ھ)۹۰
۳۴...... أنفع الوسائل إلى تحرير المسائل (علامہ طرطوسی رحمہ اللہ/م:۷۵۸ھ)۹۱
۳۵...... نصب الراية فی تخریج أحادیث الهداية (علامہ زیلعی رحمہ اللہ/م:۷۶۲ھ)......۹۱

Marfat.com

۳۶...... الغرة المنيفة فى تحقيق بعض المسائل الإمام أبى حنيفة (امام عمر بن اسحاق غزنوی رحمہ اللہ/م:۷۷۳ھ) ۹۳

۳۷...... العناية على الهداية (علامہ اکمل الدین بابرتی رحمہ اللہ/م:۷۸۶ھ) ۹۴

۳۸...... الفتاوى التاتارخانية (علامہ عالم بن علاء انصاری دہلوی رحمہ اللہ/ م:۷۸۶ھ) ۹۴

۳۹...... الجوهرة النيرة على مختصر القدورى (امام ابوبکر بن علی حدادی رحمہ اللہ/ م: ۸۰۰ھ) ۹۵

۴۰...... الفتح المعين على شرح الكنز لملا مسكين (ملا مسکین رحمہ اللہ/ م: بعد ۸۱۱ھ) ۹۶

۴۱...... الفتاوى البزازية (علامہ ابن بزار کردری رحمہ اللہ/م:۸۲۷ھ) ۹۶

۴۲...... فتاوى قارى الهداية (علامہ عمر بن اسحاق غزنوی رحمہ اللہ/م:۸۲۹ھ) ۹۷

۴۳...... البناية فى شرح الهداية (علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ/م:۸۵۵ھ) ۹۸

۴۴...... رمز الحقائق فى شرح كنز الدقائق (علامہ بدرالدین عینی/م:۸۵۵ھ) ۹۹

۴۵...... فتح القدير (علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ/م:۸۶۱ھ) ۹۹

۴۶...... حلية المجلى شرح منية المصلى (علامہ ابن امیر الحاج رحمہ اللہ/ م:۸۷۹ھ) ۱۰۰

۴۷...... لسان الحكام فى معرفة الأحكام (امام احمد بن محمد المعروف ابن الشحنہ حلبی رحمہ اللہ/م:۸۸۲ھ) ۱۰۱

۴۸...... درر الحكام شرح غرر الأحكام (ملا خسرو رحمہ اللہ/م:۸۸۵ھ) ۱۰۱

Marfat.com

۴۹...... مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر (امام ابراہیم بن محمد حلبی رحمہ اللہ/ م:۹۵۶ھ)......۱۰۲

۵۰...... غنية المستملی شرح منية المصلی (امام ابراہیم بن محمد حلبی رحمہ اللہ/ م:۹۵۶ھ)......۱۰۲

۵۱...... البحر الرائق شرح کنز الدقائق (علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ/م:۹۷۰ھ)۱۰۳

"البحر الرائق" سے ایک سو اسی (۱۸۰) تفریعات کا ذکر......۲۰۴

۵۲...... تنویر الأبصار (علامہ شمس الدین تمرتاشی رحمہ اللہ/م:۱۰۰۴ھ)......۱۱۸

۵۳...... مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح (علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمہ اللہ/ م:۱۰۶۹ھ)......۱۱۹

۵۴...... الفتاوی الخيرية (علامہ خیر الدین رملی رحمہ اللہ/م:۱۰۸۱ھ)......۱۱۹

۵۵...... الدر المختار شرح تنوير الأبصار (علامہ علاء الدین حصکفی رحمہ اللہ/ م:۱۰۸۸ھ)......۱۲۰

۵۶...... الفتاوی الهندية (زیر اہتمام: اورنگ زیب عالمگیر رحمہ اللہ/م:۱۱۱۸ھ)...... ۱۲۲

۵۷...... حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح (علامہ طحطاوی رحمہ اللہ/ م:۱۲۳۱ھ)......۱۲۳

۵۸...... حاشية الطحطاوی علی الدر المختار (علامہ طحطاوی رحمہ اللہ/ م:۱۲۳۱ھ)......۱۲۴

۵۹...... العقود الدرية فی تنقيح الفتاوی الحامدية (علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ/م:۱۲۵۲ھ)......۱۲۴

۶۰...... رد المحتار علی الدر المختار شرح تنوير الأبصار (علامہ ابن عابدین

Marfat.com

شامی رحمہ اللہ/م:۱۲۵۲ھ) ۱۲۶
۶۱ ...... اللباب فی شرح الکتاب (علامہ عبدالغنی میدانی رحمہ اللہ/م:۱۲۹۸ھ) ۱۳۰
۶۲ ...... الفتاوی الحمادیۃ (مفتی رکن الدین ناگوری رحمہ اللہ) ۱۳۱
۶۳ ...... السعایۃ فی کشف ما فی شرح الوقایۃ (علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ/م:۱۳۰۴ھ) ۱۳۱
۶۴ ...... التحریر المختار علی رد المحتار (علامہ عبدالقادر بن مصطفیٰ رافعی رحمہ اللہ/م: ۱۳۱۲ھ) ۱۳۲
۶۵ ...... الفتاوی المھدیۃ فی الوقائق المصریۃ (شیخ محمد عباسی مہدی مصری رحمہ اللہ/م:۱۳۱۵ھ) ۱۳۳
کتبِ حنفیہ کی ترتیب پر ایک طائرانہ نظر ۱۳۴

☆ علم اصولِ فقہ

لفظ اصل کا لغوی معنی ۱۳۷
لفظ اصل کا اصطلاحی معنی ۱۳۷
فقہ کا لغوی معنی ۱۳۸
فقہ کا اصطلاحی معنی ۱۳۸
علم اصولِ فقہ کا واضع ۱۳۹
کتبِ اصولِ فقہ کے تدوین کے طریقے ۱۴۲
علمائے متکلمین کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب ۱۴۲
علمائے حنیفہ کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب ۱۴۳
متاخرین اہلِ علم کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب ۱۴۴

Marfat.com

کتبِ اصولِ فقہ کا تعارف

۱...... الـرسـالـة (امام شافعی رحمہ اللہ/م:۲۰۴ھ)............................۱۴۶

۲...... أصول الکرخی (امام ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ/م:۳۴۰ھ)...................۱۴۷

۳...... الـفصول فی الأصول (امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ/م:۳۷۰ھ)..............۱۴۸

۴...... العمد (قاضی عبدالجبار معتزلی/م:۴۱۵ھ)..................................۱۴۹

۵...... تأسیس النظر (امام ابوزید دبوسی رحمہ اللہ/م:۴۳۰ھ)......................۱۵۰

۶...... تقویم الأدلة فی الأصول (امام ابوزید دبوسی رحمہ اللہ/م:۴۳۰ھ)......۱۵۰

۷...... الأنوار فی الأصول (امام ابوزید دبوسی رحمہ اللہ/م:۴۳۰ھ)................۱۵۰

۸...... الأسرار فی الأصول والفروع (امام ابوزید دبوسی رحمہ اللہ/م:۴۳۰ھ)......۱۵۰

۹...... المعتمد (امام ابوالحسین بصری معتزلی/م:۴۳۶ھ)...............................۱۵۳

۱۰...... الإحکام فی أصول الأحکام (علامہ ابن حزم ظاہری/م:۴۵۶ھ)۱۵۵

۱۱...... کتاب الخلافیات (امام بیہقی رحمہ اللہ/م:۴۵۸ھ)..............................۱۵۶

۱۲...... إحکام الفصول فی أحکام الأصول (امام ابوالولید باجی مالکی رحمہ اللہ
/م:۴۷۴ھ)..۱۵۷

۱۳...... اللمع فی أصول الفقه (امام ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ/م:۴۷۶ھ) ۱۵۷

۱۴...... البرهان فی أصول الفقه (امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ/م:۴۷۸ھ)۱۵۸

۱۵...... أصول البزدوی (علامہ فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ/م:۴۸۲ھ)............۱۵۹

۱۶...... أصول السرخسی (شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ/م:۴۸۳ھ)............۱۶۱

۱۷...... المنخول من تعلیقات الأصول (امام غزالی رحمہ اللہ/م:۵۰۵ھ)......۱۶۲

۱۸...... المستصفی (امام غزالی رحمہ اللہ/م:۵۰۵ھ)....................................۱۶۵

Marfat.com

۱۹...... الواضح فی أصول الفقه (امام ابوالوفاء بن عقیل رحمہ اللہ/م: ۵۱۳ھ) ۱۶۷

۲۰...... المنهاج فی الأصول (علامہ جار اللہ زمخشری/م: ۵۳۸ھ)............ ۱۶۷

۲۱...... مختصر المستصفی (علامہ ابن رشد رحمہ اللہ/م: ۵۹۵ھ)............ ۱۶۸

۲۲...... منهاج الوصول إلی علم الأصول (علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ /م: ۵۹۷ھ)............ ۱۶۹

۲۳...... المحصول من أصول الفقه (امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ/م: ۶۰۶ھ) ۱۷۰

۲۴...... المعالم فی أصول الفقه (امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ/م: ۶۰۶ھ) ۱۷۳

۲۵...... روضة الناظر وجنة المناظر (علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ/م: ۶۲۰ھ) ۱۷۵

۲۶...... الإحکام فی أصول الأحکام (علامہ آمدی رحمہ اللہ/م: ۶۳۱ھ)...... ۱۷۶

۲۷...... المنتخب الحسامی (علامہ حسام الدین رحمہ اللہ/م: ۶۴۴ھ)...... ۱۷۸

۲۸...... منتهی السول والأمل فی علم الأصول والجدل (علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ/م: ۶۴۶ھ)............ ۱۷۹

۲۹...... المسودة فی أصول الفقه (علامہ عبد السلام بن تیمیہ رحمہ اللہ/م: ۶۵۲ھ) ۱۸۰

۳۰...... الحاصل من المحصول فی أصول الفقه (قاضی تاج الدین ارموی رحمہ اللہ/م: ۶۵۳ھ)............ ۱۸۲

۳۱...... التحصیل من المحصول (علامہ سراج الدین ارموی رحمہ اللہ/م: ۶۸۲ھ) ۱۸۳

۳۲...... تنقیح الفصول فی اختصار المحصول (علامہ شہاب الدین قرافی رحمہ اللہ/م: ۶۸۴ھ)............ ۱۸۵

۳۳...... منهاج الوصول إلی علم الأصول (قاضی بیضاوی رحمہ اللہ/م: ۶۸۵ھ) ۱۸۷

۳۴...... بدیع النظام (علامہ ابن الساعاتی رحمہ اللہ/م: ۶۹۴ھ)............ ۱۸۹

Marfat.com

۳۵...... عنوان الوصول في الأصول (علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ/م:۷۰۲ھ) ۱۹۰

۳۶...... منـار الأنوار في أصول الفقه (علامہ نسفی رحمہ اللہ/م:۷۱۰ھ)............ ۱۹۱

۳۷...... أصـول الـفـقـه (علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ/م:۷۲۸ھ)...................... ۱۹۲

۳۸...... كشف الأسـرار شرح أصول البزدوي (علامہ عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ/ م:۷۳۰ھ)... ۱۹۵

۳۹...... التنقيح والتوضيح (صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ/م:۷۴۷ھ) ۱۹۵

۴۰...... إعلام الموقعين عن رب العالمين (علامہ ابن قیم رحمہ اللہ/م:۷۵۱ھ) ۱۹۷

۴۱...... الإبهاج في شرح المنهاج (علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ/م:۷۵۶ھ) ۱۹۸

۴۲...... رفـع الـحاجب عن مختصر ابن الحاجب (علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ/ م:۷۷۱ھ)... ۱۹۸

۴۳...... مـفـتـاح الأصـول فـي بـنـاء الـفروع على الأصول (علامہ محمد الشریف التلمسانی رحمہ اللہ/م:۷۷۱ھ).. ۲۰۰

۴۴...... نهاية السول فـي شـرح مـنهاج الأصول (علامہ عبدالرحیم اسنوی رحمہ اللہ/م:۷۷۲ھ).. ۲۰۱

۴۵...... الـتـقـريـر فـي شـرح أصـول الـبـزدوي (علامہ اکمل الدین بابرتی رحمہ اللہ/م:۷۸۶ھ).. ۲۰۳

۴۶...... الـمـوافـقـات (علامہ شاطبی رحمہ اللہ/م:۷۹۰ھ).......................... ۲۰۴

۴۷...... التـلـويح في كشف حقائق التنقيح (علامہ تفتازانی رحمہ اللہ/م:۷۹۳ھ) ۲۰۵

۴۸...... البحر المحيط أصول الفقه (علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ/م:۷۹۴ھ) ۲۰۵

۴۹...... القواعد الكبرى (علامہ ابن رجب رحمہ اللہ/م:۷۹۵ھ)...................... ۲۰۸

Marfat.com

۵۰...... النجم الوهاج (علامہ عبدالرحیم عراقی رحمہ اللہ/م:۸۰۶ھ)..................۲۰۹

۵۱...... التحرير في أصول الفقه (علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ/م:۸۶۱ھ)......۲۰۹

۵۲...... الضياء اللامع شرح جمع الجوامع في أصول الفقه (امام ابوالعباس یزلطینی رحمہ اللہ/م:۸۹۵ھ)..۲۱۱

۵۳...... غاية الوصول في شرح لب الأصول (علامہ زکریا انصاری رحمہ اللہ/م:۹۲۶ھ)..۲۱۲

۵۴...... مشكاة الأنوار في أصول المنار (علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ/م:۹۷۰ھ)۲۱۳

۵۵...... حاشية على التلويح على المقدمات الأربع فقط (علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمہ اللہ/م:۱۰۶۷ھ)..۲۱۵

۵۶...... إفاضة الأنوار على أصول المنار (علامہ علاء الدین حصکفی رحمہ اللہ/م:۱۰۸۸ھ)..۲۱۶

۵۷...... مسلم الثبوت في أصول الفقه (علامہ محب اللہ بہاری رحمہ اللہ/م:۱۱۱۹ھ)۲۱۷

۵۸...... نور الأنوار في شرح المنار (ملاجیون حنفی رحمہ اللہ/م:۱۱۳۰ھ)......۲۱۷

۵۹...... عقد الجيد في أحكام الاجتهاد والتقليد (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ/م:۱۱۷۶ھ)..۲۱۸

۶۰...... إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من علم الأصول (علامہ شوکانی رحمہ اللہ/م:۱۲۵۰ھ)..۲۱۹

۶۱...... حصول المأمول من علم الأصول (علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ/م:۱۳۰۷ھ)..۲۲۲

۶۲...... علم أصول الفقه (شیخ عبدالوہاب خلاف رحمہ اللہ/م:۱۳۷۵ھ)......۲۲۲

۶۳...... أصول الفقه الإسلامي (دکتور وہبۃ الزحیلی)..........................۲۲۳

Marfat.com

اردو فتاوی کا تعارف

۱......فتاوی دار العلوم دیوبند............۲۲۵

۲......فتاوی رشیدیہ............۲۲۶

۳......فتاوی مظاہر علوم المعروف بہ فتاوی خلیلیہ............۲۲۸

۴......عزیز الفتاوی............۲۲۹

۵...... امداد الفتاوی............۲۳۰

۶...... امداد الاحکام............۲۳۳

۷...... کفایت المفتی............۲۳۴

۸......فتاوی شیخ الاسلام............۲۳۵

۹...... فتاوی رحیمیہ............۲۳۵

۱۰......امداد المفتین............۲۳۶

۱۱......فتاوی محمودیہ............۲۴۰

۱۲...... نظام الفتاوی............۲۴۰

۱۳......احسن الفتاوی............۲۴۱

۱۴...... فتاوی حقانیہ............۲۴۲

۱۵......فتاوی بینات............۲۴۳

۱۶...... خیر الفتاوی............۲۴۴

۱۷......فتاوی مفتی محمود............۲۴۴

۱۸......آپ کے مسائل اور اُن کا حل............۲۴۶

۱۹......جواہر الفتاوی............۲۴۶

Marfat.com

۲۰...... فتاوی فرنگی محلی ۲۴۷
۲۱...... فتاوی احیاء العلوم ۲۴۸
۲۲...... فتاوی قاضی ۲۴۸
۲۳...... فتاوی فریدیہ ۲۴۹
۲۴...... فتاوی دار العلوم کراچی (امداد السائلین) ۲۴۹
۲۵...... فتاوی عثمانی ۲۵۰
۲۶...... فتاوی دار العلوم زکریا ۲۵۱
۲۷...... ثمینۃ الفتاوی ۲۵۲
۲۸...... فتاوی حبیبیہ ۲۵۲
۲۹...... وحید الفتاوی ۲۵۳
۳۰...... کتاب الفتاوی ۲۵۳
۳۱...... نجم الفتاوی ۲۵۴
۳۲...... فتاوی عباد الرحمٰن ۲۵۴
۳۳...... فتاوی ختم نبوت ۲۵۴
۳۴...... آپ کے مسائل کا حل ۲۵۵
۳۵...... فتاوی انوار العلوم ۲۵۶

Marfat.com

عرضِ مؤلف

راقم نے اس کتاب میں ''فتوی کا تاریخی پس منظر'' (عہد نبوت سے فقہ حنفی کی تدوین تک) کتبِ فقہ، اصولِ فقہ اور اردو فتاوی کا تعارف ذکر کیا ہے۔ کتبِ فقہ کے تعارف میں امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) کی ''المبسوط'' جو اِن کی سب سے پہلی کتاب ہے، اس سے لے کر شیخ محمد عباسی مہدی مصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱۵ھ) کی ''الفتاوی المهدية في الوقائع المصرية'' تک ۶۵ کتابوں کا تعارف ذکر کیا ہے۔ سنین وفات کی ترتیب کے مطابق ہر کتاب کا مکمل نام، مصنف کا تعارف اور اس کی مشہور تصنیفات کا ذکر، ماخذ، خصوصیات، محقق اور طبع کا ذکر کیا ہے۔ الحمد للہ فقہ حنفی کی تمام امہات کتب کا تعارف اس میں آ گیا ہے۔

نیز اصولِ فقہ کی مبادیات، اصولِ فقہ کا واضع اور تاریخی تسلسل کے ساتھ ۶۳ کتابوں کا تعارف ذکر کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) کی ''الرسالة'' سے لے کر دکتور وہبۃ الزحیلی کی ''أصول الفقه الإسلامي'' تک چاروں مکتبہ فکر کے علماء کی کتابوں کا تعارف اِس کتاب میں ہے۔ کتاب اور مصنف کے تعارف کے ساتھ ساتھ اُن کی مشہور تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے، اُس کتاب پر لکھے گئے حواشی، شروحات، تعلیقات، اختصارات اور منظومات کا بھی اجمالاً ذکر کیا ہے، اِس ضمن میں ذکر کی گئی کتابوں کی تعداد سو سے زائد ہے۔ آخر میں ۳۵ اردو فتاوی کا تعارف بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اِس طرح اس کتاب میں کل (۱۶۳) کتابوں کا اصالتاً اور سو سے زائد کتب کا ذکر ضمناً آیا ہے۔ بفضل اللہ راقم کی ایک کتاب ''عربی، اردو کتبِ سیرت کا تعارف'' چھپ چکی ہے، جس میں ۲۷ عربی اور ۳۷ اردو کتبِ سیرت کا تعارف ذکر کیا گیا ہے، ۶۴۷ کتابوں کی فہرست حروفِ تہجی کے مطابق ذکر کی ہے، جو سیرت کے مختلف گوشوں پر لکھی گئی ہیں۔

Marfat.com

راقم نے عربی، اردو کتبِ تفسیر، اصولِ تفسیر، اصولِ حدیث، رجال اور حدیث کی جمیع انواع پر لکھی گئی کتابوں کے تعارف کے کام کا آغاز بھی کیا ہے، قارئین کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

محمد نعمان

استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

۲۶ جولائی ۲۰۱۶ء/۲۲ شوال ۱۴۳۷ھ

موبائل نمبر # 0332-2557675

Marfat.com

فتویٰ کا تاریخی پس منظر

فتویٰ کی لغوی تعریف

لفظ فتویٰ فاء کے فتحہ کے ساتھ بھی منقول ہے اور فاء کے ضمہ کے ساتھ بھی، لیکن صحیح فاء کے فتحہ کے ساتھ ہے، اس کا لغوی معنیٰ ''الإجابة عن سؤال سواء كان متعلقا بالأحكام الشرعية أم بغيرها'' کسی بھی سوال کا جواب دینا خواہ اس کا تعلق احکام شریعت سے ہو یا غیر احکام شریعت سے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بادشاہِ مصر کی یہ بات نقل کی ہے:

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ. (یوسف: ۴۳)

ترجمہ: اے دربار والو! اگر تم تعبیر دے سکتے ہو تو میرے اس خواب کے بارے میں مجھ کو جواب دو۔

اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھی کی بات نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ. (یوسف: ۴۶)

ترجمہ: یوسف! اے وہ شخص جس کی ہر بات سچی ہوتی ہے، تم ہمیں اس (خواب) کا مطلب بتاؤ کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں۔

اسی طرح ملکہ سبا کی بات نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي. (النمل: ۳۲)

ترجمہ: اے سردارو! مجھے میرے معاملے میں بتلاؤ۔

مذکورہ بالا تینوں آیات میں لفظ فتویٰ مطلق سوال کے جواب دینے کے لئے استعمال ہوا ہے، احکام شرعیہ دریافت کرنے کے لئے نہیں ہوا، لیکن پھر بعد میں یہ لفظ شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے خاص ہو گیا۔ قرآن کریم میں بھی یہ لفظ حکم شرعی کی دریافت کے لئے متعدد

Marfat.com

جگہ استعمال ہوا ہے، جیسے:

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ. (النساء : ۱۲۷)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر!) لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں شریعت کا حکم پوچھتے ہیں، کہہ دو اللہ تم کو ان کے بارے میں حکم دیتا ہے۔

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ. (النساء : ۱۷۶)

ترجمہ: (اے پیغمبر!) لوگ تم سے (کلالہ کا حکم) پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم بتاتا ہے۔

قرآن کی ان آیات میں لفظ فتوی شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔

فتوی کی اصطلاحی تعریف

هو الإخبار بحكم الله تعالى عن مسألة دينية بمقتضى الأدلة الشرعية لمن سأل عنه في أمر نازل على جهة العموم لا على وجه الإلزام. (۱)

کسی پیش آمدہ مسئلے میں سائل کو دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں حکم خداوندی سے آگاہ کرنے کو فتویٰ کہتے ہیں اور مفتی کا اس حکم شرعی کی خبر دینا بطورِ عموم کے ہو نہ کہ بطورِ الزام کے ہو۔

فتوی عہدِ نبوت میں

سب سے پہلے جنہوں نے منصبِ افتاء کو سنبھالا وہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ وحی کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے فتوی دیا کرتے تھے، حضراتِ صحابہ کرام آپ سے احکاماتِ شرعیہ دریافت کرتے، آپ ان کے جوابات دیتے،

(۱) المصباح في رسم المفتي ومناهج الإفتاء : معنى الفتيا لغة وشرعا، ج ۱ ص ۱۶

Marfat.com

حضراتِ صحابہ کرام ان فتاوی کو اپنے سینوں اور اوراق میں محفوظ کرتے تھے، آپ کے فتاوی اور احادیثِ مبارکہ اسلام کا دوسرا ماخذ ہیں، ہر مسلمان کے لئے ان پر عمل کرنا ضروری ہے، کسی کے لئے ان سے ذرہ بھر انحراف جائز نہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

وَأَوَّلُ مَنْ قَامَ بِهٰذَا الْمَنْصِبِ الشَّرِيفِ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، عَبْدُاللهِ وَرَسُولُهُ، وَأَمِينُهُ عَلَى وَحْيِهِ، وَسَفِيرُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ، فَكَانَ يُفْتِي عَنِ اللهِ بِوَحْيِهِ الْمُبِينِ، فَكَانَتْ فَتَاوِيهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْأَحْكَامِ، وَمُشْتَمِلَةً عَلَى فَصْلِ الْخِطَابِ، وَهِيَ فِي وُجُوبِ اتِّبَاعِهَا وَتَحْكِيمِهَا ثَانِيَةُ الْكِتَابِ، وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْعُدُولُ عَنْهَا. [1]

سب سے پہلے اس عظیم الشان منصب پر تمام انبیاء اور متقین کے سردار، اللہ کے بندے اور رسول جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فائز تھے، آپ وحی الٰہی میں امین ہیں، اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان سفیر ہیں، آپ اللہ تعالی کی طرف سے واضح وحی کے ساتھ فتوی دیتے تھے، آپ کے فتاوی جوامع الکلم ہیں، واضح احکامات پر مشتمل ہیں، ان کی اتباع کرنا ضروری ہے، ان کو حَکَم بنانا اور ان کی روشنی میں فیصلے کرنا ضروری ہے، یہ شریعت کا دوسرا ماخذ ہے، کسی مسلمان کے لئے ان سے عدول کرنا جائز نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی دوسرا شخص منصبِ افتاء پر فائز نہیں ہوا، البتہ کبھی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم افتاء اور قضاء کا کام اپنے بعض صحابہ کے سپرد کرتے تھے، شاید اس کا مقصد ان حضرات کو اجتہاد اور استنباط کی عملی مشق کرانا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[1] إعلام الموقعين: فصل: الرسول صلى الله عليه وسلم أوّل من بلّغ عن الله، ج ۱ ص ۱۶

Marfat.com

اِقْضِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ: أَقْضِي بَيْنَهُمَا وَأَنْتَ حَاضِرٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ عَلَى أَنَّكَ إِنْ أَصَبْتَ فَلَكَ عَشْرُ أُجُورٍ وَإِنِ اجْتَهَدْتَ فَأَخْطَأْتَ فَلَكَ أَجْرٌ. ❶

دو افراد اپنا جھگڑا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو آپ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کہا کہ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی موجودگی میں، میں فیصلہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تم فیصلہ کرو، اگر تم نے درست فیصلہ کیا تو تمہارے لئے دس اجر ہیں، اور اگر تم نے اجتہاد کیا اور غلطی کی تو تمہارے لئے ایک اجر ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضراتِ صحابہ کرام کو دور دراز شہروں کی طرف بھیجتے وقت فیصلہ کرنے اور فتوی دینے کی اجازت مرحمت فرمائی، جیسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر روانہ فرمایا، اور ان کو قرآن، حدیث، قیاس واجتہاد کے ذریعے فتوی اور فیصلے کی اجازت دی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جب فرمایا:

أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي، وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ.

میں اپنی رائے کے ذریعے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی سے ان کے سینے پر بطورِ شاباشی کے تھپکی دی اور فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللّٰهِ. ❷

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو ایسی بات کی توفیق دی جس نے اللہ کے رسول کو خوش کر دیا۔

---

❶ المستدرک علی الصحیحین: کتاب الأحکام، ج ۴ ص ۹۹، رقم الحدیث: ۷۰۰۴ ❷ سنن أبی داود: کتاب الأقضیة، باب اجتهاد الرأی فی القضاء، ج ۳ ص ۳۰۳، رقم الحدیث: ۳۵۹۲

Marfat.com

افتاء میں صحابہ کرام کا طریقہ کار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد یہ ذمہ داری حضرات صحابہ کرام کے کندھوں پر آئی، اِن حضرات نے بڑے احسن طریقے سے اسے نبھایا، اس میں ان کا منہج وہی رہا جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں گزرا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رحمہ اللہ کو خط لکھا:

إِنْ جَاءَكَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاقْضِ بِهِ وَلَا تَلْفِتْكَ عَنْهُ الرِّجَالُ، فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَانْظُرْ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِهَا، فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَخُذْ بِهِ، فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ. فَاخْتَرْ أَيَّ الْأَمْرَيْنِ شِئْتَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَتَأَخَّرَ فَتَأَخَّرْ، وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ۔ ❶

اگر تمہارے پاس کتاب اللہ کا کوئی حکم آئے تو اس کے مطابق فیصلہ کرو اور تمہیں اس سے ہرگز لوگ نہ موڑیں، پس اگر تمہارے پاس ایسا معاملہ آئے جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دیکھو اور اس کے مطابق فیصلہ کرو، پس اگر تمہارے پاس ایسا معاملہ آجائے جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں سنتِ رسول اللہ میں کوئی بات ہے، تو اس کو دیکھو جس پر تمام لوگ متفق ہیں تو اس کو لے لو، اور اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو جس میں نہ کتاب اللہ کا کوئی حکم ہے اور نہ سنتِ رسول اللہ میں ہے اور نہ ہی تم سے

❶ سنن الدارمي: كتاب العلم، باب الفتيا وما فيه من الشدة، ج ١ ص ٢٦٥، رقم الحديث: ١٦٩

Marfat.com

پہلے کسی نے اس کے بارے میں گفتگو کی ہے، تو تم دو باتوں میں سے جسے چاہے منتخب کرلو، یا تو اپنی رائے کے ذریعے اجتہاد کرو اور پھر تم آگے بڑھو تو تم آگے کیے جاؤ گے، اور اگر تم چاہو تو بس (اجتہاد سے) پیچھے ہٹ جاؤ، تب تم پیچھے کر دیے جاؤ گے، اور میں تو تمہارے لئے پیچھے رہنے کو ہی بہتر سمجھتا ہوں۔

حضرت عبید اللہ بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، إِذَا سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ فَكَانَ فِي الْقُرْآنِ أَخْبَرَ بِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ وَكَانَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ، قَالَ فِيهِ بِرَأْيِهِ. ❶

حضرت عبد اللہ بن عباس سے کسی مسئلے کے متعلق دریافت کیا جاتا تو وہ سب سے پہلے قرآن کریم کی طرف رجوع کرتے، وہاں اس کا حکم موجود ہوتا تو سائل کو اس سے آگاہ کرتے، اگر قرآن کریم میں حکم موجود نہ ہوتا تو احادیث رسول کی طرف متوجہ ہوتے، اگر وہاں بھی اس کا حکم نہ پاتے تو حضرت ابو بکر وحضرت عمر کے اقوال میں غور فرماتے، اگر یہاں بھی مسئلے کا حکم نہ پاتے تو اپنی رائے کا استعمال کرتے۔

عہدِ صحابہ میں فتوی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس عظیم الشان منصب پر آپ کے وہ جلیل القدر صحابہ کرام فائز ہوئے جو آپ کی وراثت کے اولین محافظ وامین تھے، اور تقوی وطہارت، صداقت وعدالت، شجاعت وسخاوت اور ایثار وہمدردی میں مانند آفتاب اور رشد وہدایت، علم ومعرفت میں مانند ماہتاب تھے، جن کے متعلق ارشاد ربانی ''رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا

❶ سنن الدارمی: كتاب العلم، باب الفتيا وما فيه من الشدة، ج ۱ ص ۲۶۵، رقم الحديث: ۱۶۸

۱۴۴۵۲۴

Marfat.com

عَنۡہُ ''ہے، جو نزولِ قرآن، اسبابِ نزول اور منشاءِ قرآن سے اچھی طرح باخبر تھے، جن کے بارے میں امت کا متفقہ فیصلہ ہے:

أَلْيَنُ الْأُمَّةِ قُلُوبًا، وَأَعْمَقُهَا عِلْمًا، وَأَقَلُّهَا تَكَلُّفًا، وَأَحْسَنُهَا بَيَانًا، وَأَصْدَقُهَا إِيمَانًا، وَأَعَمُّهَا نَصِيحَةً، وَأَقْرَبُهَا إِلَى اللّٰهِ وَسِيلَةً. ❶

صحابہ کرام امت میں سب سے زیادہ نرم دل، سب سے زیادہ گہرے علم والے، سب سے کم تکلف کرنے والے اور حسنِ بیان میں سب سے بڑھ کر ہیں، اس طرح ایمان میں سب سے سچے، خیر خواہی میں سب سے آگے اور اللہ کے وسیلے کے اعتبار سے قریب تر ہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

وَالَّذِينَ حُفِظَتْ عَنْهُمُ الْفَتْوَى مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةٌ وَنَيِّفٌ وَثَلَاثُونَ نَفْسًا، مَا بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ، وَكَانَ الْمُكْثِرُونَ مِنْهُمْ سَبْعَةً: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَعَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. ❷

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے جن حضرات کے فتاوی محفوظ ہیں، ان سب مرد و خواتین کی تعداد ایک سو تیس (۱۳۰) سے کچھ اوپر ہے، ان میں سے سات (۷) افراد ایسے ہیں جن سے بکثرت فتاوی منقول ہیں، وہ حضرات یہ ہیں:

۱......حضرت عمر بن خطاب۔ ۲......حضرت علی بن ابی طالب۔ ۳......حضرت عبداللہ بن مسعود۔ ۴......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ۔ ۵......حضرت زید بن ثابت۔ ۶......حضرت عبداللہ بن عباس۔ ۷......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم۔

❶ إعلام الموقعين: فصل: أوّل من وقع عن اللّٰه، ج ۱ ص ۱۷

❷ إعلام الموقعين: فصل: أوّل من وقع عن اللّٰه، ج ۱ ص ۱۷

Marfat.com

یہ سات صحابہ کرام وہ ہیں جن سے کثرت کے ساتھ فتاوی منقول ہیں:

وَيُمْكِنُ أَنْ يُجْمَعَ مِنْ فَتْوَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سِفْرٌ ضَخْمٌ. ❶

ممکن ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے فتاوی (الگ الگ) ضخیم کتاب میں جمع ہو جائیں۔

وہ فقہاء صحابہ کرام جن سے درمیانی تعداد میں فتاوی منقول ہیں ان کی تعداد بیس (۲۰) ہے۔

۱.....حضرت ابوبکر۔۲.....حضرت ام سلمہ۔۳.....حضرت انس بن مالک۔ ۴.....حضرت ابوسعید خدری۔ ۵.....حضرت ابوہریرہ۔ ۶.....حضرت عثمان بن عفان۔۷.....حضرت عبد اللہ بن عمرو۔ ۸.....حضرت عبد اللہ بن زبیر۔ ۹.....حضرت ابوموسی اشعری۔ ۱۰.....حضرت سعد بن ابی وقاص۔۱۱.....حضرت جابر بن عبد اللہ۔۱۲.....حضرت معاذ بن جبل۔۱۳.....حضرت طلحہ۔۱۴.....حضرت زبیر۔ ۱۵.....حضرت عبد الرحمن بن عوف۔ ۱۶.....حضرت عمران بن حصین۔ ۱۷.....حضرت ابوبکرہ۔ ۱۸.....حضرت عبادہ بن صامت۔۱۹.....حضرت معاویہ بن ابی سفیان۔۲۰.....حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم۔

یہ مذکورہ بالا بیس (۲۰) صحابہ کرام وہ ہیں جن سے اوسط درجے کے ساتھ فتاوی منقول ہیں:

يُمْكِنُ أَنْ يُجْمَعَ مِنْ فُتْيَا كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ صَغِيرٌ جِدًّا. ❷

ممکن ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے فتاوی بہت ہی چھوٹی جلد میں جمع ہو جائیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس کے بعد ایک سو دس (۱۱۰) صحابہ اور صحابیات کے اسماء ذکر کیے ہیں جو بہت کم فتوی دیا کرتے تھے، اور ان سے ایک، دو یا کچھ زائد مسائل مروی

❶إعلام الموقعين: فصل: أوّل من وقع عن الله، ج ١ ص ١٧

❷إعلام الموقعين: فصل: أوّل من وقع عن الله، ج ١ ص ١٧

Marfat.com

ہیں، یہ قلیل الفتاوی صحابہ کرام ہیں، ان کے فتاوی کے متعلق علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

يُمْكِنُ أَنْ يُجْمَعَ مِنْ فُتْيَا جَمِيعِهِمْ جُزْءٌ صَغِيرٌ فَقَطْ بَعْدَ التَّقَصِّي وَالْبَحْثِ. ⓫

ممکن ہے کہ ان تمام صحابہ کے فتاوی غور وخوض اور تلاش کے بعد ایک کتابچہ میں جمع ہو جائیں۔

امام الجرح والتعدیل عظیم نقاد محدث امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۴ھ) کی تحقیق کے مطابق اُن صحابہ کرام کی تعداد جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل ہے اُن کی تعداد ایک لاکھ چودہ ہزار (۱۱۴۰۰۰) ہے۔

ایک شخص نے امام ابوزرعہ رحمہ اللہ سے پوچھا:

يَا أَبَا زُرْعَةَ أَلَيْسَ يُقَالُ: حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةُ آلَافِ حَدِيثٍ؟ قَالَ: وَمَنْ قَالَ ذَا؟ قَلْقَلَ اللَّهُ أَنْيَابَهُ هَذَا قَوْلُ الزَّنَادِقَةِ، وَمَنْ يُحْصِي حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ؟ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِائَةِ أَلْفٍ وَأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفًا مِنَ الصَّحَابَةِ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ وَسَمِعَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا أَبَا زُرْعَةَ هَؤُلَاءِ أَيْنَ كَانُوا وَسَمِعُوا مِنْهُ؟ قَالَ: أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَمَنْ بَيْنَهُمَا وَالْأَعْرَابُ وَمَنْ شَهِدَ مَعَهُ حَجَّةَ الْوَدَاعِ كُلٌّ رَآهُ وَسَمِعَ مِنْهُ يَعْرِفُهُ. ⓬

اے ابوزرعہ! کیا یہ نہیں کہا جاتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار ہزار احادیث مروی ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس شخص نے ایسا کہا ہے اللہ تعالی اس کو برباد کرے، یہ زنادقہ کا قول

⓫ إعلام الموقعين: فصل: أوّل من وقع عن الله، ج ۱ ص ۱۷

⓬ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع: ترتيب مسانيد الصحابة، ج ۲ ص ۲۹۳، رقم: ۱۸۹۴ /مقدمة ابن الصلاح: النوع التاسع والثلاثون، ص ۲۹۸

Marfat.com

ہے، کون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا احاطہ کر سکتا ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام موجود تھے، جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا، اس شخص نے کہا: اے ابو زرعہ! یہ صحابہ کہاں قیام پذیر تھے اور کہاں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا؟ آپ نے فرمایا: یہ اہل مدینہ، اہلِ مکہ اور ان کے گرد ونواح کے رہائشی اور دیہاتی تھے، ان میں وہ سارے حضرات بھی شامل ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نے میدانِ عرفات میں آپ کی زیارت بھی کی اور آپ سے سماعِ حدیث بھی کیا۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۶ھ) اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) کی تحقیق کے مطابق فتوی دینے والے صحابہ کرام کی تعداد ایک سوتیس (۱۳۰) سے کچھ زائد تھی، اور ان کے درمیان بھی تین طبقات تھے:

۱......کثیر الفتاوی سات (۷) صحابہ کرام

۲......اوسط الفتاوی بیس (۲۰) صحابہ کرام

۳......قلیل الفتاوی ایک سودس (۱۱۰) صحابہ کرام [1]

جیسا کہ ماقبل میں صحابہ کرام کے اسماء کے ساتھ باحوالہ بات گزر گئی، بقول امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کے صحابہ کرام کی تعداد جن کو آپ سے شرفِ سماعت حاصل ہے ایک لاکھ چودہ ہزار ہے، لیکن فتوی دینے والے صحابہ کی تعداد صرف ایک سوتیس ہے، معلوم ہوا کہ محض حدیث کو روایت کرنا اور اس میں فقہ وبصیرت سے کام لینا دو مختلف امور ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ ان میں سے ہر صحابی منصبِ افتاء پر فائز نہ تھا اگرچہ ان میں جمیع حضرات رُوّاتِ حدیث تھے، اس

[1] الإحكام في أصول الأحكام: الباب الثامن والعشرون، ج۵ ص ۹۲/ إعلام الموقعين: الصحابة الذين قاموا بالفتوى بعده، ج۱ ص ۱۷

Marfat.com

فرق کے باعث فقہائے عظام اور محدثینِ کرام کے درمیان حدِّ فاصل بھی خود بخود قائم ہوجاتی ہے۔ فقہاء فکری اور علمی اعتبار سے محدثین سے بلند رتبہ کے حامل ٹھہرتے ہیں کیونکہ محدثین اگر حدیث سے واقف ہیں تو فقہاء حدیث اور اس کے فہم دونوں سے آگاہ ہیں۔

دکتور محمد رواس قلعہ جی نے بڑی تحقیق، جستجو اور تلاش کے ساتھ چند صحابہ کرام کے فتاویٰ کو الگ الگ جمع کیا جو درج ذیل ہیں:

۱...... موسوعة فقه أبي بكر ۲...... موسوعة فقه عمر بن خطاب

۳...... موسوعة فقه عثمان بن عفان ۴...... موسوعة فقه علي بن أبي طالب

۵...... موسوعة فقه عبد الله بن مسعود ۶...... موسوعة فقه عبد الله بن عمر

فتویٰ دورِ تابعین میں

حضراتِ صحابہ کرام کے بعد فتاویٰ کے لئے اکابر تابعین کی طرف رجوع کیا جاتا تھا، اور یہ حضرات مختلف ایسے شہروں میں پھیلے ہوئے تھے جو مسلمانوں نے اپنی فتوحات کے بعد آباد کئے تھے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ الْمُفْتُونَ بِالْمَدِينَةِ مِنَ التَّابِعِينَ: ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، وَهٰؤُلَاءِ هُمُ الْفُقَهَاءُ، وَقَدْ نَظَمَهُمُ الْقَائِلُ فَقَالَ:

إِذَا قِيلَ مَنْ فِي الْعِلْمِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ ... رِوَايَتُهُمْ لَيْسَتْ عَنِ الْعِلْمِ خَارِجَةْ

فَقُلْ هُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ عُرْوَةُ قَاسِمٌ ... سَعِيدٌ أَبُو بَكْرٍ سُلَيْمَانُ خَارِجَةْ (۱)

مدینہ میں فتویٰ دینے والے تابعین حضرات یہ ہیں:

(۱) إعلام الموقعين: المفتون في المدينة، ج ۱ ص ۳۲

Marfat.com

۱.....حضرت سعید بن مسیب ۲.....حضرت عروہ بن زبیر ۳.....حضرت قاسم بن محمد

۴.....حضرت خارجہ بن زید ۵.....حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام

۶.....حضرت سلیمان بن یسار ۷.....حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رحمہم اللہ۔

اور انہیں فقہائے سبعہ بھی کہا جاتا ہے، ان کے اسماء کو ایک شاعر نے اپنے اس شعر میں جمع کیا ہے، جب پوچھا جائے کہ علم کے سات سمندر کون ہیں جن کی روایات علم سے ذرا بھی ہٹ کر نہیں ہوتیں، تو تم کہہ دو کہ وہ عبیداللہ، عروہ، قاسم، سعید، ابوبکر، سلیمان اور خارجہ رحمہم اللہ ہیں۔

مکہ مکرمہ میں فتویٰ دینے والے امام عطاء بن ابی رباح، امام طاؤس بن کیسان، امام مجاہد بن جبر، امام عبید بن عمیر، امام عمرو بن دینار، امام عبداللہ بن ابی ملیکہ، امام عکرمہ رحمہم اللہ تھے۔

بصرہ میں فتویٰ دینے والے امام عمرو بن سلمہ، امام ابومریم حنفی، امام حسن بصری، امام محمد بن سیرین، امام مسلم بن یسار، امام قتادہ بن دعامہ رحمہم اللہ تھے۔

کوفہ میں فتویٰ دینے والے امام علقمہ بن قیس نخعی، امام اسود بن یزید، امام عمرو بن شرحبیل، امام مسروق، امام شریح بن حارث، امام عبدالرحمن بن یزید رحمہم اللہ تھے۔

شام میں فتویٰ دینے والے امام ابوادریس خولانی، امام عبداللہ بن زکریا، امام قبیصہ بن ذؤیب، امام سلیمان بن حبیب، امام خالد بن معدان رحمہم اللہ تھے۔

یمن میں فتویٰ دینے والے امام وہب بن منبہ صنعانی، امام عبدالرزاق بن ہمام اور امام سماک بن فضل رحمہم اللہ تھے۔ [1]

ان مذکورہ بالا کبار اہلِ علم کے اکثر فتاوی جات موطآت، سنن، مسندات، مصنف عبدالرزاق مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الآثار، شرح معانی الآثار اور دیگر کتبِ حدیث میں ہیں۔

[1] إعلام الموقعين: فصل فی المفتيين، ج ۱ ص ۳۳ تا ۴۰

Marfat.com

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ

آپ کا نام نعمان، والد کا نام ثابت اور دادا کا نام زوطی، فارسی النسل تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرت زوطی کو دولتِ ایمان سے سرفراز فرمایا، ثابت کو بچپن میں ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ثابت کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعا فرمائی، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس دعا کا ظہور ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پوتے امام اسماعیل بن حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ونحن نرجو من الله أن يكون قد استجاب الله ذلك لعلي بن أبي طالب فينا. (1)

اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اس نے ہمارے حق میں حضرت علی بن ابی طالب کی دعا قبول فرمائی ہے۔

ابوحنیفہ کنیت کی وجہ

۱......آپ کی کنیت ابوحنیفہ ہے، لغت میں حنیفہ حنیف کا مؤنث ہے، حنیف اُسے کہتے ہیں جو سب لوگوں سے یکسو ہو کر رہے، اسی بناء پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو حنیف کہتے ہیں۔ امام اعظم نے یہ کنیت اپنے لئے کیوں تجویز فرمائی جہاں تک راقم کا خیال ہے یہ تفاؤل کی وجہ سے اختیار کی گئی ہے، جیسے عموماً ابوالمحاسن، ابوالحسنات، ابوالکلام وغیرہ کنیتیں رکھی جاتی ہیں۔

۲......آپ کا حلقہ درس وسیع تھا آپ کے شاگرد اپنے ساتھ قلم دوات رکھا کرتے تھے چونکہ اہل عراق دوات کو حنیفہ کہتے ہیں اس لئے آپ کو ابوحنیفہ کہا گیا ہے، یعنی دوات والے۔

(1) تاريخ بغداد: ترجمة: النعمان بن ثابت، ج۱۳ ص ۳۲۷

Marfat.com

۳......بعض نے کہا ہے آپ شدت سے حق کی طرف راغب اور کثرت سے اللہ کی عبادت کرتے تھے، لہذا آپ کو ابو حنیفہ کہا گیا۔ ❶

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ آپ کی کنیت ابو حنیفہ اس لئے ہے کہ آپ کی صاحبزادی کا نام حنیفہ تھا اسی مناسبت کی وجہ سے آپ کو ابو حنیفہ کہتے ہیں، لیکن یہ بات درست نہیں اس لئے کہ آپ کی کوئی صاحبزادی نہیں تھی اور نہ ہی حماد کے علاوہ آپ کا کوئی اور بیٹا تھا:

ولا يعلم له ولد ذكر ولا أنثى غير حماد. ❷

امام اعظم کے متعلق نبوی پیشین گوئی

اللہ تبارک وتعالی نے سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات میں فرمایا:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. (الجمعة: ۲-۳)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک (باعظمت) رسول کو بھیجا وہ ان پر اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور ان (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ ان (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے، اور ان میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اس رسول کو تزکیہ وتعلیم کے لئے بھیجا ہے) جو ابھی ان لوگوں سے نہیں ملے (جو اس وقت موجود ہیں یعنی ان کے بعد کے زمانے میں آئیں گے) اور وہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔

ان آیات کریمہ میں اللہ رب العزت نے دو طرح کے لوگوں کا ذکر کیا ہے:

ایک قسم کے لوگوں میں وہ امی لوگ ہیں جنہیں آپ نے بذات خود براہِ راست

❶ الخيرات الحسان: الفصل الرابع، ص ۳۲ ❷ الخيرات الحسان: الفصل الرابع، ص ۳۲

Marfat.com

فیض یاب فرمایا، جنہیں آپ کی تلاوت، تزکیہ اور کتاب وحکمت کی تعلیم کے نور سے روشن کیا ہے۔

دوسری قسم کے لوگوں کا ذکر قرآن نے ''وَ آخَرِینَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوا بِهِمْ'' کے الفاظ سے بیان کیا ہے، ان سے مراد وہ لوگ تھے جو ابھی تک صحابہ کرام کے ساتھ نہیں ملے تھے بلکہ بعد میں آنے والے تھے، مگر آپ کا یہ فیض ان کے لئے بھی بیان ہوا ہے۔

اس آیت مبارکہ کے الفاظ کی تفسیر میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک متفق علیہ حدیث ہے جسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''وَ آخَرِینَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوا بِهِمْ'' اور ان میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اس رسول کے تزکیہ وتعلیم کے لئے بھیجا ہے) جو ابھی ان لوگوں سے نہیں ملے (جو اس وقت موجود ہیں یعنی ان کے بعد کے زمانہ میں آئیں گے) فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ تین بار یہی سوال کیا، اس وقت ہمارے درمیان حضرت سلمان فارسی بھی موجود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک حضرت سلمان فارسی پر رکھا پھر فرمایا:

لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ. (1)

اگر ایمان ثریا کی بلندیوں پر بھی ہوا تو اس کی قوم میں سے چند اشخاص یا فرمایا: ایک شخص اسے حاصل کر لے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ روایت میں آپ نے فرمایا کہ اس (یعنی حضرت سلمان فارسی) کی قوم فارس کے لوگوں میں سے کچھ لوگ یا ایک شخص آئے گا، اگر ایمان ثریا

(1) صحیح البخاری: کتاب التفسیر، باب قوله: وآخرین منهم لما یلحقوا بهم، ج ٦ ص ١٥١، رقم الحدیث: ٤٨٩٧/صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب فضل فارس، ج ٤ ص ١٩٧٢، رقم الحدیث: ٢٥٤٦.

Marfat.com

کی بلندیوں تک بھی ہوگا تو وہ اتنی بلندی پر بھی پہنچ کر اس کی معرفت حاصل کر لے گا۔ اس روایت میں ایک شخص یا چند اشخاص کا بیان ہے، جب کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ اہل فارس اور ابنائے فارس کی اولاد میں سے ایک شخص ہوگا جس کی طرف آیتِ کریمہ میں اشارہ ہے، حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ: مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسٍ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهُ. (1)

اگر دین اوج ثریا پر بھی ہو تو اہل فارس (یا ابنائے فارس) میں سے ایک شخص اسے وہاں سے بھی پا لے گا۔

اس حدیث کو نو مختلف صحابہ کرام نے روایت کیا، صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو ان کے تیرہ (۱۳) مختلف شاگردوں نے نقل کیا، اسی طرح دیگر صحابہ سے بھی ان کے مختلف تلامذہ نے اس روایت کو نقل کیا، اس روایت کو مختلف طرق و اسانید کے ساتھ تقریباً اکتیس (۳۱) محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیشن گوئی کی جو حرف بہ حرف مکمل ہوئی، یہ آپ کے معجزات میں سے ہے، آپ نے جس بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا، اور اس کا مصداق اکابر اہلِ علم کے نزدیک امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ قرار پائے۔

امام محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۹۴۲ھ) نے اس صحیح حدیث کی بنیاد پر اپنی معروف کتاب "سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد" میں حضور کے معجزات کا تذکرہ کرتے ہوئے مستقل ایک باب قائم کیا:

(1) صحيح مسلم: كتاب فضائل الصحابة، باب فضل فارس، ج ۴ ص ۱۹۷۲، رقم الحديث: ۲۵۴۶

Marfat.com

الباب الثالث والخمسون فی إشارته صلی اللّٰہ علیه وسلم إلی وجود الإمام أبی حنیفة.

یعنی اس ترپین نمبر باب میں اس حدیث کا ذکر ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اعظم ابوحنیفہ کے وجود کی پیشن گوئی فرمائی۔ علامہ صالحی رحمہ اللہ باوجود یہ کہ شافعی المسلک ہیں انہوں نے اس حدیث کا مصداق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو قرار دیا اور باقاعدہ اس پر باب قائم کیا، پھر اس کے تحت اس حدیث کے متعدد طرق اور اسانید کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وما جزم به شیخنا من أن الإمام أبا حنیفة رحمه اللّٰہ عنه هو المراد من هذا الحدیث السابق ظاهر لا شک فیه. ⓫

ہمارے شیخ علامہ جلال الدین سیوطی نے یقین کے ساتھ فرمایا کہ اس حدیث سے مراد امام ابوحنیفہ ہیں، اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔

نیز یہ بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بشارت اور فضیلت کے سلسلے میں اسی روایت پر اعتماد کیا جائے گا:

فهذا أصل صحیح یعتمد علیه فی البشارة والفضیلة. ⓬

علامہ احمد بن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۳ھ) نے بھی اس حدیث کا مصداق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو قرار دیا، آپ نے عنوان قائم کیا:

فیما ورد من تبشیر النبی بالإمام أبی حنیفة رحمه اللّٰہ تعالی.

پھر فرمایا کہ حافظ محقق جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے فرمایا کہ یہ

⓫سبل الهدی والرشاد: أبواب معجزاته، الباب الثالث والخمسون، ج۱۰ ص ۱۱۶

⓬سبل الهدی والرشاد: أبواب معجزاته، الباب الثالث والخمسون، ج۱۰ ص۱۱۶/ تبییض الصحیفة: ذکر تبشیر النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم، ص ۲۱.

Marfat.com

حدیث صحیح ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بشارت کے سلسلے میں اس صحیح اصل پر اعتماد کیا جائے گا، اور اس میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کامل فضیلت ہے:

قال الحافظ المحقق الجلال السيوطي: هذا أصل صحيح يعتمد عليه في البشارة بأبي حنيفة رحمه الله وفي الفضيلة التامة. ❶

اندازہ کیجئے کہ تینوں جلیل القدر ائمہ علامہ جلال الدین سیوطی، علامہ محمد بن یوسف صالحی، علامہ احمد بن حجر ہیتمی رحمہم اللہ باوجودیکہ یہ تینوں شافعی المسلک ہیں انہوں نے اس حدیث کا مصداق صرف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو قرار دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تفصیلی سوانحِ حیات، آپ کا مقام ومرتبہ، سو (۱۰۰) اہلِ علم کی آپ کے متعلق آراء، فنِ حدیث اور فقہ میں آپ کی جلالتِ شان، کتاب الآثار اور آپ کی انتیس (۲۹) مسانید کا تعارف، آپ پر کیے گئے نقد وجرح کے تفصیلی جوابات کے لئے راقم کی کتاب ''امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا محدثانہ مقام'' کا مطالعہ کریں۔

علم شریعت کے مدوِّنِ اول امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ

فقہ کی باضابطہ تدوین کا شرف سب سے پہلے جس شخصیت کو حاصل ہوا وہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں، اسی لئے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

من أراد الفقه فهو عيال على أبي حنيفة.

اس کا اعتراف تمام ہی منصف مزاج علماء نے کیا ہے، علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

إنه اوّل من دون علم الشريعة ورتبها أبوابًا ثم تبعه مالك بن أنس في ترتيب الموطا ولم يسبق أبا حنيفة أحد. ❷

❶ الخيرات الحسان: المقدمة الثالثة، ص ٢٣

❷ تبييض الصحيفة بمناقب الإمام أبي حنيفة: أوّل من دوّن علم الشريعة، ص ١٢٩

Marfat.com

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کی تدوین کی اور اسے ابواب کی صورت میں مرتب کیا، پھر موطا کی ترتیب میں امام مالک رحمہ اللہ نے انہیں کی پیروی کی، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا۔

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں:

إنه أول من دون علم الشريعة ورتبه أبوابا و كتبا على نحو ما هو عليه اليوم وتبعه مالك في موطئه. (۱۱)

امام ابو حنیفہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم فقہ کو مدون کیا اور کتاب اور باب پر اس کو مرتب کیا جیسا کہ آج موجود ہے اور امام مالک نے اپنی موطا میں انہیں کی اتباع کی ہے۔

پھر اہم بات یہ ہے کہ امام صاحب نے دوسرے فقہاء کی طرح انفرادی طور پر اپنی آراء مرتب نہیں کیں، بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح شورائی انداز اختیار کیا، چنانچہ علامہ موفق مکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۸ھ) فرماتے ہیں:

فوضع أبو حنيفة مذهبه شورى بينهم لم يستمد بنفسه دونهم.

امام ابو حنیفہ نے اپنا مذہب شورائی رکھا، آپ شرکائے شوری کو چھوڑ کر تنہا اپنی رائے مسلط نہیں کرتے۔

اس کا نتیجہ تھا کہ بعض اوقات ایک مسئلہ پر ایک ماہ یا اس سے زیادہ بحث ومباحثہ کا سلسلہ جاری رہتا تھا، چنانچہ امام موفق رحمہ اللہ ہی رقم طراز ہیں:

كان يتقي مسئلة يقلبهم ويسمع ما عندهم ويقول ما عنده ويناظرهم شهرا أو أكثر من ذلك حتى يستقر أحد الأقوال فيها. (۱۲)

امام صاحب ایک ایک مسئلہ پیش کرتے، ان کے خیالات کا جائزہ لیتے اور ان کی بھی

(۱۱) الخيرات الحسان: الفصل الثاني عشر، ص ۱۳۲

(۱۲) مناقب أبي حنيفة للموفق: ج ۲ ص ۱۳۳

Marfat.com

باتیں سنتے، اپنے خیالات پیش کرتے اور بعض اوقات ایک ماہ یا اس سے زیادہ تبادلہ خیال کا سلسلہ جاری رکھتے یہاں تک کہ کوئی ایک قول متعین ہو جاتا۔

مجلس فقہ میں شریک اکابر علماء اور ان کے سنین وفات

عام طور پر یہ بات نقل کی گئی ہے کہ اس مجلس میں اپنے عہد کے چالیس ممتاز علماء شامل تھے، لیکن ان کے سنین وفات اور امام صاحب رحمہ اللہ سے وابستگی کے زمانہ کو دیکھتے ہوئے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ سارے لوگ شروع سے آخر تک اس کام میں شریک نہیں رہے، بلکہ مختلف ارکان نے مختلف ادوار میں کارِ تدوین میں ہاتھ بٹایا اور ان میں بعض وہ تھے جنہوں نے آخری زمانہ میں اس کام میں شرکت کی، عام طور پر شرکاء مجلس کے اسماء ایک جگہ نہیں ملتے، مفتی عزیز الرحمٰن صاحب اور ڈاکٹر محمد میاں صدیقی صاحب نے ان ناموں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے اور ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی نے ان ہی کے حوالہ سے اسے نقل کیا ہے، نام اس طرح ہیں:

۱......زفر بن ہذیل رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۸ھ) ۲......مالک بن مغول رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۹ھ)

۳......داود طائی رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۰ھ) ۴......مندل بن علی رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۸ھ)

۵......نصر بن عبد الکریم رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۹ھ) ۶......عمرو بن میمون رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۱ھ)

۷......حبان بن علی رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۲ھ) ۸...... ابوعصمہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۳ھ)

۹......زہیر بن معاویہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۳ھ) ۱۰......قاسم بن معن رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۵ھ)

۱۱......حماد بن ابی حنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۶ھ) ۱۲......ہیاج بن بطام رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۷ھ)

۱۳......شریک بن عبد اللہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۸ھ) ۱۴......عافیہ بن یزید رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۱ھ)

۱۵......عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۱ھ) ۱۶......نوح بن دراج رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ)

۱۷......امام ابو یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ) ۱۸......ہشیم بن بشیر سلمی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۳ھ)

۱۹......ابوسعید یحییٰ بن زکریا رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۴ھ) ۲۰......فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۷ھ)

Marfat.com

۲۱.....اسد بن عمرو رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۸ھ) ۲۲.....محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ)

۲۳.....علی بن مسہر رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) ۲۴.....یوسف بن خالد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ)

۲۵.....عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۲ھ) ۲۶.....فضل بن موسیٰ رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۲ھ)

۲۷.....حفص بن غیاث رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۴ھ) ۲۸.....وکیع بن جراح رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ)

۲۹.....ہشام بن یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) ۳۰.....یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ)

۳۱.....شعیب بن اسحاق رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ) ۳۲.....ابو حفص بن عبدالرحمن رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹ھ)

۳۳.....ابو مطیع بلخی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹ھ) ۳۴.....خالد بن سلیمان رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹ھ)

۳۵.....عبدالحمید رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۳ھ) ۳۶.....ابو عاصم النبیل رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۲ھ)

۳۷.....مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۵ھ) ۳۸.....حماد بن دلیل رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۵ھ) (1)

استنباطِ مسائل میں امام اعظم رحمہ اللہ کا طریقہ کار

خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) اور علامہ حسین بن علی صیمری رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۶ھ) نے بہ سند متصل آپ سے نقل کیا ہے کہ:

آخـذ بـكتـاب الـلّٰـه، فـمـا لـم اجـد فبسنة رسول الله صلى الله عليه وسـلـم، فـان لـم اجـد فـى كتـاب الله ولا بسنة رسول الله صلى الله عليه وسـلـم آخـذ بـقـول أصـحـابه، آخذ بقول من شئت منهم وادع من شئت منهـم، ولا اخـرج من قولهم إلى قول غيرهم. فإذا انتهى الأمر أو جاء إلى إبـراهيم والشعبي وابن سيرين والحسن وعطاء وسعيد بن المسيب وعدد رجالا، فقوم اجتهدوا فاجتهد كما اجتهدوا. (2)

(1) قاموس الفقہ: ج ۱ ص ۳۶۰، ۳۶۱

(2) تـاريـخ بـغداد: ترجمة: النعمان بن ثابت، ما ذكر من وفور عقل أبي حنيفة، ج ۱۳ ص ۳۶۵/ الانتقاء في فضائل الأئمة الثلاثة الفقهاء: ثناء العلماء على أبي حنيفة، ص ۱۴۲/ أخبار أبي حنيفة وأصحابه: ما روى عن أبي حنيفة في الأصول، ص ۲۴

Marfat.com

میں (کسی بھی شرعی مسئلہ کا حل) کتاب اللہ (قرآن مجید) سے لیتا ہوں۔ اگر اس میں نہیں پاتا تو پھر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لیتا ہوں، اور اگر مجھے اس مسئلہ کا حل کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے نہیں ملتا تو پھر میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار کو لیتا ہوں۔ ان میں سے جس کا قول (مجھے راجح معلوم ہوتا ہے) لے لیتا ہوں، اور جس کا قول (مرجوح معلوم ہو) اس کو میں چھوڑ دیتا ہوں، البتہ ان کے آثار کی موجودگی میں کسی غیر صحابی کا قول میں قبول نہیں کرتا۔ اور جب معاملہ ابراہیم نخعی، شعبی، ابن سیرین، حسن بصری، عطاء بن ابی رباح، سعید بن میسب رحمہم اللہ اور ان جیسے دیگر تابعین تک پہنچ جائے (تو چونکہ وہ بھی میری طرح مجتہدین تھے، لہذا) جیسے انہوں نے اجتہاد کیا ہے میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے اس سلسلے میں آپ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

آخذ بكتاب الله، فما لم اجد فبسنة رسول صلى الله عليه وسلم، والآثار الصحاح عنه التي فشت في أيدي الثقات عن الثقات، فان لم اجد فبقول أصحابه آخذ بقول من شئت، وأما إذا انتهى الأمر إلى إبراهيم والشعبي والحسن وعطاء، فاجتهد كما اجتهدوا. (41)

میں (مسائل شرعیہ کا حل) کتاب اللہ سے لیتا ہوں، اگر اس میں نہ ملے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کی ان صحیح احادیث سے لیتا ہوں جو ثقہ راویوں کے ہاتھوں میں ثقہ راویوں کے ذریعے عام پھیل چکی ہیں، اور اگر ان دونوں (قرآن وسنت) میں مجھے کوئی حکم نہیں ملتا تو پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے قول کو لے لیتا ہوں، اور جب معاملہ ابراہیم نخعی، عامر شعبی، حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ جیسے مجتہدین تابعین پر آ ٹھہرتا ہے تو جیسے انہوں نے اجتہاد کیا میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔

(41) مناقب أبي حنيفة وصاحبيه: ص ۳۴.

Marfat.com

کتبِ فقہ کا تعارف

بنیادی طور پر فقہ حنفی کے مصادر کے تین حصے کئے گئے ہیں:

۱......مسائل الاصول ۲......مسائل النوادر ۳......فتاوی اور واقعات

(۱) مسائل الأصول

جن کو ظاہر الروایہ بھی کہتے ہیں، یہ وہ مسائل ہیں جو ائمہ مذہب یعنی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ سے مروی ہیں، ان تین حضرات کو ائمہ ثلاثہ کہا جاتا ہے، یہ وہ مسائل ہیں جنہیں امام محمد رحمہ اللہ نے اپنی مندرجہ ذیل چھ (۶) کتابوں میں ذکر کئے ہیں:

۱...... المبسوط. ۲...... الجامع الصغير . ۳...... الجامع الكبير .

۴...... الزيادات . ۵...... السير الصغير . ۶...... السير الكبير .

ان کو ظاہر الروایہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ امام محمد رحمہ اللہ سے شہرت کے ساتھ قابلِ اعتماد راویوں کے ذریعے منقول ہیں۔

(۲) مسائل النوادر

یہ وہ مسائل ہیں جو مذکورہ بالا ائمہ مذہب ہی سے منقول ہیں مگر وہ امام محمد رحمہ اللہ کی مذکورہ بالا چھ کتابوں میں مذکور نہیں ہیں، بلکہ آپ کی دیگر فقہی کتابوں میں مذکور ہیں، جیسے کیسانیات (یہ وہ مسائل ہیں جو شعیب بن سلیمان رحمہ اللہ نے امام محمد رحمہ اللہ سے روایت کئے ہیں) ہارونیات (یہ وہ مسائل ہیں جو ہارون الرشید کے لئے یا اس سے تعلق کے زمانے میں بیان کئے ہیں) جرجانیات (یہ وہ مسائل ہیں جو علی بن صالح جرجانی رحمہ اللہ نے امام محمد رحمہ اللہ سے روایت کئے ہیں) رقیات (یہ وہ مسائل ہیں جن کو آپ نے رِقّہ شہر میں قیام کے دوران بیان کئے، اُن مسائل کو امام ابن سماعہ رحمہ اللہ نے آپ سے روایت کیا ہے)

چونکہ یہ کتابیں امام محمد رحمہ اللہ کی پہلی چھ کتابوں کی طرح واضح، ثابت اور صحیح روایات

Marfat.com

کے ساتھ مروی نہیں ہیں، اس لئے ان کو مسائل النوادر اور مسائل غیر ظاہر الروایہ کہا جاتا ہے۔

(۳) الفتاوی والواقعات

فتاوی اور واقعات ایک ہی مفہوم کے لئے دو لفظ ہیں، یہ وہ مسائل ہیں جن کو بعد کے مجتہدین نے اس وقت مستنبط کیا جب اِن سے وہ مسائل دریافت کئے گئے، اور ائمہ مذہب متقدمین سے ان مسائل کے بارے میں انہیں کوئی روایت نہیں ملی۔ (۱)

ا …… المبسوط

امام محمد رحمہ اللہ کی مذکورہ چھ کتابوں میں سب سے پہلے لکھی جانے والی کتاب ''المبسوط'' ہے، اس کو ''الأصل'' بھی کہتے ہیں، اس کو اصل یا تو اس لئے کہتے ہیں کہ یہ سب سے پہلے تصنیف کی گئی یا یہ بقیہ سب کتابوں سے اہم اور مفصل ہے، نیز یہ ظاہر الروایہ کی دیگر کتابوں کے لئے بنیاد ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

وَاشْتَهَرَ الْمَبْسُوْطُ بِالْأَصْلِ وَذَا ۔۔۔ لِسَبْقِهِ السِّتَّةَ تَصْنِيفًا كَذَا

اور مبسوط اصل کے نام سے مشہور ہوئی ہے، اور یہ بات ان کی چھ تصنیف میں مقدم ہونے کی وجہ سے ہے (پس یہ گویا دیگر کتابوں کے لئے بنیاد ہے)۔ (۲)

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) لکھتے ہیں:

وللإمام محمد بن الحسن الشيباني (المتوفى سنة ۱۸۹) تسع وثمانين ومائة. ألفه: مفردا، فأولا: ألَّف مسائل الصلاة، وسماه: كتاب الصلاة ومسائل البيوع وسماه: كتاب البيوع وهكذا: الأيمان والإكراه،

(۱) شرح عقود رسم المفتي: طبقات المسائل ثلاثة، ص ۶۵، ۶۶، ۶۷

(۲) شرح عقود رسم المفتي: معنى كتب الأصل، ص ۷۵

Marfat.com

ثم جمعت، فصارت مبسوطا. وهو: المراد حيث ما وقع في الكتب: قال محمد في كتاب فلان (المبسوط) كذا. ⑪

امام محمد شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) کی کتاب مبسوط کو انہوں نے پہلے الگ الگ لکھا تھا، سب سے پہلے انہی میں نماز کے مسائل لکھے اور اس کا نام ''کتاب الصلاة'' رکھا، بیع کے مسائل تالیف کئے تو ان کا نام ''کتاب البیوع'' رکھا، یہی صورتِ حال ''کتاب الأیمان'' اور ''کتاب الإکراہ'' کی ہے، پھر انہوں نے ان کتابوں کو جمع کیا تو المبسوط وجود میں آ گئی اور جہاں کہیں کتبِ فقہ میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ امام محمد نے فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے تو اس سے مراد یہی (مبسوط کے اجزاء) ہوتے ہیں۔

اہلِ کتاب میں سے ایک عقلمند شخص نے مبسوط کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ کہتے ہوئے اسلام قبول کر لیا تھا:

هذا كتاب محمدكم الأصغر! فكيف كتاب محمدكم الأكبر؟ ⑫

جب تمہارے چھوٹے محمد کی کتاب کا یہ عالَم ہے تو تمہارے بڑے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتاب (قرآن) کا کیا حال ہوگا۔

اس کتاب کا مشہور نسخہ وہ ہے جو ابو سلیمان جوزجانی رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ اس کتاب کے بہت سے مسائل امام محمد رحمہ اللہ نے ان کے سوالات کے جوابات کے طور پر بیان کئے ہیں، اور بہت سے مسائل اَز خود بھی بیان کئے ہیں، کتاب کے آغاز میں امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قد بيّنت لكم قول أبي حنيفة وَأبي يُوسُف وَقَوْلِي وَمَا لم يكن فِيهِ اِخْتِلاف فَهُوَ قَوْلُنَا جَمِيعًا. ⑬

⑪ كشف الظنون: المبسوط في فروع الحنفية، ج ٢ ص ١٥٨١ ⑫ كشف الظنون: المبسوط في فروع الحنفية، ج ٢ ص ١٥٨١ ⑬ المبسوط: ج ١ ص ١

Marfat.com

میں نے تمہارے سامنے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور اپنا قول واضح کر کے بیان کیا اور جس مسئلے میں اختلاف بیان نہیں کروں تو وہ ہم سب کا متفقہ قول ہوگا۔

اس کتاب کو محقق العصر علامہ ابوالوفاء الافغانی رحمہ اللہ نے نہایت جستجو اور تلاش کے بعد مختلف نسخوں سے تحقیق کے بعد شائع کیا ہے، اس نسخے میں مندرجہ ذیل سولہ (۱۶) کتابیں ہیں:

۱...... كتاب الصلاة ۲...... كتاب الحيض ۳...... كتاب الزكاة ۴...... كتاب ما يوضع فيه الخمس ۵...... كتاب الصوم ۶...... كتاب نوادر الصوم ۷...... كتاب المناسك ۸...... كتاب التحري ۹...... كتاب الاستحسان ۱۰...... كتاب الأيمان ۱۱...... كتاب المكاتب ۱۲...... كتاب الولاء ۱۳...... كتاب الجنايات ۱۴...... كتاب الديات ۱۵...... كتاب العلل ۱۶...... كتاب البيوع

یاد رہے کہ یہ شائع شدہ حصہ مکمل کتاب نہیں ہے، صرف مندرجہ بالا سولہ کتابوں پر مشتمل ہے، جب کہ یہ کتاب ترپن (۵۳) کتابوں پر مشتمل ہے، علامہ ابن ندیم (متوفی ۴۳۸ھ) نے امام محمد رحمہ اللہ کی تصنیفات میں اِن ترپن کتابوں کے نام لکھے ہیں، دیکھئے تفصیلاً: (۱)

فقہی کتابوں میں جب یہ آتا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ نے یہ بات مثلاً ''کتاب الحوالة'' یا ''کتاب الکفالة'' یا ''کتاب الهبة'' میں لکھی ہے تو اس سے مراد مبسوط ہی کی کتابیں ہوتی ہیں۔

امام محمد رحمہ اللہ کی المبسوط ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی سے بھی پانچ (۵) جلدوں میں چھپ گئی ہے۔

فقہائے حنفیہ میں سے بہت سے حضرات نے اس کتاب کی شرح لکھی ہے، جن میں شیخ الاسلام خواہر زادہ رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) کی ''مبسوط البکری'' اور شمس الائمہ

(۱) الفهرست: المقالة السادسة، الفن الثاني، ج ۱ ص ۲۵۳، ۲۵۴

Marfat.com

حلوانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۸ھ) کی "شرح المبسوط" ہے، خلاصہ نامی کتاب میں جہاں کہیں "نسخة شيخ الإسلام" کا لفظ آئے تو اس سے مراد ان کی مبسوط کی لکھی ہوئی شرح ہوتی ہے۔ ⓫

۲...... الجامع الصغير

امام محمد رحمہ اللہ نے "المبسوط" کے بعد "الجامع الصغير" لکھی ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْجَامِعُ الصَّغِيْرُ بَعْدَهُ فَمَا فِيْهِ عَلَى الْأَصْلِ لِذَا تَقَدَّمَا ⓬

مبسوط کے بعد "الجامع الصغير" (باقی کتابوں سے مقدم) ہے، لہذا جوابات الجامع الصغیر میں ہے وہ اسی وجہ سے مبسوط سے مقدم ہے یعنی چونکہ جامع صغیر کی تصنیف بعد میں ہے اس لئے وہ بمنزلہ ناسخ ہے اور بوقتِ تعارض اس کے اقوال اصل (مبسوط) کے اقوال سے مقدم ہوں گے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کتاب کا سببِ تالیف یہ ہوا کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امام محمد رحمہ اللہ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ ایک ایسی کتاب مرتب کریں جس میں ان کی سند سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اقوال ذکر کیے جائیں، تو امام محمد رحمہ اللہ نے تعمیلِ حکم میں یہ کتاب لکھی، اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے اس کو بہت پسند کیا:

أن أبا يوسف مع جلالة قدره لا يفارقه في سفر ولا حضر.

امام ابو یوسف باوجود جلالت شان کے ہمیشہ سفر وحضر میں اس کتاب کو ساتھ رکھتے تھے۔

⓫ كشف الظنون: المبسوط في فروع الحنفية، ج۲ ص ۱۵۸۱

⓬ شرح عقود رسم المفتي: ص ۴۷.

Marfat.com

امام علی رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

من فهم هذا الكتاب فهو أفهم أصحابنا، و كانوا لا يقلدون أحدا القضاء حتى يمتحنوه به.

جو شخص اس کتاب کو سمجھ لے وہ احناف میں فہیم ترین آدمی ہے، اور علمائے احناف جب تک اس کتاب میں امتحان نہیں لیتے تھے کسی کو عہدہ قضا پر فائز نہیں کرتے تھے۔

امام بزدوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کتاب میں ایک ہزار پانچ سو بتیس (۱۵۳۲) مسائل ہیں۔ (۱)

اس کتاب کے آغاز میں ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ نے اس کتاب میں چالیس فقہی کتب (كتاب الصلاة، كتاب الزكاة) وغیرہ قائم کیں، لیکن ان کے تحت ابواب قائم نہیں کئے جیسا کہ مبسوط میں کئے تھے، تو امام ابوطاہر دباس رحمہ اللہ نے ان کو ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا تاکہ استفادہ کرنے والوں کے لئے آسانی ہو۔ (۲)

اس کتاب کی شرح علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے "النافع الکبیر" کے نام سے لکھی۔

امام محمد رحمہ اللہ کی یہ کتاب شرح کے ساتھ پانچ سو چونتیس (۵۳۴) صفحات پر مشتمل عالم الکتب بیروت سے ایک جلد میں ۱۴۰۶ھ میں چھپی ہے۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے اس کتاب پر لکھی گئی شروحات اور ان کے مصنفین کے احوال قدرے تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں، اہل علم حضرات تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: (۳)

---

(۱) شرح عقود رسم المفتي: مطلب في سبب تأليف الجامع الصغير، ص ٧٦

(۲) الجامع الصغير و شرحه النافع الكبير: ص ٦٧ (۳) النافع الكبير لمن يطالع الجامع الصغير: الفصل الرابع في ذكر شراح الجامع الصغير، ص ٥٠ تا ٥٩

Marfat.com

۳...... الجامع الكبير

امام محمد رحمہ اللہ نے بظاہر ''الجامع الصغير'' کے بعد ''الجامع الكبير'' کو تالیف کیا، یہ کتاب فقہ کے دقیق مسائل اور کثرتِ تفریعات میں لاجواب ہے، اس کتاب کا تعارف صاحب العنایہ علامہ اکمل الدین بابرتی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۶ھ) کی زبانی سنئے:

هو كاسمه لجلائل مسائل الفقه جامع كبير، قد اشتمل على عيون الروايات، ومتون الدرايات، بحيث كاد أن يكون معجزاً، ولتمام لطائف الفقه منجزاً، شهد بذلك بعد إنفاد العمر فيه، داروه ولا يكاد يلم بشيء من ذلك عاروه. ولذلك امتدت أعناق ذوي التحقيق نحو تحقيقه، واشتدت رغباتهم في الاعتناء بحلي لفظه وتطبيقه، وكتبوا له شروحاً، وجعلوه مبيناً مشروحاً. (1)

یہ کتاب واقعی اپنے نام کی طرح تمام اہم اور بڑے مسائلِ فقہ کی بہت زیادہ جامع ہے، یہ کتاب اہم روایات اور مستحکم عقلی اصولوں پر مشتمل ہے، گویا کہ یہ دوسروں کو عاجز کر دینے والی ہے اور فقہ کی تمام باریک باتوں کو پورا پورا بیان کرنے والی ہے، جو بھی اس کی وادی میں اُترا اِس نے اپنی پوری عمر کھپا دینے کے بعد اس بات کی گواہی دی ہے اور اِس سے دور رہنے والا ممکن نہیں ہے کہ ان چیزوں میں سے بھی کچھ حاصل کر پائے، اسی لئے تو محققین میں اس کے لفظی حل اور تطبیق مسائل کی طرف توجہ کی شدید رغبت رہی ہے، محققین نے اس کی بہت سی شروحات لکھیں اور اس کو بہت واضح اور خوب تشریح شدہ کتاب بنا دیا ہے۔

امام جمال الدین بن عبید اللہ رحمہ اللہ نے محرم ۶۱۵ھ کو موصل سے قاضی شرف الدین بن عُنین رحمہ اللہ کی طرف خط میں یہ لکھا:

(1) كشف الظنون: الجامع الكبير في الفروع، ج ۱ ص ۵۶۹

Marfat.com

كنت مذ زمن طويل تأملت كتاب الجامع الكبير لمحمد بن الحسن رحمه الله وارتقم على خاطري منه شيء والكتاب في فنه عجيب غريب لم يصنف مثله. ❶

میں ایک طویل عرصے سے امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی کتاب ''الجامع الکبیر'' میں غور و فکر کر رہا ہوں اور میرے دل میں اس کا کچھ حصہ نقش ہو گیا ہے، اور یہ کتاب اپنے فن میں عجیب و غریب ہے، اس جیسی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔

امام محمد رحمہ اللہ سے ''الجامع الکبیر'' کو ایک بڑی جماعت نے روایت کیا، اس کے مشہور راویوں میں امام ابوسلیمان جوزجانی، امام ابوحفص کبیر، امام علی بن معبد بن شداد اور محمد بن سماعہ تمیمی رحمہم اللہ ہیں۔

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے ''الجامع الکبیر'' پر لکھی گئی سترہ (۱۷) شروحات مصنفین کے نام اور ان کے سنِ وفات کے ساتھ ذکر کی ہیں، تفصیلاً دیکھئے: ❷

۴...... الزيادات وزيادات الزيادات

یہ دونوں کتابیں ''الجامع الکبیر'' کا تکملہ اور تتمہ ہیں، علامہ ابوالوفاء افغانی رحمہ اللہ، علامہ قاضی خان رحمہ اللہ سے ''شرح زيادات الزيادات'' کے مقدمے میں نقل کرتے ہیں:

لأنه لما فرغ من تأليف الجامع الكبير تذكّر فروعا لم يذكرها فيه، فصنف كتابا آخر ليذكر فيه تلك الفروع، وسمّاه الزيادات ثم تذكّر فروعا أخرى فصنف كتابا آخر ليذكر فيه تلك الفروع الأخرى وسمّاه زيادات الزيادات فقطع عن ذلك ولم يتمّه. ❸

❶ بلوغ الأماني: كتب محمد بن الحسن ومصنفاته، ص ۱۹۷ ❷ كشف الظنون: الجامع الكبير في الفروع، ج ۱ ص ۵۶۹ ❸ أصول الإفتاء وآدابه: الزيادات وزيادات الزيادات، ص ۱۳۰

Marfat.com

جب امام محمد رحمہ اللہ ''الجامع الکبیر'' کی تالیف سے فارغ ہوئے تو انہیں کچھ ایسی تفریعات یاد آئیں جو انہوں نے ''الجامع الصغیر'' میں ذکر نہیں کی تھیں، تو انہوں نے ایک کتاب لکھی تاکہ اس میں وہ تفریعات ذکر کردیں، اس کتاب کا نام انہوں نے ''الزیادات'' رکھا، پھر انہیں مزید کچھ فروعات یاد آئیں تو انہوں نے ایک کتاب ان فروعات کے ذکر کے لئے تصنیف کی اور اس کا نام ''زیادات الزیادات'' رکھا، اس کی تکمیل سے پہلے ہی امام محمد رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا اور وہ اسے مکمل نہیں کرپائے۔

چونکہ یہ کتاب ''الجامع الکبیر'' کا تکملہ ہے اس لئے اس کا اسلوب بھی مسائل کی باریک بینی اور فرضی تفریعات کے توسع میں اس سے مختلف نہیں ہے، یہ کتاب چونکہ تکملہ ہے اس وجہ سے یہ تمام ابوابِ فقہ پر مشتمل نہیں ہے، اس کے زیادہ تر مسائل کا تعلق معاملات سے ہے۔

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اس کتاب پر لکھی گئی شروحات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے، دیکھئے: (۱۱)

مولانا محمد قاسم اشرف صاحب نے نہایت محنت اور عرق ریزی کے ساتھ ''شرح الزیادات'' کی تحقیق کو سرانجام دیا، مختلف نسخوں سے باریک بینی کے ساتھ موازنہ کرکے عمدہ تعلیقات وحواشی کے ساتھ چھ جلدوں میں اس کتاب کو شائع کیا۔ یہ کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی سے چھپ گئی ہے۔ محقق نے کتاب کے شروع میں ایک مفید علمی مقدمہ لکھا ہے، جس میں انہوں نے امام محمد اور امام قاضی خان رحمہما اللہ کی سوانح اور ان کی تصنیفات کا ذکر کیا ہے، الزیادات اور اس کے نسخوں کے متعلق بھی تفصیلات بتائی ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ امام قاضی خان رحمہ اللہ ہر باب کے شروع میں ان اصولوں کی تشریح کرتے ہیں جن پر امام محمد رحمہ اللہ نے اس باب کے مسائل کی بنیاد رکھی ہے، علم فقہ میں عمق کے لئے ان اصولوں کا مطالعہ نہایت مفید ہے، کتاب کے محقق مبارک

(۱۱) کشف الظنون: الزیادات، ج۲ ص ۹۶۲

Marfat.com

باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتاب پر عمدہ تحقیق و تعلیق کے ساتھ ان تمام اصول وضوابط کو بطور خلاصہ کے کتاب کے آخر میں یکجا کیا ہے۔

۵...... السیر الصغیر

فقہ کی اصطلاح میں ''سیر'' اُن قوانین کو کہا جاتا ہے جن کا تعلق جنگ وامن، مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات اور مسلم وغیر مسلم ممالک کے باہمی روابط سے ہوتا ہے، قانون کی تاریخ میں اس موضوع پر پہلی کتاب امام محمد رحمہ اللہ نے تالیف کی ہے۔

امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۴ھ) نے اپنی کتاب ''الکافی'' میں اس کو مکمل نقل کیا ہے، علامہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) نے ''المبسوط'' میں اس کی شرح کی ہے، دسویں جلد کے آخر میں آپ فرماتے ہیں:

انْتَهَى شَرْحُ السِّيَرِ الصَّغِيرِ الْمُشْتَمِلِ عَلَى مَعْنًى أَثِيرٍ بِإِمْلَاءِ الْمُتَكَلِّمِ بِالْحَقِّ الْمُنِيرِ الْمَحْصُورِ لِأَجْلِهِ شِبْهَ الْأَسِيرِ الْمُنْتَظِرِ لِلْفَرَجِ مِنَ الْعَالِمِ الْقَدِيرِ. (۱)

''السیر الصغیر'' کی شرح مکمل ہوئی جو بہت پُر اثر معانی پر مشتمل ہے اور اس شرح کو ایک ایسے شخص نے اپنے شاگردوں کو املاء کروایا ہے جس نے بالکل روشن حق بیان کیا تھا، اور اب وہ حق کہنے کی پاداش میں ایک قیدی کی طرح گرفتار ہے، اور اللہ تعالی سے جو عالم وقدیر ہے اِس سے اپنی رہائی کا منتظر ہے۔

یہ کتاب ماضی قریب تک مخطوطہ کی شکل میں تھی، اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے حضرت ڈاکٹر محمود احمد غازی رحمہ اللہ کو جنہوں نے نہایت جستجو وتلاش اور مختلف قلمی نسخوں اور مخطوطات سے تحقیق کر کے عمدہ حواشی اور تشریحات کے ساتھ انگریزی زبان میں اس کی شرح اور مقدمہ لکھا، یہ کتاب ادارہ بحوث اسلامی، اسلام آباد سے شائع ہوئی ہے۔ نیز یہ کتاب شیخ محمد مجید خدوری کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ ۲۸۳ صفحات پر ''الدار المتحدہ للنشر''

(۱) المبسوط: کتاب السیر، باب آخر فی الغنیمة، ج ۱۰ ص ۱۴۴

Marfat.com

بیروت سے چھپ گئی ہے۔

۶...... السیر الکبیر

یہ کتاب ظاہر الروایہ کی چھ کتابوں میں تصنیف کے اعتبار سے سب سے آخری کتاب ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَآخِرُ السِّتَّةِ تَصْنِيفًا وَرَدْ ❊ اَلسِّيَرُ الْكَبِيْرُ فَهُوَ الْمُعْتَمَدْ

اور منقول ہے کہ چھ کتابوں میں آخری تصنیف سیر کبیر ہے، پس وہی معتمد ہے۔

علامہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) لکھتے ہیں:

ثُمَّ أَمَرَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنْ يُكْتَبَ هٰذَا الْكِتَابُ فِي سِتِّينَ دَفْتَرًا، وَأَنْ يُحْمَلَ عَلَى عَجَلَةٍ إِلَى بَابِ الْخَلِيفَةِ فَقِيلَ لِلْخَلِيفَةِ: قَدْ صَنَّفَ مُحَمَّدٌ كِتَابًا يُحْمَلُ عَلَى الْعَجَلَةِ إِلَى الْبَابِ فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَعَدَّهُ مِنْ مَفَاخِرِ أَيَّامِهِ. فَلَمَّا نَظَرَ فِيهِ ازْدَادَ إِعْجَابُهُ بِهِ. ثُمَّ بَعَثَ أَوْلَادَهُ إِلَى مَجْلِسِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِيَسْمَعُوا مِنْهُ هٰذَا الْكِتَابَ، وَكَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ الْقَزْوِينِيُّ مُؤَدِّبَ أَوْلَادِ الْخَلِيفَةِ، فَكَانَ يَحْضُرُ مَعَهُمْ لِيَحْفَظَهُمْ كَالرَّقِيبِ، فَسَمِعَ الْكِتَابَ. ثُمَّ اتَّفَقَ أَنْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الرُّوَاةِ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ وَأَبُو سُلَيْمَانَ الْجُوزَجَانِيُّ، فَهُمَا رَوَيَا عَنْهُ هٰذَا الْكِتَابَ. ➊

امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب کی تکمیل کے بعد یہ حکم دیا کہ اس کو ساٹھ (۶۰) رجسٹروں میں لکھا جائے اور اس کو بیل گاڑی میں لاد کر دربارِ شاہی میں پیش کیا جائے، خلیفہ کو یہ بتایا گیا کہ امام محمد رحمہ اللہ نے ایک کتاب لکھی ہے اور وہ کتاب بیل گاڑی پر رکھ کر لائی جا رہی ہے تو خلیفہ نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور اس کارنامے کو اپنے زمانے کے قابلِ فخر کارناموں میں

➊ شرح السیر الکبیر: مقدمۃ الشارح، ج ۱ ص ۴

Marfat.com

سے قرار دیا۔ جب خلیفہ نے اس کتاب کو دیکھا تو اس کی مسرت دوبالا ہوگئی، پھر خلیفہ نے اپنی اولاد کو امام محمد رحمہ اللہ کی مجلس میں بھیجا تا کہ وہ امام محمد رحمہ اللہ سے اس کتاب کی سماعت کریں۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی رحمہ اللہ خلیفہ کی اولاد کے اتالیق تھے اور وہ ان کی حفاظت کے لئے ان کے ساتھ ہی ایک نگران کی طرح امام محمد رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے، انہوں نے بھی اس کتاب کی سماعت کی، پھر اتفاق ایسا ہوا کہ اس کتاب کے راویوں میں سے اسماعیل بن توبہ اور ابوسلیمان جوزجانی رحمہما اللہ کے سوا کوئی باقی نہیں رہا اور انہی دونوں حضرات نے امام محمد رحمہ اللہ سے اس کتاب کی روایت کی۔

یہ کتاب بین الاقوامی قوانین پر لکھی گئی ہے، اس میں جنگ اور صلح، مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان تعلقات، حالتِ جنگ، قیدیوں اور غنائم کے متعلق تفصیلی احکامات ہیں۔ یہ کتاب اُس دور میں لکھی گئی جب بین الاقوامی تعلقات کے لئے نہ تو کوئی مدوّن قانون تھا اور نہ ہی اس کو کوئی جانتا تھا۔ یہ کتاب الگ سے تو مطبوعہ نہیں ہے، البتہ علامہ سرخسی رحمہ اللہ کی نہایت محققانہ شرح کے ساتھ پانچ جلدوں میں ''الشركة الشرقيات للإعانات'' سے ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی ہے۔

یہ چھ کتابیں ظاہر الروایہ کہلاتی ہیں کیونکہ یہ شہرت وتواتر کے ساتھ مستند طریقے پر منقول ہیں اس لئے انہیں اصول بھی کہا جاتا ہے۔ مذہب حنفی کو سمجھنے کے لئے یہ کتابیں بنیاد ہیں، اس لئے امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۴ھ) نے ظاہر الروایہ کی چھ کتابوں سے مکرر مسائل کو حذف کر کے اس کی تلخیص ''الكافي في فروع الحنفية'' کے نام سے لکھی، لیکن یہ تلخیص اب تک الگ سے مطبوعہ نہیں ہے۔ اس کتاب کی شرح علامہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) نے ''المبسوط'' کے نام سے لکھی، یہ شرح دار المعرفہ سے ۱۴۱۴ھ میں تیس (۳۰) جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اِس کتاب کا تعارف ان شاء اللہ آگے آرہا ہے۔

Marfat.com

۷...... الحجة على أهل المدينة

یہ بھی امام محمد رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، آپ نے اس میں اہلِ کوفہ اور اہلِ مدینہ کے درمیان اختلافی مسائل کو ذکر کیا ہے، اس میں امام محمد رحمہ اللہ پہلے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں پھر اہل مدینہ کا قول نقل کرتے ہیں، اس میں مسائل کے ساتھ دلائل کا بھی ذکر کرتے ہیں، اس کتاب میں مندرجہ ذیل بارہ کتب کے تحت اختلافی مسائل کا ذکر ہے:

ا...... كتاب الطهارة، ۲...... كتاب الصلاة، ۳...... كتاب الصيام، ۴...... كتاب الزكاة، ۵...... كتاب المناسك، ۶...... كتاب البيوع، ۷...... كتاب الكراهية والاستحسان، ۸...... كتاب المضاربة، ۹...... كتاب النكاح، ۱۰...... كتاب المساقاة، ۱۱...... كتاب الفرائض من الحج، ۱۲...... كتاب الديات والقصاص

اس میں امام صاحب سے مروی دلائل سند کے ساتھ ذکر ہیں، احادیث، اقوالِ صحابہ اور اقوالِ تابعین کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے، اس کتاب میں احناف کے اکثر منقولی دلائل موجود ہیں، مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات کا سند کے ساتھ ایک بیش بہا ذخیرہ ہے، صرف ایک مَسِ ذکر کے مسئلے میں سولہ مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات نقل کی ہیں، اسی طرح ہر ہر مسئلے میں۔ یہ کتاب جواب ہے ان لوگوں کے لئے جو کہتے ہیں احناف کے پاس احادیث نہیں ہیں، یہ صدر اول کی کتاب ہے، امام صاحب کے براہِ راست شاگرد اور حنفی مسلک کے ترجمان کی تصنیف ہے، کتاب میں موجود دلائل، جوابات اور وجہ ترجیح دیکھ کر امام محمد رحمہ اللہ کی ذہانت وفصاحت کا اندازہ ہوتا ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ کا وہ قول یاد آتا ہے جو انہوں نے اپنے استاذ کے متعلق کہا:

Marfat.com

لو أشاء أن أقول نزل القرآن بلغة محمد بن الحسن لقلت لفصاحته. ❶

اس کتاب میں اکثر روایات ثنائی یا ثلاثی ہیں، کاش کوئی صاحب علم وتحقیق ان احادیث وروایات کے دلائل کو تعلیق وتخریج کے ساتھ الگ سے شائع کردے تو یہ ایک بہت بڑی خدمت ہوگی، اوران لوگوں کے لئے دندان شکن جواب ہوگا جو کہتے ہیں ان کے پاس احادیث نہیں ہیں۔

یہ کتاب محقق العصر حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن گیلانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۶ھ) کی نہایت مفید تعلیق وتحقیق، تخریج اور علمی مقدمے کے ساتھ چار جلدوں میں مکتبہ دار المعارف عثمانیہ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

۸...... مختصر الطحاوی

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۱ھ) کی کتاب ہے، مولانا ابوالوفاء افغانی رحمہ اللہ کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ احیاء المعارف النعمانیہ حیدرآباد دکن سے یہ شائع ہوئی ہے۔
امام طحاوی رحمہ اللہ مسائل میں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن بن زیاد رحمہم اللہ کے اقوال نقل کرتے ہیں اور پھر اس میں ترجیح دیتے ہیں، اور بعض اوقات ان حضرات کی رائے کے مقابل اپنی مستقل رائے نقل کرتے ہیں، بنیادی طور پر اس کتاب کی ترتیب امام طحاوی رحمہ اللہ کے ماموں اور استاذ امام مزنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۴ھ) کی ''مختصر المزنی'' کی ترتیب پر ہے۔ اس کتاب کی شرح علامہ ابوبکر جصاص رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۰ھ) نے ''شرح مختصر الطحاوی'' کے نام سے لکھی، یہ شرح دار البشائر الاسلامیہ سے ۱۴۱۳ھ میں تحقیق وتعلیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں چھپ گئی ہے۔

❶ سير أعلام النبلاء: ترجمة: محمد بن الحسن، ج۹ ص۱۳۵

Marfat.com

۹...... الكافي في فروع الحنفية

امام ابو الفضل محمد بن محمد بن احمد مروزی المعروف امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۴ھ) آپ ایک مشہور محدث، قاضی اور فقیہ تھے، آپ ابتداء میں بخارا کے قاضی تھے، پھر خلیفہ حمید نے آپ کو وزارت کے عہدہ پر فائز کیا۔ آپ ایک عوامی شورش میں فجر کی نماز میں بحالت سجدہ شہید کیے گئے۔ ❶

آپ ایک واسطے سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حدیث میں شاگرد ہیں، آپ کے شیخ ابورجاء محمد بن حمدویہ ہورقانی ہیں، یہ امام احمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔

امام حاکم نیساپوری رحمہ اللہ "تاریخ نیساپور" میں ان کے متعلق فرماتے ہیں:

ما رأيت في جملة من كتبتُ عنهم من أصحاب أبي حنيفة أحفظ للحديث وأهدى إلى رسومه وأفهم له منه. ❷

میں نے محدثین احناف میں جن سے میں نے حدیث پڑھی ہے، حاکم شہید سے بڑا حدیثوں کا حافظ قواعدِ تحدیث سے واقف اور حدیثوں کو سمجھنے والا نہیں دیکھا۔

انہوں نے امام محمد رحمہ اللہ کی چھ کتابوں کا اختصار "الکافی" کے نام سے کیا۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ويجمع الست كتاب الكافي للحاكم الشهيد فهو الكافي
أقوى شروحه الذي كالشمس مبسوط شمس الأمة السرخسي ❸

اور اصولِ ستہ کو "کتاب الکافی" جمع کرتی ہے، جو حاکم شہید کی ہے، پس وہ کافی ہے۔ اس کی نہایت عمدہ شرح جو سورج کی طرح ہے، شمس الائمہ سرخسی کی مبسوط ہے۔

علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ الجواهر المضية: ج ۲ ص ۱۱۳ ❷ الجواهر المضية: ج ۲ ص ۱۱۳

❸ شرح عقود رسم المفتي: ص ۷۹

Marfat.com

إن كتاب الكافي هو جمع كلام محمد في كتب الستة التي هي كتب ظاهر الرواية. ❶

''الكافی'' میں امام محمد رحمہ اللہ کی وہ سب باتیں جمع کر دی گئی ہیں جو اصولِ ستہ میں ہیں، جو ظاہر الروایہ کی کتابیں ہیں۔

امام حاکم شہید رحمہ اللہ کی یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے، البتہ اِس کی جامع اور مفصل شرح علامہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) کی ''المبسوط'' تیس جلدوں میں دار المعرفہ سے مطبوعہ ہے۔

۱۰ ...... عيون المسائل

امام ابولیث نصر بن محمد سمرقندی رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۳ھ) ان کی تصنیفات میں معروف ''بحر العلوم المعروف تفسير السمرقندی'' اور ''تنبيه الغافلين'' ہیں۔ موصوف نے اس کتاب میں فقہی ابواب کی ترتیب پر امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ سے مروی مسائل نقل کئے ہیں، ترقیمات کے ساتھ اس کتاب میں موجود مسائل کی تعداد ۲۴۲۹ ہے، اس میں فقہاء کے مابین اختلاف اور دلائل کا تذکرہ نہیں ہے، صرف ائمہ احناف سے مروی ہر باب میں معروف مسائل نقل کئے ہیں، یہ کتاب صلاح الدین ناہی کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۸۶ھ میں مطبعہ اسعد بغداد سے شائع ہوئی ہے۔

۱۱ ...... خزانة الفقه

امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۳ھ) اس کتاب میں نہایت آسان انداز میں صرف مسائل ذکر کئے ہیں، اس میں ائمہ احناف یا فقہاء کے مذاہب اور دلائل کا ذکر نہیں ہے، بلکہ فقہی ابواب کی ترتیب پر حفظ کے لئے حسنِ اسلوبی کے ساتھ صرف

❶ شرح عقود رسم المفتی: ص ۷۹

Marfat.com

مسائل ذکر کیے ہیں۔ مصنف کتاب کا تعارف مقدمے میں اِن الفاظ میں کرتے ہیں:

وقد اجتمع في هذا التأليف من مسائل الفقه معدودة الأجناس مجموعة النظائر تسهيلا للحفظ وتيسيرا للفهم.

مصنف نے جامعیت کے ساتھ ساتھ اختصار کے پہلو کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا ہے، آپ اجمال کے بعد تفصیل ذکر کرتے ہیں جو اوقع فی الذہن ہوتی ہے۔ موصوف نے ''کتاب الحج'' میں پہلا عنوان قائم کیا ہے ''من لا يجب الحج عليهم'' اس کے تحت چھ افراد کا ذکر کیا، پھر ''فريضة الحج'' کے تحت تین فرائض بیان کئے، پھر ''واجبات الحج'' کے تحت چھ واجبات ذکر کئے، پھر ''سنن الحج'' کے تحت چھ سنتیں بیان کیں، ''ما يحرم المحرم'' کے تحت تیس ممنوعہ چیزیں ذکر کیں، ''ما يوجب الدم على المحرم'' کے تحت اڑتیس ایسی صورتیں ذکر کی ہیں جن میں دم واجب ہوتا ہے، ''ما يوجب الصدقة'' کے تحت بیس ایسی صورتیں ذکر کی ہیں جن میں صدقہ واجب ہوتا ہے، ''ما يحل قتله للمحرم'' کے تحت اٹھارہ ایسی اشیاء کا ذکر کیا ہے جن کا قتل جائز ہے، اسی طرح پوری کتاب میں ان کا یہی اسلوب ہے۔ مبتدی طلبہ کے حفظِ مسائل کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے، یہ کتاب محمد عبدالسلام شاہین کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ غفوریہ عاصمہ سے طبع ہوئی ہے۔

۱۲ ...... مختصر القدوری

امام احمد بن محمد بن احمد قدوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) آپ امام قدوری کے نام سے معروف ہیں۔ علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ونسبته بضم القاف والدال المهملة وسكون الواو وبعدها راء مهملة إلى القدور التي هي جمع قدر ولا أعلم سبب نسبته إليها. ⓫

قدوری: قاف اور دال پر ضمہ، واو ساکن اور اس کے بعد بغیر نقطے کی ''راء'' قدور جمع

⓫ وفيات الأعيان: ترجمة: أحمد بن محمد بن أحمد، ج ١ ص ٧٨

Marfat.com

ہے قدر کی، لیکن مجھے اس نسبت کا سبب معلوم نہیں ہے۔

علامہ یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صنعتِ قدور یعنی ہانڈیاں بنایا کرتے تھے، اس مناسبت سے آپ کو قدوری کہتے ہیں۔ ❶

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام قدوری رحمہ اللہ بغداد کے شہروں میں سے ایک شہر ''قدورہ'' کے رہنے والے تھے، اسی مناسبت سے آپ کو قدوری کہتے ہیں کہ آپ وہاں کے رہائشی تھے۔ ❷

شہر بغداد میں ۳۶۲ھ کو آپ کی ولادت ہوئی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قدوری کہنے کی وجہ ان تین باتوں میں سے کوئی ایک ہے:

۱......آپ جہاں کے باشندے تھے اُس جگہ کا نام ''قدورہ'' تھا، یائے نسبتی کے ساتھ آپ کو قدوری کہتے ہیں۔

۲......آپ ہانڈیاں بنایا کرتے تھے۔

۳......ہانڈیوں کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔

امام قدوری رحمہ اللہ کا تلمذ فی الفقہ پانچ واسطوں سے امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) تک پہنچتا ہے، امام قدوری رحمہ اللہ نے علم فقہ حاصل کیا امام ابوعبداللہ محمد بن یحیی جرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۸ھ) سے اور انہوں نے امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۰ھ) سے اور انہوں نے امام ابوالحسن عبیداللہ کرخی رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۰ھ) سے اور انہوں نے امام ابوسعید بردعی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۸ھ) سے اور انہوں نے امام موسی رازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۳ھ) سے اور انہوں نے امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) سے۔ ❸

امام قدوری رحمہ اللہ ایک واسطے سے امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۰ھ)

❶ مرآة الجنان: سنة ثمان وعشرين وأربع مائة، ج۳ ص۳۷ ❷ الفوائد البهية: ترجمة: أحمد بن محمد بن أحمد، ص۵۷ ❸ الفوائد البهية: ص۵۷

Marfat.com

صاحب"أحکام القرآن "اور"الفصول في الأصول "کے شاگرد ہیں۔"تاریخ بغداد" کے مصنف خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) آپ کے شاگرد ہیں۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے حدیث لکھی ہے، آپ صدوق تھے، حدیث کی روایت کم کرتے تھے، عراق میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب کی علمی ریاست آپ پر ختم تھی، تلاوت قرآن آپ کا دائمی معمول تھا۔ (۱)

علامہ سمعانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۲ھ) آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

كان فقيها صدوقا، وممن أنجب في الفقه لذكائه وحفظه، وانتهت إليه بالعراق رئاسة أصحاب أبي حنيفة رحمهم الله وعظم عندهم قدره وارتفع جاهه، وكان حسن العبارة في النظر، جرى اللسان، مديما لتلاوة القرآن. (۲)

آپ فقیہ اور (علم حدیث میں) صدوق تھے، فقہ میں اپنی ذکاوت وذہانت اور حفظ واتقان کی وجہ سے قابلِ ستائش لوگوں میں سے تھے، عراق میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب کی علمی ریاست آپ پر ختم تھی، احناف میں آپ کی بڑی قدر ومنزلت اور بلند مرتبہ تھا، آپ کی تحریر نہایت عمدہ تھی، زبان کے جری تھے، تلاوتِ قرآن آپ کا دائمی معمول تھا۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

صَاحِبُ الْمُصَنَّفِ الْمُخْتَصَرِ الَّذِي يُحْفَظُ، كَانَ إِمَاماً بَارِعاً عَالِماً وَثَبْتاً مُنَاظِراً. (۳)

امام قدوری رحمہ اللہ کا انتقال اتوار کے دن ۵ رجب ۴۲۸ھ کو ہوا، اور اُسی دن اپنے مکان واقع "درب ابی خلف" میں مدفون ہوئے، پھر کسی نا معلوم وجہ کی بنا پر آپ کو وہاں سے

(۱) تاريخ بغداد: ترجمة: أحمد بن محمد بن أحمد، ج۵ ص ۱۴۰، ۱۴۱

(۲) الأنساب للسمعاني: باب القاف والدال، القدوري، ج۱۰ ص ۳۵۲

(۳) البداية والنهاية: ترجمة: أحمد بن محمد بن أحمد، ج۱۲ ص ۳۱

Marfat.com

نکال کر ''شارع منصور'' کی طرف منتقل کیا گیا، اب امام ابوبکر خوارزمی رحمہ اللہ کے پہلو میں آرام فرما رہے ہیں۔ ❶

آپ نے نہایت عمدہ اور مفید کتابیں تصنیف کیں، جو اہلِ علم کے درمیان متداول ہیں، آپ کی تصانیف کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

۱ ''المختصر للقدوری'' یہ نہایت مقبول اور متداول متن ہے، اور ایسی سدا بہار کتاب ہے کہ صدیاں گزرنے پر بھی اس کی آب وتاب، شہرت اور مقبولیت میں فرق نہیں آیا۔

۲ ''التجرید'' اس کتاب کا تعارف آگے آرہا ہے۔

۳ ''التقریب فی المسائل الخلافیة'' اس کتاب میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے تلامذہ کے درمیان اختلافی مسائل کا بغیر دلائل کے تذکرہ ہے۔ اس میں صرف مسائل ہیں، دلائل کا ذکر نہیں ہے۔

۴ ''التقریب الثاني'' اس کتاب میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے اصحاب کے درمیان اختلافی مسائل کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ مدلل لکھا ہے۔ ❷

امام قدوری رحمہ اللہ کی ''مختصر القدوری'' پر ایک ہزار (۱۰۰۰) سال کا عرصہ گزر چکا ہے، اس وقت سے لے کر آج تک لاکھوں لوگ اس کتاب سے مستفید ہوئے۔ اس مختصر متن میں تقریباً بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) مسائل کا تذکرہ ہے۔ اس کتاب کے متعلق حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) فرماتے ہیں:

وهو متن متين معتبر متداول بين الأئمة الأعيان، وشهرته تغني عن البيان.

جو شخص اس کتاب کو حفظ کرے گا وہ فقر وفاقہ سے محفوظ رہے گا، نیز جو شخص اس کو کسی

❶ وفيات الأعيان: ج ۱ ص ۷۹ ❷ الفوائد البهية: ص ۵۸

Marfat.com

صالح استاذ سے پڑھے اور ختم کے وقت برکت کی دُعا کرے تو ان شاء اللہ اس کے مسائل کی تعداد کے موافق دراہم کا مالک ہوگا:

وهو كتاب مبارك، من حفظه يكون أمينا من الفقر، حتى قيل: إن من قرأه على أستاذ صالح، ودعا له عند ختم الكتاب بالبركة، فإنه يكون مالكا لدراهم على عدد مسائله. ⓫

علامہ طاش کبری زادہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۶۸ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

واعلم أن هذا المختصر مما تبرك به العلماء حتى جربوا قراءته أوقات الشدائد وأيام الطاعون. ⓬

یہ بات جان لیں کہ یہ مختصر کتاب اُن کتابوں میں سے ہے جنہیں علماء نے متبرک جانا ہے، حتی کہ مشکلات کے وقت اور طاعون کے دنوں میں اس کتاب کو پڑھنے کو آزمایا ہے (یعنی ان کے پڑھنے سے مشکلات دور ہوگئیں)۔

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے امام قدوری رحمہ اللہ کی اس کتاب کے متعلق ایک عجیب کرامت نقل کی ہے:

سمعت من أستاذه الكبير يقول إن القدوری رحمه الله لما فرغ من تصنيف مختصره المنسوب إليه حج، وأخذ المختصر معه، ولما فرغ من طوافه سأل الله سبحانه أن يوقفه على خطأ فيه وسهو منه عن قلم ثم إنه فتح المختصر وتصفحه ورقة ورقة إلى آخره فوجد فيه خمسة مواضع أو ستة مواضع ممحوة، وهذا يعد من كرامته. ⓭

⓫ كشف الظنون مختصر للقدوري، ج۲ ص ۱۶۳۱ ⓬ مفتاح السعادة ومصباح السعادة: ومن الكتب المعتبرة، منها: مختصر القدوري، ج۲ ص ۲۵۴

⓭ البناية: كتاب الحج، المزدلفة كلها موقف إلا بطن محسر، ج۴ ص ۲۳۸

Marfat.com

میں نے ایک بڑے استاذ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام قدوری رحمہ اللہ جب اپنی مختصر کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو آپ حج کے لئے تشریف لے گئے اور مختصر ساتھ لیتے گئے، جب آپ طواف کر چکے تو اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ الٰہی اگر مجھ سے اس میں کہیں غلطی یا بھول چوک ہوگئی ہو تو مجھے اس پر مطلع فرما، اس کے بعد آپ نے کتاب کو اول سے آخر تک ایک ایک ورق کھول کر دیکھا تو صرف پانچ یا چھ جگہ مضمون مٹا ہوا تھا، اس کو آپ کی کرامات میں شمار کیا گیا۔

اس کتاب کی جامعیت اور اہمیت کی وجہ سے کئی اکابر اہلِ علم نے اس کتاب کی شرح لکھی، ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

۱...... ''السراج الوهاج الموضح لكل طالب محتاج'' امام ابوبکر بن علی حدادی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۰ھ)

۲...... ''الجوهرة النيرة على مختصر القدوري'' یہ شرح ''السراج الوهاج'' کا اختصار ہے، دونوں کا مصنف ایک ہی ہے۔

۳...... ''البحر الزاخر'' امام احمد بن محمد بن اقبال رحمہ اللہ۔

۴...... ''النوری شرح مختصر القدوري'' امام محمد بن ابراہیم رازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۵ھ)

۵...... ''الكفاية'' امام اسماعیل بن حسین بیہقی رحمہ اللہ

۶...... ''اللباب'' امام جلال الدین یزدی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۱ھ)

۷...... ''خلاصة الدلائل في تنقيح المسائل'' امام حسام الدین علی بن احمد رازی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۸ھ)

۸...... ''مشكلات القدوري'' امام احمد بن مظفر رازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۲ھ)

۹...... ''البيان'' امام محمد بن رسول موقانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۴ھ)

''الجوهرة النيرة'' کے علاوہ مندرجہ بالا تمام شروحات غیر مطبوعہ ہیں۔

Marfat.com

۱۰.....''اللباب فی شرح الکتاب'' علامہ عبدالغنی میدانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۸ھ)

نیز مزید شروحات اور اس کتاب پر لکھے گئے حواشی، اور اُن علماء کے اسماء جنہوں نے اس کتاب کو نظم کی صورت میں لکھا، دیکھئے تفصیلاً: ❶

اگر یہ دو شروحات کسی کے پاس ہوں تو اُسے فی الجملہ کسی اور شرح کی ضرورت نہیں ہے:

۱.....''الجوهرة النيرة على مختصر القدوري'' علامہ ابوبکر بن علی حدادی یمنی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۰ھ)

۲.....''اللباب فی شرح الکتاب'' علامہ عبدالغنی میدانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۸ھ) ان دونوں شروحات کے ساتھ ائمہ ثلاثہ کی طرف منسوب اقوال میں درست اور مفتی بہ راجح قول کی نشاندہی کے لئے علامہ قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) کی ''التصحیح و الترجیح'' بھی مطالعہ میں رکھیں۔

شیخ عبداللہ مصطفیٰ مراغی نے ''الشهاب فی توضیح الکتاب'' کے نام سے اس کتاب کی شرح لکھی، یہ شرح مصطفیٰ البابی حلبی سے ۱۳۶۳ھ میں چھپی ہے، یہ شرح اب دار الکتب العلمیہ سے بھی چھپ چکی ہے۔

قدوری کے مسائل کو ترتیبِ جدید اور اضافات کے ساتھ شیخ امین محمود خطاب نے ''منحة الرحمان فی فقه النعمان'' کے نام سے جمع کیا، یہ کتاب مکتبۃ السعادۃ مصر سے ۱۳۴۲ھ میں چھپی ہے۔

''التسهیل الضروری لمسائل القدوری'' مولانا محمد عاشق الٰہی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں قدوری کے مسائل کو نہایت سہل انداز میں پیش کیا ہے، یہ کتاب مکتبۃ الایمان مدینہ منورہ سے ۱۴۱۴ھ میں چھپی ہے۔

❶ كشف الظنون: مختصر القدوري، ج ۲ ص ۱۶۳۱

Marfat.com

۱۳ ...... التجريد

امام احمد بن محمد بن احمد قدوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) آپ کی تصنیفات میں معروف "مختصر القدوری" ہے، امام قدوری رحمہ اللہ نے اس کتاب میں قدرے تفصیل کے ساتھ ان مسائل کو ذکر کیا ہے جن میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا اختلاف ہے، اختلافی مسائل کو طرفین کے دلائل کے ساتھ ذکر کیا ہے، پہلے مسئلہ ذکر کرتے ہیں پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے دلائل پھر امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک ان کے دلائل پھر ہر ہر دلیل کا جواب ذکر کرتے ہیں۔ اگر کسی مسئلے میں ائمہ احناف کے درمیان اختلاف ہو تو اسے بھی ذکر کرتے ہیں، اس میں طرفین کے دلائل قرآن وسنت اور لغت سے نقل کرتے ہیں۔ احناف کے مسلک پر ہونیوالے عقلی ونقلی اعتراضات کے جوابات بھی ذکر کرتے ہیں، اس کتاب میں تمام فقہی مسائل کا ذکر نہیں ہے، بلکہ اختلافی مسائل کا ذکر ہے، اور مسائل بھی صرف وہ جن میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے، حنابلہ یا مالکیہ کے ساتھ اختلافی مسائل کا بہت کم ذکر ہے، اس کتاب میں کل (۱۶۳۳) اختلافی مسائل کا ذکر ہے، یہ کتاب ۶۵۶۳ صفحات پر مشتمل ہے، یہ کتاب احناف کے عقلی، نقلی دلائل کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے فقہی بصیرت اور استنباطِ مسائل کا ملکہ پیدا ہوتا ہے، مصنف کی تبحر علمی کا اندازہ اس کتاب سے ہوتا ہے، چونکہ یہ کتاب عرصہ دراز سے نایاب تھی اس لئے بہت سے اہل علم اس سے ناواقف ہیں، اور کتب فقہ میں اس کا تذکرہ بھی کم ملتا ہے، اب الحمدللہ یہ علمی وفقہی ذخیرہ بارہ جلدوں میں دکتور محمد احمد سراج اور دکتور علی جمعہ محمد کی تحقیق کے ساتھ دارالسلام قاہرہ سے ۱۴۲۷ھ میں شائع ہوگیا ہے۔

۱۴ ...... النتف فی الفتاوی

امام ابوالحسن علی بن حسین سُغدی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۱ھ) کی نہایت ہی مفید کتاب

Marfat.com

ہے، اس کتاب کا اصل نام ''النتف الحسان'' ہے، ''نُتَف، نُتفَةٌ'' کی جمع ہے، جس کا معنی ہے تھوڑا سا، ''حَسَان، حَسَنَةٌ'' کی جمع ہے، پس ''النتف الحسان'' کا مطلب ہے ''شاندار باتوں کا مختصر سا مجموعہ'' اس میں حسن اسلوبی کے ساتھ فقہی ابواب کے طرز پر سہل انداز میں مسائل ذکر کیے ہیں، یہ اجمال کے بعد تفصیل ذکر کرتے ہیں، جس سے قاری میں طلب بھی پیدا ہوتی ہے، اور حفظ بھی آسان ہوتا ہے، جیسے شہید کی دو قسمیں بیان کیں:

۱......وہ شہید جسے غسل دیا جائے گا۔ ۲......وہ شہید جسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

پھر جن شہداء کو غسل دیا جائے گا ان کی بارہ قسمیں ذکر کیں، اور جن شہداء کو غسل نہیں دیا جائے گا ان کی دس قسمیں بیان کیں، یہی انداز موصوف کا مکمل کتاب میں رہا ہے، اس میں غیر متعلقہ مباحث، مرجوح اقوال اور طوالت سے اجتناب کر کے صرف مغز ذکر کیا ہے۔ راقم کی رائے یہ ہے کہ شرح وقایہ کی جگہ درس نظامی میں اس کتاب کو رکھا جائے، یہ کتاب دکتور صلاح الدین نامی کی تحقیق کے ساتھ دار الفرقان سے ۱۴۰۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۱۵...... المبسوط

علامہ محمد بن احمد بن ابی سہل المعروف شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) آپ شمس الائمہ حلوائی رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۸ھ) کے شاگرد ہیں، علامہ سرخسی رحمہ اللہ کی مطبوعہ تصنیفات میں تین کتابیں ہیں:

۱...... المبسوط ۲...... شرح السير الكبير ۳...... أصول السرخسي

''المبسوط'' امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۴ھ) کی ''الكافي في فروع الحنفية'' کی شرح ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَقْوَى شُرُوحِهِ الَّذِيْ كَالشَّمْسِ مَبْسُوْطُ شَمْسِ الْأَئِمَّةِ السَّرَخْسِيْ

Marfat.com

مُعْتَمَدُ النُّقُوْلِ لَيْسَ يُعْمَلُ   بِخُلْفِهِ وَلَيْسَ عَنْهُ يُعْدَلُ ❶

''الکافی'' کی نہایت عمدہ شرح جو سورج کی طرح ہے، شمس الائمہ سرخسی کی مبسوط ہے۔ وہ نقلِ مذہب میں قابلِ اعتماد ہے، نہیں عمل کیا جائے گا اس کے خلاف قول پر، اور نہ اس سے روگردانی کی جائے گی۔

علامہ طرطوسی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۸ھ) فرماتے ہیں:

مبسوط السرخسی لا یعمل بماخالفه، ولا یرکن إلا إلیه، ولا یفتی ولا یعول إلا علیه.

جو بات مبسوط سرخسی کے خلاف ہو اس پر عمل نہیں کیا جائے گا، صرف اِسی کی طرف میلان، اِسی کے مطابق فتوی اور اِسی پر اعتماد ضروری ہے۔

علامہ تقی الدین بن عبدالقادر تمیمی (متوفی ۱۰۱۰ھ) نے اِس کتاب کی مدح میں یہ شعر نقل کیا ہے:

عَلَيْکَ بِمَبْسُوْطِ السَّرَخْسِيِ إِنَّهُ   هُوَ الْبَحْرُ وَالدُّرُّ الْفَرِيْدُ مَسَائِلُهُ

وَلَا تَعْتَمِدْ إِلَّا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ   يُجَابُ بِإِعْطَاءِ الرَّغَائِبِ سَائِلُهُ ❷

مبسوط سرخسی کو مضبوط پکڑ، کیونکہ وہی سمندر ہے، اور اس کے مسائل یکتا موتی ہیں۔ اور صرف اِسی پر بھروسہ کر، کیونکہ اُس کے سائل کو جواب دیا جاتا ہے رغبتیں دینے کے ذریعے۔ یعنی اِس سے ہر سائل کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ کو حاکم وقت خاقان نے کنویں نما گڑھے میں قید کیا تھا، ڈاکٹر صلاح الدین منجد نے ''شرح السیر الکبیر'' کے مقدمے میں ایک وجہ یہ بیان کی ہے کہ خاقان نے اپنی کنیز کو آزاد کر کے عدت سے پہلے ہی اس سے نکاح کر لیا تھا، امام سرخسی رحمہ اللہ نے ان کے اس فعل پر اعتراض کیا، جس کی پاداش میں اس ظالم وجابر شخص

❶ شرح عقود رسم المفتی: ص ۸۰ ❷ شرح عقود رسم المفتی: ص ۸۱

Marfat.com

نے تکبر اور رعونت کے عالم میں ایسی مقدس شخصیت کو نہایت بربریت کے ساتھ قید کرلیا، کئی سال تک آپ اس کنویں میں قید رہے، اسی قید و بند کی صعوبتوں اور تکلیفوں کے دوران آپ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''المبسوط'' جو تیس (٣٠) ضخیم جلدوں میں ہے زبانی محض اپنے حافظے سے املا کرواتے تھے، کسی کتاب کی مدد انہیں حاصل نہیں تھی، اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کنویں میں قید ہونے کی حالت میں دوسری کتابوں سے استفادہ بھی بظاہر بہت مشکل تھا، یہ اُن کی ایک کرامت تھی کہ ایسی تحقیقی کتاب املا کروائی جو فقہ حنفی کا ماخذ بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت حیرت انگیز حافظہ عطا فرمایا تھا، ایک مرتبہ آپ درس کے حلقے میں بیٹھے تھے کہ کسی نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو تین سو کُرّاسے (یعنی کاپیاں) حفظ تھیں، آپ نے اس پر فرمایا ''حفظ الشافعي زكوة محفوظي'' یعنی مجھے جتنا یاد ہے امام شافعی رحمہ اللہ کو اس کی زکوۃ یاد تھی۔ ❶

علامہ طاش کبری زادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہیں بارہ ہزار کاپیاں حفظ تھیں۔ ❷

علامہ سرخسی رحمہ اللہ کی خواہش تھی کہ امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ٣٣٤ھ) کی کتاب الکافی کی شرح لکھوں، چنانچہ آپ نے اوزجند کے تنگ و تاریک کنویں سے اس کتاب کی شرح ''المبسوط'' املا کروائی، آپ کنویں کے اندر سے املا کرواتے اور آپ کے شاگرد منڈیر پر بیٹھے اُسے لکھتے تھے، کتاب کے مقدمے میں علامہ سرخسی رحمہ اللہ نے فرمایا:

فَرَأَيْتُ الصَّوَابَ فِي تَأْلِيفِ شَرْحِ الْمُخْتَصَرِ لَا أَزِيدُ عَلَى الْمَعْنَى الْمُؤْثَرِ فِي بَيَانِ كُلِّ مَسْأَلَةٍ اكْتِفَاءً بِمَا هُوَ الْمُعْتَمَدُ فِي كُلِّ بَابٍ، وَقَدِ انْضَمَّ إِلَى ذَلِكَ سُؤَالُ بَعْضِ الْخَوَاصِّ مِنْ زَمَنِ حَبْسِي، حِينَ سَاعَدُونِي لِأُنْسِي، أَنْ أُمْلِيَ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ فَأَجَبْتُهُمْ إِلَيْهِ.

❶ الجواهر المضية: ج٣ ص ٨٠

❷ مفتاح السعادة: ترجمة: شمس الأيمة السرخسي، ج٢ ص ١٦٦

Marfat.com

میں نے یہ مناسب سمجھا کہ مختصر (حاکم) کی ایک شرح لکھوں، جس میں ہر مسئلے کے بارے میں راجح بات پر کوئی اضافہ نہ کروں اور ہر باب میں صرف وہ حکم بیان کروں جو قابلِ اعتماد ہو، اس پر مزید اضافہ یہ ہوا کہ میرے ساتھیوں میں کچھ خاص لوگوں نے میری قید کے زمانے میں مجھ سے اس کی فرمائش بھی کی، اور میری اُنسیت کی خاطر میری یہ مدد کی کہ میں انہیں یہ شرح املا کرادیا کروں، چنانچہ میں نے ان کی یہ فرمائش قبول کی۔

جن شاگردوں نے شرح لکھنی شروع کی، ان کا یہ جملہ کتاب کے بالکل شروع میں موجود ہے:

قَالَ الْإِمَامُ الْأَجَلُّ الزَّاهِدُ شَمْسُ الْأَئِمَّةِ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ السَّرَخْسِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَنَوَّرَ ضَرِيحَهُ وَهُوَ فِي الْحَبْسِ بِأُوزْجَنْدَ إِمْلَاءً.

امام اجل شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ نے اوزجند میں قید ہونے کی حالت میں فرمایا۔

یہ پوری کتاب آپ نے کنویں سے املا کروائی، اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ تیسویں جلد میں ''کتاب الرضاع'' کے شروع میں یہ عبارت ہے:

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلُّ الزَّاهِدُ شَمْسُ الْأَئِمَّةِ فَخْرُ الْإِسْلَامِ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ السَّرَخْسِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِمْلَاءً يَوْمَ الْخَمِيسِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ.

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ''کتاب الرضاع'' کا آغاز بروز جمعرات ۱۲ جمادی الآخرہ ۴۷۷ھ میں ہوا تھا۔ علامہ سرخسی رحمہ اللہ کی دوسری کتاب ''أصول السرخسی'' کے مقدمے میں ہے کہ شوال ۴۷۹ھ میں آپ اپنی یہ دوسری کتاب املا کروا رہے تھے۔ ''کتاب الرضاع'' سے آخر تک صرف تیرہ صفحے بنتے ہیں اس لئے قرینِ قیاس یہی ہے کہ یہ تیرہ صفحات بھی آپ نے کنویں ہی میں املا کروائے، اس لئے کہ ۴۷۷ھ سے ۴۷۹ھ تک تقریباً دو سال کا عرصہ ہے۔ اسی طرح ''أصول السرخسی'' جو دو جلدوں پر

Marfat.com

مشتمل کتاب ہے، یہ کتاب بھی آپ نے کنویں سے ۴۷۹ھ شوال میں املاء کروائی، اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ کتاب کے شروع میں یہ عبارت آج بھی موجود ہے:

قَالَ الشَّيْخ الإِمَامُ الْأَجَلُ الزَّاهِدُ شَمْسُ الْأَئِمَّةِ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّد بن أَبِيْ سَهْلِ السَّرخسِيّ إملاء فِي يَوْمِ السَّبْتِ سلخ شَوَّال سَنَة تِسْعٌ وَسَبْعِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَة فِي زَاوِيَة من حِصَار أوزجند.

اسی طرح آپ نے امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) کی جنگ اور بین الاقوامی تعلقات پر مبنی کتاب ''السیر الکبیر'' کی شرح ''شرح السیر الکبیر'' جو اس وقت ۵ جلدوں میں ''الشركة الشرقية' سے ۱۹۷۱ء میں چھپی ہے، یہ کتاب بھی آپ نے کنویں سے املا کروائی، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے ''شرح السیر الکبیر'' کی عبارت نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب بھی آپ نے قید و بند کی صعوبتوں کے دوران املا کروائی ہے، دیکھئے: (۱)

علامہ سرخسی رحمہ اللہ کی علمی استحضار اور بلند ہمتی کا اندازہ کریں کہ ۳۰ جلدوں کی مبسوط، ۲ جلدوں میں اصول سرخسی، اور ۵ جلدوں پر مشتمل شرح السیر الکبیر سب کتابیں آپ نے اپنی قوتِ حافظہ سے زبانی املا کروائیں، آج ان کتابوں کو دیکھ کر اگر ہم املا کروانا چاہیں تو ۳۷ جلدیں ہم املا نہیں کروا سکتے، املا تو دور کی بات ہم ان کا بیدار مغزی کے ساتھ مطالعہ بھی نہیں کر سکتے۔

علامہ سرخسی رحمہ اللہ نے تقریباً تمام فقہی ابواب کا اس کتاب میں استیعاب کیا ہے، نہایت سہل اور واضح عبارت کے ساتھ مسائل ذکر کئے ہیں، احکامات اور دلائل تفصیلاً بیان کئے ہیں، ائمہ احناف کی آراء اور دلائل، فقہائے ثلاثہ میں خصوصاً امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ کے مذاہب و دلائل پھر اُن دلائل پر مناقشہ بھی کرتے ہیں۔ امام احمد اور ظاہریہ کا مذہب بہت کم ذکر کرتے ہیں، مذہبِ احناف کے دلائل اور ترجیح میں جابجا احادیث و آثار

(۱) كشف الظنون: باب السين، السير الكبير، ج ۲ ص ۱۰۱۳

Marfat.com

سے استدلال کرتے ہیں، بسا اوقات مذہب حنفی کے علاوہ اپنے قول کو بھی ترجیح دیتے ہیں اور اپنی رائے کی تائید میں دلائل بھی ذکر کرتے ہیں، اور کبھی حنفیہ اور دیگر مذاہب کے دلائل کو اِس طور پر جمع کرتے ہیں کہ تعارض دور ہو جائے۔ یہ کتاب افادیت، جامعیت، استدلال، دلائل، ترجیح، مناقشہ اور فقہ مقارن کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ چونکہ یہ کتاب محض حافظے سے بغیر مراجعتِ کتاب کے زبانی املاء کروائی ہے اِس لئے احادیث کے بیان اور نقل میں خوب تحقیق کی جائے۔ خلاصہ یہ ہے:

المبسوط كتاب قيم ومفيد وهو أوسع الكتب المطبوعة في الفقه الحنفي والفقه المقارن ويعتمد عليه الحنفية في القضاء والفتوى.

تیس جلدوں پر مشتمل یہ کتاب ۱۴۱۴ھ میں دار المعرفہ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۱۶ ...... تحفة الفقهاء

یہ علامہ علاء الدین محمد بن احمد سمرقندی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۰ھ) کی تالیف ہے، مصنف رحمہ اللہ اس کتاب کے سببِ تالیف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

طلب مني بعضهم من الإخوان والأصحاب أن أذكر فيه بعض ما ترك المُصَنِّف من أَقْسَام المَسَائِل، وأوضح المشكلات منه، بِقَوي من الدَّلَائِل، لِيَكُون ذَرِيعَة إِلَى تَضْعِيف الفَائِدَة. ❶

مجھ سے میرے بعض تلامذہ اور دوستوں نے اس بات کی فرمائش کی کہ میں ان مسائل کا تذکرہ کروں جسے مصنف (امام قدوری رحمہ اللہ) نے چھوڑ دیا ہے، اور مشکل مقامات کو قوی دلائل کے ساتھ وضاحت کروں تاکہ یہ دُگنے فائدے کا ذریعہ بن جائے۔

اس کتاب میں امام قدوری سے جو مسائل رہ گئے تھے ان کا اضافہ ہے، حسب ضرورت دلائل کا تذکرہ ہے، اختصار کے ساتھ فقہاء کے نقطہ نظر کی وضاحت ہے، اس کی

❶ تحفة الفقهاء: مقدمة المؤلف، ج ۱ ص ۵

Marfat.com

تعبیر نہایت عام فہم اور مربوط ہے، یہ کتاب دار الکتب العلمیہ سے تین (۳) جلدوں میں چھپی ہوئی ہے۔

۱۷......الفتاوی الولوالجية

یہ امام ابو الفتح ظہیر الدین عبد الرشید ابی حنیفہ ولوالجی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۰ھ) کی تالیف ہے، ولوالج افغانستان کا صوبہ بدخشان کا ایک قصبہ ہے۔ یہ فتاوی پانچ جلدوں میں دار الکتب العلمیہ سے چھپ چکا ہے، مصنف ہر باب کے تحت متعدد فصلیں قائم کر کے ترتیب کے ساتھ مسائل اور جزئیات کا ذکر کرتے ہیں، حاشیہ سے کتاب کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے۔

۱۸...... خلاصة الفتاوی

علامہ طاہر بن احمد بن عبد الرشید بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۲ھ) چھٹی صدی ہجری کے اکابر علمائے احناف میں سے ہیں، علامہ عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ ان کے ترجمہ کا آغاز ان القابات کے ساتھ کرتے ہیں:

كان عديم النظر في زمانه، فريد أئمة الدهر، شيخ الحنفية بما وارء النهر، من أعلام المجتهدين في المسائل. (۱)

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس کتاب کا تعارف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

وهو كتاب مشهور معتمد في مجلد ذكر في أوله: أنه كتب في هذا الفن خزانة الواقعات وكتاب النصاب، فسأل بعض إخوانه تلخيص نسخة قصيرة يمكن ضبطها، فكتب الخلاصة جامعة للرواية خالية عن الزوائد كتب فهرست الفصول والأجناس على رأس كل كتاب ليكون عوناً لمن ابتلى

(۱) الفوائد البهية: ترجمة: طاهر بن أحمد بن عبد الرشيد، ص ١٢٦.

Marfat.com

بالفتوى، وللزيلعي المحدث تخريج أحاديثه. ❶

یہ کتاب اہلِ علم کے درمیان مشہور اور قابلِ اعتماد ہے، یہ ایک جلد میں ہے، اس کتاب کے شروع میں آپ نے اس فن (فقہ) میں ''خزانة الواقعات'' اور ''کتاب النصاب'' لکھی تو بعض دوستوں نے مجھ سے فرمائش کی میں اِن کا اختصار کر کے ایک مختصر کتاب لکھوں تا کہ اس کا ضبط کرنا آسانی ممکن ہو، تو انہوں نے خلاصہ لکھا جو روایت کے اعتبار سے جامع اور زوائد سے خالی ہے، اور ہر کتاب کے ابتداء میں انہوں نے فصول اور اجناس کی فہرست دی ہے تا کہ جس پر فتوے کی ذمہ داری ہو اُس کے لئے معاونت ہو، اور علامہ زیلعی کی احادیث کی تخریج بھی ذکر کی ہے۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

وقد طالعت من تصانيفه خلاصة الفتاوى ذكر فيه أنه لخصه من الواقعات والخزانة وهو كتاب معتبر عند العلماء معتمد عند الفقهاء. ❷

میں نے ان کی تصانیف میں ''خلاصة الفتاوى'' کا مطالعہ کیا، اس میں انہوں نے اپنی کتاب واقعات اور خزانہ کا اختصار کیا ہے، یہ کتاب علماء کے ہاں معتبر اور فقہا کے ہاں قابلِ اعتماد ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں میں مطبوعہ ہے۔

۱۹ ...... الفتاوى السراجية

اس فتاوی کے مصنف کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ کون ہیں؟ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ فتاوی قاری الہدایہ کا نام سراجیہ ہے:

وفي فتاوى قاري الهداية المسماة بالسراجية. ❸

علامہ شامی رحمہ اللہ نے بھی اس فتاوی کی نسبت علامہ سراج الدین ''فتاوى قاری

❶ كشف الظنون: خلاصة الفتاوى، ج ۱ ص ۷۱۸ ❷ الفوائد البهية: ص ۱۳۶

❸ البحر الرائق: كتاب الحدود، باب حد الزنا، ج۵ ص ۱۱

Marfat.com

الهداية'' کی طرف کی ہے:

(عن السراجية) المراد بها هنا فتاوى سراج الدين قارى الهداية. ❶

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کتاب کے مصنف علی بن عثمان بن محمد سراج الدین اوشی ہیں، مصنف اس کتاب کی تصنیف سے محرم ۵۶۹ھ میں فارغ ہوئے تھے۔

کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

وفيه نوادر وقائع، لا توجه في أكثر الكتب، وهي إحدى مأخذي المنية. ❷

علامہ خیر الدین زرکلی لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے مصنف علی بن عثمان بن محمد اوشی ہیں، ان کی متوفی ۵۶۹ھ کے بعد ہے۔ ❸

حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب مدظلہ کی رائے ہے کہ اس کتاب کا مصنف علامہ سراج الدین ابوحفص عمر بن اسحاق بن احمد ہندی (متوفی ۷۷۳ھ) ہیں۔ ❹

حضرت پالن پوری صاحب نے ''الأعلام'' کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، لیکن ''الأعلام'' میں علامہ عمر بن اسحاق بن احمد کے حالات میں انہوں نے اس کتاب کے ذکر کے فوراً بعد یہ جملہ بھی نقل کیا ہے ''وفي نسبة هذا الأخير إليه شك'' تو گویا علامہ زرکلی کی بھی یہ رائے حتمی نہیں ہے کہ اس کتاب کے مصنف عمر بن اسحاق ہیں، بلکہ ان کی رائے یہ ہے کہ اس کتاب کا مصنف علی بن عثمان ہے جیسے کہ بحوالہ بات گزر گئی۔ ❺

راقم کے نزدیک راجح بات وہ ہے جو حاجی خلیفہ اور علامہ زرکلی کی ہے۔ کتاب کا اسلوب اور طرزِ تالیف بھی اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ چھٹی صدی کی تصنیف ہے آٹھویں

❶ رد المحتار: كتاب الطلاق، باب الحضانة، ج۳ ص ۵۶۱ ❷ کشف الظنون: ج۲ ص ۱۲۲۴ ❸ الأعلام: ج۴ ص ۳۱۰ ❹ آپ فتوی کیسے دیں: ص ۱۵۷ ❺ الأعلام: ج۵ ص ۴۲

Marfat.com

صدی کی نہیں ہے۔ نیز مصنف نے خود تصریح کی ہے کہ وہ ۵۶۹ھ میں اس تصنیف سے فارغ ہوئے ہیں جیسا کہ "کشف الظنون" اور "الأعلام" کے حوالے سے بات گزر گئی۔ نیز یہ کتاب "المنیة" علامہ یوسف بن ابی سعید سجستانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۸ھ) کا ماخذ ہے، انہوں نے "الفتاوی السراجیة" سے بہت استفادہ کیا ہے۔ اگر اس کتاب کے مصنف عمر بن اسحاق ہندی غزنوی رحمہ اللہ ہوں جیسا کہ حضرت پالن پوری صاحب فرماتے ہیں وہ تو صاحبِ منیہ کی وفات کے ۶۶ سال کے بعد یعنی ۷۰۴ھ میں پیدا ہوئے تو پھر صاحبِ منیہ نے اس کتاب سے کیسے استفادہ کرلیا؟ نیز مصنف "باب العیدین" میں فرماتے ہیں "لأن الخلفاء عباسیة الیوم" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف عباسی خلفاء کے زمانے میں حیات تھے، خلفائے عباسیہ کا دور ۶۵۶ھ میں ختم ہوا ہے، علامہ عمر بن اسحاق ہندی تو ۷۰۴ھ میں خلفائے عباسیہ کے دور کے ۴۸ سال بعد پیدا ہوئے ہیں۔ ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ علامہ ہندی کی علمی شہرت اور علمائے احناف میں ان کے جلالتِ شان مسلّم ہے، اگر "الفتاوی السراجیة" ان کی تصنیف ہوتی تو محققین علماء ان کی تصنیفات میں اس کتاب کو بھی شمار کرتے۔ علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ نے "الغرة المنیفة" پر عمدہ تعلیقات لکھی ہیں اور شروع میں ان کے حالات بھی لکھے ہیں لیکن انہوں نے ان کی تصنیفات میں اس کتاب کا شمار نہیں کیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس کتاب کے مصنف علامہ علی بن عثمان بن محمد اوشی ہیں۔

یہ کتاب ابوابِ فقہیہ کی ترتیب پر مشتمل ہے، اس کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ کتاب مختصر انداز میں فقہ حنفی کے اہم اور بنیادی مسائل پر مشتمل ہے۔ اور بقول حاجی خلیفہ رحمہ اللہ کے "وفیه نوادر وقائع لا توجد فی أکثر الکتب" [1]

یہ کتاب فقہ حنفی کی جلیل القدر اور عظیم المرتبت کتاب ہے، اس میں بہت سے اہم

[1] کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۲۲۴

Marfat.com

مسائل کا تذکرہ ہے اور بعض ایسے مسائل کا بھی جو دیگر کتب میں نہیں ملتے، جیسے انسان اور جنات کے درمیان نکاح جائز نہیں ہے، یہ مسئلہ مؤلف سے پہلے ہمارے ائمہ میں سے کسی نے بیان نہیں کیا، بعد کے علماء نے انہی سے یہ مسئلہ ذکر کیا ہے، یہاں تک کہ علمائے شافعیہ نے بھی، جیسے علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے ''الأشباہ والنظائر'' جلد۲ صفحہ ۶۵ میں اور علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ نے ''الفتاوی الحدیثیة'' ص ۹۷ میں۔

مصنف رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے بارے میں بجا کہا ہے ''إنہ کتاب صغیر الحجم کثیر الغنم لاحتوائه علی الأتم من الفوائد والأعم من الفرائد'' (مقدمہ: ۲۴)

اس کتاب کی جامعیت اور افادیت کے پیشِ نظر کبار اہلِ علم نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے، جن میں علامہ ابن نجیم، علامہ حصکفی، علامہ طحطاوی اور علامہ شامی رحمہم اللہ نمایاں ہیں۔ ''الفتاوی الھندیة'' میں تین سو سے زائد مسائل اس کتاب کے حوالے سے ذکر کیے ہیں۔ ''البحر الرائق'' اور ''رد المحتار'' میں سو سے زائد مسائل اس کتاب کے حوالے سے منقول ہیں۔ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے ''البحر الرائق'' کے مقدمے میں اپنی کتاب کے مآخذ میں اس کتاب کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ اس کتاب کے شایانِ شان اب تک اس پر کوئی علمی، تحقیقی اور تخریجی کام نہیں ہوا۔ اس کتاب کا ایک نسخہ ایچ ایم سعید سے طبع ہوا ہے جو (۱۶۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ نیز یہ کتاب حضرت مولانا مفتی اصغر علی ربانی صاحب مدظلہ کے مختصر حواشی کے ساتھ مدرسہ فاطمۃ الزہراء کورنگی نمبر ایک سے بھی شائع ہوئی ہے۔ اس میں مشکل الفاظ کے معانی اردو زبان میں حاشیے میں ذکر کیے ہیں۔ اس کتاب کا سب سے مفید نسخہ وہ ہے جو مولانا محمد عثمان بستوی صاحب کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ۶۹۵ صفحات میں زمزم پبلشرز کراچی سے شائع ہوا ہے۔ اس میں پانچ نسخوں سے موازنہ کرکے اغلاط کی تصحیح اور مفید حواشی کے ساتھ کمپیوٹرائز نسخہ شائع کیا ہے۔ اس کے آخر میں ''تراجم

Marfat.com

الأعلام الذين ورد ذكرهم في الكتاب ''کے تحت مختصر انداز میں سوتراجم ذکر کئے ہیں۔''المصادر التي أحال عليها المؤلف ''کے تحت (۱۹) مصادر ذکر کئے ہیں۔یہ مفید علمی کام حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہ کی زیر نگرانی ہوا ہے، کتاب کے شروع میں ''مقدمة المشرف'' کے تحت آپ کے تائیدی وتقریظی کلمات ہیں۔

۲۰...... بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع

یہ کتاب علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود بن احمد کاسانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۷ھ) کی تالیف ہے، یہ کتاب ''تحفة الفقهاء '' کی شرح ہے، حسنِ ترتیب کے لحاظ سے آج تک اپنی نظیر آپ ہے، یہ کتاب نہ صرف فقہ حنفی میں بلکہ مطلق فقہ اسلامی میں یہ ایک منفرد کتاب ہے۔اس کی عبارت واضح، زبان نہایت رواں اور سلیس ہے، مسائل کے دلائل اصول وکلیات کی صورت میں اس انداز سے بیان کئے گئے ہیں کہ جس سے نہ صرف مسئلہ کے بارے میں شرح صدر اور اطمینان کامل میسر آتا ہے، بلکہ فقہ سے ایک خاص مناسبت بھی پیدا ہوتی ہے۔نصوص کی کثرت سے اندازہ ہوتا ہے کہ روایات وآثار پر مصنف کی گہری نظر تھی، علم فقہ سے مناسبت اور عمق کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔فقہ حنفی کے دلائل کے ساتھ دیگر فقہاء کے مستدلات اور اُن کے جوابات کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، مسئلہ کی وضاحت عقل ونقل دونوں سے کرتے ہیں، اس لئے اس کے پڑھنے سے فقہ میں طبیعت چلنے لگتی ہے، چونکہ اس کتاب میں ایک نیا انداز اور عمدہ ترتیب واسلوب اختیار کیا گیا ہے اس لئے اس کا نام ''بدائع الصنائع ''رکھا ہے۔جب یہ شرح مکمل ہوئی تو مصنف نے ماتن کی خدمت میں پیش کی، آپ کو یہ شرح بہت پسند آئی، چنانچہ اپنی فقیہ بیٹی فاطمہ کا نکاح آپ سے کردیا، تو یہ بات مشہور ہوگئی کہ ''شَرَحَ تُحفَتَهُ وتَزَوَّجَ اِبنَتَهُ '' جب ان کے ہاں سے فتوی جاری ہوتا تو اس پر سُسر، داماد اور بیٹی تینوں کے دستخط ہوتے تھے۔ (۱)

(۱) الجواهر المضيئة في طبقات الحنفية: ترجمة: فاطمة بنت محمد بن أحمد، ج ۲ ص ۲۷۸

Marfat.com

اگر کوئی شخص فقہ پر قلم اٹھائے اور اس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا چاہے تو یہ تالیف اس کے لئے بہترین رہنما ہے، علم فقہ میں مہارت اور دسترس کے لئے ان تین کتابوں کو مطالعہ میں رکھیں:

۱...... بدائع الصنائع ۲...... المجموع شرح المهذب ۳...... المغني

۲۱...... فتاوی قاضی خان

علامہ فخر الدین حسن بن منصور بن محمود اوز جندی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۲ھ) یہ اوز جند کی طرف نسبت ہے جو فرغانہ کے قریب اصبہان کے اطراف میں ایک شہر ہے، انہیں علوم دینیہ خصوصاً علم فقہ میں یدِ طولی حاصل تھا، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے ان کا تعارف اِن القابات کے ساتھ کیا ہے:

كان إماما كبيرا وبحرا عميقا غوّاصا في المعاني الدقيقة مجتهدا فهّامة. ⓫

علامہ قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) فرماتے ہیں:

ما يصححه قاضيخان مقدم على تصحيح غيره لأنه فقيه النفس. ⓬

علامہ قاضی خان جس قول کی تصحیح کرے وہ دوسروں پر مقدم ہے اس لئے کہ آپ فقیہ النفس ہیں۔

علامہ احمد بن کمال پاشا نے آپ کو "مجتهدين في المسائل" میں شمار کیا ہے۔ ⓭

اس فتاوی میں امام قاضی خان رحمہ اللہ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں متاخرین کے متعدد اقوال نقل کرتے ہیں تو جو قول ان کے نزدیک راجح اور زیادہ قابلِ اعتماد ہوتا ہے تو اسے وہ سب سے پہلے ذکر کرتے ہیں، اس اصول کو انہوں نے اپنے فتاوی کے خطبے میں

⓫ الفوائد البهية في تراجم الحنفية: ترجمة: حسن بن منصور بن محمود، ص ۱۱۱

⓬ الفوائد البهية في تراجم الحنفية: ترجمة: حسن بن منصور بن محمود، ص ۱۱۱

⓭ شرح عقود رسم المفتي: ص ۴۲

Marfat.com

ذکر کیا ہے۔ یہ فتاوی عالمگیری کے ساتھ حواشی کی صورت میں ابتدائی تین جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے طبع ہے، اور قدیمی کتب خانہ سے تین جلدوں میں الگ سے بھی طبع ہے۔

۲۲ ...... بداية المبتدى

یہ متن صاحبِ ہدایہ علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۳ھ) کا ہے۔

آپ کا نام نامی اسم گرامی برہان الدین ہے، والد کا نام علی ہے، دادا کا نام ابوبکر اور پردادا کا نام عبدالجلیل ہے، ابوالحسن آپ کی کنیت ہے، اور شیخ الاسلام کے لقب سے آپ مشہور ہیں، ۸ رجب ۵۱۱ھ بروز دوشنبہ بعد نماز عصر آپ کی ولادت ہوئی۔

صاحب ہدایہ نے اپنی وسعت اور بساط کے مطابق اپنے زمانے کے کبار علماء سے کسب فیض کیا تھا۔ بے شمار اساتذہ وشیوخ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر کے علم وعرفاں کی وادیاں طے کیں اور جب علوم متداولہ سے فارغ ہوئے تو ایسے بن سنور کر اور نکھر کر سامنے آئے کہ کہنے والے یہ کہنے پر مجبور ہو گئے "لم تر العيون مثله في العلم والأدب" یعنی علم وادب میں کوئی آپ کا ثانی نہیں نظر آتا ہے، اور دور دور تک آپ کی علمی عبقریت، ادبی مہارت اور بے پناہ صلاحیت ولیاقت کا چرچا ہو گیا۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ آپ کے ترجمہ کا آغاز ان القابات کے ساتھ کرتے ہیں:

كان إماماً فقيهاً حافظاً محدثاً مفسراً جامعاً للعلوم ضابطاً للفنون، متقناً محققاً نظاراً مدققاً زاهداً بارعاً فاضلاً ماهراً أصولياً أديباً شاعراً لم تر العيون مثله فى العلم والأدب، وله اليد الباسطة فى الخلاف والباع الممتد في المذهب. ❶

یوں تو مبدأ فیض نے آپ کو ہر طرح کے علوم وفنون سے وافر حصہ عطا کیا تھا، اور ہر فن اور ہر علم میں امام کا درجہ حاصل تھا، لیکن فن فقہ سے آپ کو خصوصی لگاؤ تھا اور اس فن میں آپ

❶ الفوائد البهية: ترجمة: علي بن أبي بكر بن عبد الجليل، ص ۲۳۰

Marfat.com

بہت آگے نکل چکے تھے، بیانِ دلائل اور استخراجِ مسائل میں آپ کو درکِ تام حاصل تھا اور افہام و تفہیم میں بھی خصوصی ملکہ حاصل تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کے درس میں بے انتہا اژدہام ہوتا تھا اور ملک کے اطراف واکناف سے لوگ آپ سے پڑھنے اور استفادہ کرنے کے لئے آپ کے علمی دربار کا رُخ اور سفر کیا کرتے تھے اور آپ پوری دل جمعی اور دل چسپی کے ساتھ آنے والوں کے دامن مراد کو علم و فضل کے بیش قیمتی جواہر پاروں سے لبریز کر دیا کرتے تھے۔

درسی اور زبانی افادے کے علاوہ صاحب ہدایہ نے قلمی اور تحریری طور پر بھی اپنے علوم کو دوسروں تک منتقل کیا، آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

ا ...... بداية المبتدى. ۲ ...... التجنيس والمزيد. ۳...... شرح الجامع الكبير للإمام محمد بن الحسن. ۴...... فرائض العثماني. ۵...... كفاية المنتهى. ۶ ...... مختارات مجمع النوازل. ۷...... نشر المذهب. ۸...... معجم الشيوخ. ۹ ...... منتقى المرفوع. ۱۰ ...... الهداية لشرح البداية. ❶

اس کتاب میں انہوں نے قدوری اور جامع الصغیر امام محمد رحمہ اللہ کے مسائل کو جمع کیا ہے۔ کتاب کے ابواب کو جامع الصغیر کے طرز پر مرتب کیا، قدوری کے مسائل کو پہلے اور جامع الصغیر کے مسائل کو بعد میں ذکر کیا۔ اس متن کی شرح خود صاحب ہدایہ نے ''الهداية شرح بداية المبتدى'' کے نام سے کی ہے۔

۲۶۷ صفحات پر مشتمل یہ متن پہلے مطبوعہ نہیں تھا، اب یہ متن مطبعہ محمد علی صبح قاہرہ سے چھپ چکا ہے۔ علامہ ابوبکر بن علی عاملی رحمہ اللہ (متوفی ۹۶۵ھ) نے اس متن کو نظم کی صورت میں تحریر کیا ہے۔ ❷

❶ الفوائد البهية: ترجمة: علي بن أبي بكر بن عبد الجليل، ص ۲۳۰/ هدية العارفين: ج ۱ ص ۷۰۲ ❷ كشف الظنون: ج ۱ ص ۲۲۷

Marfat.com

۲۳...... الهداية

ہدایہ کو علامہ مرغینانی رحمہ اللہ نے نہایت زہد و تقویٰ، اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ لکھا، یہ کتاب تیرہ (۱۳) سال کے عرصے میں مسلسل روزے کی حالت میں آپ نے لکھی، آپ کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ کسی کو اس عمل کی خبر نہ ہو:

فی تصنیفه ثلاثة عشرة سنة، و كان صائماً تلك المدة و كان يجتهد ألا يطلع على صومه أحد. ❶

صاحبِ ہدایہ کا اسلوب، منہج، طرزِ تالیف اور رموز سے واقفیت کے لئے دیکھیں: ❷

علامہ طاش کبری زادہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۶۸ھ) نے اس مقام پر یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے ''بداية المبتدی'' کی مفصل و مدلل نہایت تفصیل کے ساتھ ''كفاية المنتهى'' کے نام سے اسی (۸۰) جلدوں میں شرح لکھی۔ ❸

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صاحب ہدایہ کی اس کتاب کو وہ مقبولیت و محبوبیت عطا فرمائی جو دیگر مصنفین و مؤلفین کے حصے میں نہ آسکی، بلا شبہ ہدایہ فقہ حنفی کا جزء لاینفک ہے، اور حنفی کتابوں میں اسے ایک معتبر اور معتمد متن کی سند اور حیثیت حاصل ہے۔

ہدایہ کی یہ مقبولیت روز بروز بڑھتی گئی اور جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا گیا ہدایہ کے حوالے سے طالبین دین متین کی شغف اور ان کی چاہت میں بھی اضافہ ہوتا گیا، اس کتاب کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کبھی گمراہی اور بے راہ روی کا شکار نہیں ہو سکتے، اور غور وفکر سے پڑھنے والے اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ان کے اندر خود اعتمادی اور دوسرے کلام کے صحیح معانی و مطالب اخذ کرنے کی خوبی پیدا ہو جاتی ہے، کسی شاعر نے ہدایہ کی شان

❶ مفتاح السعادة: الكتب المعتبرة، ج ٢ ص ٢٣٨ ❷ مفتاح السعادة: الكتب المعتبرة، ج ٢ ص ٢٣٩، ٢٤٠ ❸ مفتاح السعادة: الكتب المعتبرة، ج ٢ ص ٢٣٨

Marfat.com

میں قصیدہ خوانی کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے ہیں:

إِنَّ الْهِدَايَةَ كَالْقُرْآنِ قَدْ نَسَخَتْ مَا صَنَّفُوْا قَبْلَهَا فِي الشَّرْعِ مِنْ كُتُبِ

فَاحْفَظْ قَوَاعِدَهَا وَاسْلُكْ مَسَالِكَهَا يَسْلِمْ مَقَالَكَ مِنْ زَيْغٍ وَمِنْ كِذْبِ

یعنی قرآن کریم کی طرح ہدایہ نے بھی شریعت کے سلسلے میں لکھی گئیں اپنے سے پہلی تمام تصنیفات کو منسوخ کر دیا، لہذا اے مخاطب! تم ہدایہ کی تعلیم و تعلّم کو لازم پکڑو، تمہاری گفتگو کذب و کجی سے محفوظ رہے گی۔

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا کہ الحمد للہ میں تمام کتابوں کے مخصوص طرز پر کچھ نہ کچھ لکھ سکتا ہوں، مگر چار کتابیں ایسی ہیں جن پر خامہ فرسائی نہیں کرسکتا۔(۱) قرآن پاک (۲) بخاری شریف (۳) مثنوی (۴) ہدایہ۔

''الهداية'' یہ پہلے مکتبہ خیریہ مصر سے ۱۳۲۶ھ میں طبع ہوئی۔ پھر یہ شیخ عبدالرحیم بن مصطفیٰ عدوی کی تحقیق اور تعلیق کے ساتھ مصطفیٰ البابی حلبی سے ۱۳۵۵ھ میں طبع ہوئی۔ پھر ہندوستان میں علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) کے حواشی وتعلیقات کے ساتھ ۱۳۷۵ھ میں نہایت اہتمام کے ساتھ طبع ہوئی۔

کئی اکابر اہلِ علم نے ہدایہ کی شروحات وحواشی اور تخریج حدیث کی، ان میں چند معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱......''الفوائد'' علامہ حمیدالدین علی بن محمد الضریر رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۷ھ)

۲......''النهاية'' علامہ حسام الدین حسین بن علی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ)

۳......''خلاصة النهاية في فوائد الهداية'' علامہ محمود بن احمد قونوی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۰ھ)

۴......''معراج الدراية إلى شرح الهداية'' علامہ قوام الدین محمد بن محمد کاکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۹ھ)

Marfat.com

۵...... ''غاية البيان ونادر الأقران'' علامہ قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر اتقانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۸ھ) یہ پانچوں شروحات غیر مطبوعہ ہیں۔

۶...... ''العناية على الهداية'' علامہ اکمل الدین محمد بن محمد بابرتی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۶ھ)

۷...... ''البناية في شرح الهداية'' علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ)

۸...... ''فتح القدير'' علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) اِن تینوں شروحات کا تعارف ان شاء اللہ آگے آرہا ہے۔

ہدایہ کی احادیث کی تخریج پر لکھی گئی کتابیں:

۱...... ''العناية في تخريج أحاديث الهداية'' علامہ عبدالقادر قرشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۵ھ) یہ تخریج غیر مطبوعہ ہے۔

۲...... ''نصب الراية لأحاديث الهداية'' علامہ جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) اس کا تعارف ان شاء اللہ آگے آرہا ہے۔

ہدایہ پڑھاتے وقت حلِ کتاب کے لئے ''البناية'' تفصیلات، دلائل، جزئیات کے لئے ''فتح القدير'' اور تخریجِ احادیث کے لئے ''نصب الراية'' کا مطالعہ کریں۔

۲۴ ...... التجنيس والمزيد

امام علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل فرغانی مرغینانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۳ھ) یہ کتاب صاحبِ ہدایہ کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں فقہ حنفی کی اُن پیش آمدہ نئے مسائل کا تذکرہ ہے جنہیں متاخرین نے استنباط کیا ہے، متقدمین سے اس بارے میں کوئی صراحت منقول نہیں ہے۔ یہ کتاب علامہ سمرقندی رحمہ اللہ کی ''النوازل، عيون المسائل'' اور ''واقعات الناطفي، فتاوى ابن الفضل، فتاوى أئمة سمرقند'' کا تتمہ ہے۔ ان کتابوں میں بھی نئے مسائل اور حوادث کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر

Marfat.com

ہے، یہ ایک مقدمہ اور پانچ کتب ''کتاب الطھارۃ، کتاب الصلاۃ، کتاب الزکاۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج '' پر مشتمل ہے، یہ کتاب کل (۱۳۵۷) مسائل پر مشتمل ہے، اس میں ہر مسئلے پر ''مسألۃ'' کا عنوان ہے، چونکہ ہر مسئلہ ترقیم اور ''مسألۃ'' کے ذیلی عنوان سے مزین ہے اس لئے اس کتاب سے استفادہ اور مطلوبہ مسئلہ تک رسائی آسان ہے۔ اس کتاب میں صرف مسائل کا تذکرہ ہے، دلائل کا ذکر نہیں ہے، فقہائے ثلاثہ یا دیگر مذاہب کا بھی تذکرہ نہیں ہے، عموماً کتبِ فتاوی مسائل پر مشتمل ہوتی ہیں ادلہ اور اختلافات پر نہیں، ورنہ صاحبِ ہدایہ مذاہب، فقہ مقارن، عقلی ونقلی دلائل سے خوب واقف ہیں جیسا کہ ہدایہ پڑھنے والے پر یہ بات مخفی نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ کتاب مذہبِ حنفی کے مطابق متاخرین علماء کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب دکتور محمد امین مکی حفظہ اللہ کی نہایت گراں قدر تحقیق وتعلیق اور تخریج حدیث کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ محقق نے فصلِ اول میں قدرے تفصیل کے ساتھ مصنف کے حالات اور تصنیفات کا ذکر کیا ہے۔ فصلِ ثانی میں ''التجنیس و المزید '' کا معنی، اس کتاب کی صاحبِ ہدایہ کی طرف نسبت کی توثیق اور اس کتاب کے مصادر، رموز اور اس کتاب میں جن اہلِ علم اور کتب کا تذکرہ آیا ہے اُن کا تعارف کرایا ہے۔ محقق نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ مختلف نسخوں سے موازنہ کر کے درست عبارت کی نشاندہی، غریب الفاظ کی وضاحت، مسائل پر ترقیم، کتبِ فقہ سے مسائل کی تخریج، احادیث کی تخریج اور کتاب کے آخر میں متعدد فہرستوں کے ذریعے کتاب کی افادیت پر چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہ محققانہ نسخہ دو جلدوں میں ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۲۵...... المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی

یہ علامہ برہان الدین محمود بن احمد بن عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۶ ھ) کی

Marfat.com

تصنیف ہے۔ علامہ عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ان کے ترجمہ کا آغاز ان القابات کے ساتھ کیا ہے:

كان من كبار الأئمة وأعيان الفقهاء الأمة، إماما ورعا مجتهدا متواضعا عالما كاملا بحرا زاخرا حبرا فاخرا. ⓫

مصنف رحمہ اللہ نے اس کتاب میں کن کن کتابوں سے استفادہ کیا، اپنے مراجع ومصادر کا تذکرہ موصوف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

وجمعت مسائل المبسوط والجامعين والسير والزيادات، وألحقت بها مسائل النوادر والفتاوى والواقعات، وضممت إليها من الفوائد التى استفدتها من سيدى ومولاى والدى (تغمده الله بالرحمة) والدقائق التى حفظتها من مشايخ زمانى رضوان الله عليهم أجمعين، وفصلت الكتاب تفصيلاً. ⓬

میں نے اس میں مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر، سیر کبیر اور زیادات کے مسائل جمع کیے ہیں، اور میں نے ان کے ساتھ نوادر، فتاوی اور واقعات کو بھی ساتھ ملایا ہے، اور میں نے اس میں اُن فوائد کو بھی ملایا ہے جو میں نے اپنے والد بزرگوار (اللہ تعالی انہیں غریقِ رحمت فرمائے) سے حاصل کیے اور میں نے اپنے زمانے کے مشائخ سے جو دقیق فوائد حاصل کیے وہ بھی اس میں شامل کر دیئے، اور میں نے اس کتاب میں مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ ذکر کیے ہیں۔

محیط کا معنی ہے احاطہ کرنے والی، چونکہ یہ مسائلِ مذہب کے تینوں طبقات اصول، نوادر، نوازل کا احاطہ کرتی ہے اس لئے مصنف نے اس کا نام ''المحيط'' رکھا ہے، اس کو ''المحيط الكبير'' بھی کہتے ہیں، مصنف نے اپنی کتاب کی خود ایک تلخیص کی ہے جو

⓫الفوائد البهية: ترجمة: برهان الدين محمود بن أحمد، ص ٣٣٦

⓬المحيط البرهاني: مقدمة المؤلف، ١/ ٢٩

Marfat.com

''الذخيرة البرهانية'' سے معروف ہے، اسے ''ذخيرة الفتاوى'' بھی کہتے ہیں۔ ⓫

ابن امیر حاج حلبی رحمہ اللہ ''حلية المجلّى شرح منية المصلّى'' میں غسل کی بحث میں لکھتے ہیں:

إنه لم يقف على المحيط البرهاني.

اسی طرح علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے ''البحر الرائق'' میں محیط برہانی کے متعلق لکھا:

إنه مفقود في ديارنا.

پھر اس کتاب کا حکم بیان کیا:

لا يجوز الإفتاء منه.

استینا دمیں علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا:

لا يحل النقل من الكتب الغريبة. ⓬

چونکہ یہ کتاب پہلے مطبوعہ نہیں تھی اس لئے مذکورہ بالا حضرات نے اس کتاب سے فتوی دینے کو ناجائز قرار دیا، لیکن اب یہ کتاب مطبوعہ ہے اس لئے اس سے فتوی دینا درست ہے۔ علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ''النافع الكبير'' میں اس کتاب کو غیر معتبر کتابوں میں شمار کیا، اور اس کے متعلق لکھا:

لا يجوز الإفتاء منه لكونه مجموعا للرطب واليابس. ⓭

لیکن موصوف نے اپنی اس بات سے رجوع ان الفاظ میں کیا ہے:

فوضح لي أن حكمه بعدم جواز الإفتاء منه لي إلا لكونه من الكتب الغريبة المفقودة الغير المتداولة، لا لأمر في نفسه ولا لأمر في مؤلفه وهو أمر يختلف باختلاف الإعصار ويتبدل بتبدل الأقطار، فكم من كتاب

⓫ كشف الظنون: المحيط البرهاني، ۲/ ۱۶۱۹ ⓬ الفوائد البهية: ص ۳۳۸

⓭ النافع الكبير لمن يطالع جامع الصغير: ص ۳۲

Marfat.com

يصير مفقودا فى إقليم وهو موجود فى إقليم آخر، وكم من كتاب يصير نادرة الوجود فى عصر كثير الوجود فى عصر آخر، فالمحيط البرهانى لما كان مفقودا فى بلاده وإعصاره عده من الكتب التى لا يفتى منها لعدم تداولها وغرابتها...... فإنه لا شبهة فى كونه معتمدا فى نفسه قد اعتمد عليه من جاء بعده من أرباب الاعتماد وأفتوا بنقله. ❶

حنفیہ کے ہاں محیط نام کی ایک اور کتاب بھی ہے، جو علامہ رضی الدین محمد بن محمد سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) کی "المحیط الرضی" ہے اس کو "المحیط السرخسی" بھی کہتے ہیں، لیکن یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

لفظ محیط جب مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے مراد "المحیط البرهانی" ہوتا ہے:

إذا أطلق لفظ المحيط فالراجح أن المراد به المحيط البرهانى كما ذكره ابن أمير حاج الحلبى رحمه الله. ❷

حضرت مولانا نعیم اشرف نور احمد مدظلہ نے نہایت تتبع و جستجو کے ساتھ اس کتاب کے نسخوں کو تلاش کر کے بڑی عرق ریزی کے ساتھ اس پر تحقیق و تعلیق اور تخریج کا کام کیا ہے، اس کتاب کے شروع میں ۱۴۱ صفحات پر مشتمل نہایت علمی اور تحقیقی مقدمہ لکھا ہے، اس میں متونِ حنفیہ، کتبِ فقہیہ کا تعارف، معتبر اور غیر کتب کی نشاندہی، مصنف کے احوال اور اس کتاب کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ اس کے شروع میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کی تقریظ ہے، یہ کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ سے ۲۵ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

۲۶ ...... تحفة الملوك

امام زین الدین محمد بن ابی بکر بن عبد القادر رازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۶ھ) ان کی

❶ الفوائد البهية: ص ۳۳۸ ❷ أصول الإفتاء وآدابه: الجامع الكبير، ص ۱۲۹

Marfat.com

تصنیفات میں معروف کتاب ''أنموذج جلیل فی أسئلة و أجوبة من غرائب آي التنزیل '' ہے۔ موصوف نے فقہی ابواب کی ترتیب پر نہایت سہل انداز میں فصول کے تحت صرف مسائل ذکر کیے ہیں، اس میں فقہاء کے مابین اختلاف و دلائل کا ذکر نہیں ہے، ۲۸۴ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں کل ۴۹۰ مسائل ہیں، کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ ایک ہی مجلس میں پڑھنے کو دل چاہتا ہے، دکتور عبداللہ نذیر احمد کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں دار البشائر الاسلامیہ سے ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

اس کتاب کی شرح علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے ''منحة السلوک فی شرح تحفة الملوک '' کے نام سے لکھی، یہ شرح احمد عبدالرزاق کبیسی کی تحقیق کے ساتھ وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیہ قطر سے ۱۴۲۸ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۲۷...... المختار للفتوی

یہ متن علامہ مجدالدین موصلی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۳ھ) کا ہے، مصنف رحمہ اللہ نے پھر خود اس متن کی شرح لکھی، اس کا نام رکھا ''الاختیار لتعلیل المختار'' اس شرح کے مقدمے میں مصنف رحمہ اللہ نے تصریح کی کہ اہلِ علم اور طلبہ کی فرمائش پر میں نے اس کتاب کی شرح لکھی، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) فرماتے ہیں:

وقد طالعت المختار والاختیار، وهما کتابان معتبران عند الفقهاء. [1]

میں نے مختار اور اختیار کا مطالعہ کیا، یہ دونوں فقہاء کے ہاں معتبر کتابیں ہیں۔

یہ شرح شیخ محمد محی الدین عبدالحمید رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ حلبیہ قاہرہ سے ۱۳۷۲ھ میں طبع ہوئی، پھر یہ شرح مکتبہ صبیح سے ۱۳۸۰ھ میں پانچ (۵) جلدوں میں طبع ہوئی۔

[1] الفوائد البهية: ترجمة: عبد الله بن محمود مجدد الدين الموصلي، ص ۱۸۰

Marfat.com

۲۸...... اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب

علامہ جمال الدین خزرجی منبجی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۶ھ) کی تصنیف ہے، مصنف فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ان کے پاس قرآن وسنت سے دلائل نہیں ہیں، یہ قیاس کو ترجیح دیتے ہیں، موصوف نے مشہور اختلافی مسائل میں قرآن وسنت سے دلائل نقل کئے ہیں، ان کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے مسئلہ نقل کرتے ہیں پھر اس پر پہلے قرآن سے پھر باحوالہ احادیث سے روایات نقل کرتے ہیں، اس میں مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات کا ایک بڑا ذخیرہ ہے، جن روایات یا رُوات پر نقد وجرح ہو تو اس کے جوابات بھی نقل کرتے ہیں، اگر امام صاحب سے متعدد اقوال نقل ہوں تو ہر قول کے دلائل الگ الگ ذکر کرتے ہیں، نبیذ تمر اور مَسِ ذکر کے مسئلے میں ذکر کردہ دلائل، وجہ ترجیحات قابلِ دید ہیں، یہ کتاب ان لوگوں کے لئے دندان شکن جواب ہے جو یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ ان کے پاس احادیث نہیں ہیں، موصوف نے ہر مسئلے میں اس قدر روایات وآثار ذکر کئے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے، اس کتاب کے مطالعے سے علم حدیث میں آپ کے مقام ومرتبہ، وسعتِ مطالعہ اور رجال میں دسترس کا اندازہ ہوتا ہے، اہل علم کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے، اگر اس کتاب کا اردو میں ترجمہ تعلیق وتخریج سے کیا جائے تو یہ ایک مفید کاوش ہوگی، نیز اس میں ذکر کردہ دلائل کو ہدایہ کے ساتھ اگر حاشیہ میں شائع کیا جائے تو دُگنا فائدہ ہوگا۔ یہ کتاب محمد فضل عبدالعزیز مراد کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ۱۴۱۴ھ میں دارالعلم دمشق سے شائع ہوئی ہے۔

۲۹...... مجمع البحرین

یہ علامہ ابن ساعاتی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۴ھ) کا مشہور متن ہے، اس میں آپ نے قدوری اور ''منظومة الخلافیات'' کے مسائل کو جمع کیا ہے، اس لئے نام ''مجمع

Marfat.com

البحرین'' رکھا، ''منظومة الخلافیات'' صاحبِ عقائد نسفیہ علامہ نجم الدین عمر بن محمد نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۷ھ) کی کتاب ہے، اس منظومہ کی مفصل شرح صاحبِ کنز علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) نے ''المستصفی'' کے نام سے لکھی، پھر اس کا اختصار ''المصفی'' کے نام سے کیا۔ ''مجمع البحرین'' میں چونکہ قدوری کے سب مسائل آگئے ہیں اس لئے متاخرین حنفیہ نے متونِ اربعہ (کنز، وقایہ، مختار، مجمع البحرین) میں قدوری کے بجائے مجمع کو شامل کیا ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نے ''قدوری'' کو بنیاد بنا کر یہ متن لکھا، اس متن سے مصنف ۶۹۰ھ میں فارغ ہوئے، پھر خود اس کی شرح دو جلدوں میں لکھی۔ انہوں نے ایک کتاب اصول فقہ میں لکھی ''بدیع النظام الجامع بین کتابی البزدوی والإحکام'' اس کتاب میں انہوں نے علامہ فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۲ھ) کی ''أصول البزدوی'' اور علامہ آمدی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۱ھ) کی ''الإحکام فی أصول الأحکام'' کے مباحث کو فصلوں کی ترتیب پر جمع کیا ہے، ان دونوں کتابوں کے متعلق علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قد طالعت البدیع والمجمع وهما کتابان فی غایة اللطف واللطافة. (۱)

مصنف رحمہ اللہ کی اس شرح کا مخطوطہ دار الکتب العربیہ رقم ۴۸۳ کے تحت محفوظ ہے۔ اب اس مخطوطے کے عبادات کے حصے پر دکتور صالح بن عبداللہ حیدان نے تحقیق و تعلیق کر کے جامع امام محمد بن سعود اسلامیہ سے ۱۴۱۵ھ میں دکتورہ کیا ہے۔ معاملات کے حصے پر شیخ خالد بن عبداللہ نے تحقیق و تعلیق کر کے اسی جامعہ امام محمد بن سعود سے ۱۴۱۷ھ میں دکتورہ کیا ہے۔

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے بھی اس کتاب کی شرح ''المتجمع

(۱) الفوائد البهية: ترجمة: أحمد بن علی بن ثعلب الساعاتی، ص ۵۱

Marfat.com

فی شرح المجمع ''کے نام سے لکھی، یہ کتاب پہلے مطبوعہ نہیں تھی، اب اس کتاب کے عبادات کے حصے پر شیخ محمد بن حسین عبیری رحمہ اللہ نے اور معاملات کے حصے پر شیخ محمد بن عبد اللہ بن محمد بشر نے تحقیق و تعلیق کر کے جامعہ امام محمد بن سعود اسلامیہ سے ۱۴۱۶ھ میں دکتورہ کی ڈگری حاصل کی ہے۔

۳۰...... منية المصلى

یہ علامہ سدید الدین کاشغری رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۵ھ) کی تصنیف ہے، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وهو كتاب معروف متداول بين الحنفية. ⓫

مصنف نے متقدمین کی کتب سے صرف اُن مسائل کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق طہارت اور نماز سے ہے اور وہ کثیر الوقوع ہیں۔ موصوف کو جو بھی مسئلہ ملا انہوں نے اِس کتاب میں جمع کیا، اس وجہ سے یہ کتاب حسنِ ترتیب کے وصف سے عاری ہے۔

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اس کتاب کی متعدد شروحات کا تذکرہ کیا ہے، اس کتاب کی معروف شروحات دو ہیں:

۱......''حلية المجلّى شرح منية المصلّى ''علامہ ابن امیر الحاج رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ)

۲......اس کتاب کی دوسری شرح علامہ ابراہیم بن محمد حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۶ھ) کی کتاب ''غنية المستملى شرح منية المصلى ''ہے، جو ''الحلبى الكبيرى ''کے نام سے مشہور ہے۔

۳۱...... كنز الدقائق

یہ متن علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) کا ہے۔ مصنف

⓫ كشف الظنون: منية المصلى، ۲/ ۱۸۸۶

Marfat.com

کی تصنیفات میں تفسیر میں ''مدارک التنزیل المعروف تفسیر المدارک'' اصولِ فقہ میں ''منار الأنوار ''اس کی شرح ملا جیون رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۰ھ) نے ''نور الأنوار'' کے نام سے لکھی، فقہ میں ''کنز الدقائق'' ہے۔ یہ متن اپنی جامعیت، ترتیب وتہذیب اور حسن اختصار کی وجہ سے یوم تصنیف سے لے کر اب تک اہل علم کے درمیان معروف ہے۔

یہ متن مکتبہ مجیدی کانپور سے ۱۳۲۰ھ میں طبع ہوا، پھر یہ متن ہندوستان میں علامہ محمد احسن نانوتوی رحمہ اللہ کے حواشی کے ساتھ ۱۳۲۸ھ میں طبع ہوا۔ کئی اہلِ علم نے اس کتاب پر حواشی اور شروحات لکھیں، چند شروحات مندرجہ ذیل ہیں:

۱......''تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق'' علامہ فخر الدین عثمان بن علی زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ھ)

۲......''الفتح المعین علی شرح الکنز لملا مسکین ''معین الدین محمد بن عبد اللہ المعروف ملا مسکین رحمہ اللہ (متوفی ۸۱۱ھ)

۳......''رمز الحقائق فی شرح کنز الدقائق'' شرح علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ)

۴......''البحر الرائق شرح کنز الدقائق'' علامہ زین الدین بن ابراہیم المعروف ابن نجیم رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) اِن چاروں شروحات کا تعارف ان شاء اللہ آگے آرہا ہے۔

۵......''کشف الحقائق فی شرح کنز الدقائق'' علامہ عبد الحکیم افغانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۶ھ) یہ مکتبہ موسوعات مصر سے ۱۳۲۲ھ میں دو (۲) جلدوں میں طبع ہے۔ کراچی میں ادارۃ القرآن سے تین (۳) جلدوں میں طبع ہے۔

۶......''متخلص الحقائق فی شرح کنز الدقائق'' مولانا ولی محمد قندھاری مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے ایک جلد میں طبع ہے۔

Marfat.com

۷...... ''توفیق الرحمن بشرح کنز دقائق البیان '' شیخ مصطفیٰ بن محمد بن یونس طائی یہ شرح مکتبہ ازہریہ مصر سے ۱۳۰۸ھ میں چھپی ہے۔

۳۲...... تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق

علامہ فخر الدین عثمان بن علی زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ھ) اس شرح میں متن کے الفاظ کو حل کیا گیا ہے، غریب الفاظ کی وضاحت، صورتِ مسئلہ، مسئلہ کی توضیح، ائمہ احناف کی تشریحات، ائمہ مذہب اور ائمہ ثلاثہ کے مذاہب، قرآن وسنت، اجماع اور قیاس سے مستحکم دلائل، دلائل میں احادیث اور آثار کا کثرت سے تذکرہ، حدیث پر صحت وضعف کا حکم، رواۃ پر جرحاً وتعدیلاً گفتگو، راجح قول کی نشاندہی، مسائل سے متعلق دیگر تفریعات کا ذکر، اس شرح کی اہم خصوصیت، اثباتِ مسائل اور دلائل میں احادیث وآثار کا ایک بڑا ذخیرہ اس میں موجود ہے۔

یہ شرح مکتبۃ الکبری امیریہ سے ۱۳۱۳ھ میں چھ جلدوں میں طبع ہے۔ اس شرح پر علامہ شہاب الدین احمد بن محمد شلبی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۲۱ھ) نے نہایت مفید حاشیہ لکھا ہے، جو اصل کتاب کے ساتھ مطبوعہ ہے۔

۳۳...... شرح الوقایۃ

یہ متن علامہ تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ احمد بن عبید اللہ رحمہ اللہ کا ہے، یہ متن قدوری اور ہدایہ کو سامنے رکھ کر لکھا گیا ہے، مصنف رحمہ اللہ نے یہ متن اپنے پوتے علامہ صدر الشریعہ اصغر عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۷ھ) کے حفظ کے لئے لکھا، پھر علامہ عبید اللہ بن مسعود جن کے لئے یہ متن لکھا گیا تھا انہوں نے اس متن کی شرح لکھی، جسے ''شرح الوقایۃ '' کہا جاتا ہے، آپ نے اختصار کر کے ایک متن ''النقایۃ'' کے نام سے لکھا، اس متن کی شرح ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے ''فتح باب العنایۃ

Marfat.com

بشرح النقاية'' کے نام سے تین جلدوں میں لکھی، یہ شرح شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کے حواشی وتعلیقات کے ساتھ مطبوعات الاسلامیہ حلب سے طبع ہے۔ اس شرح میں احادیث وآثار کا وافر مقدار میں ذخیرہ موجود ہے، یہ ان لوگوں کے لئے دندانِ شکن جواب ہے جو کہتے ہیں احناف کے پاس احادیث وآثار نہیں ہیں۔

''شرح الوقاية'' کی سب سے عمدہ، جامع اور مدلل شرح علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) کی ''السعاية في كشف ما في شرح الوقاية'' ہے، یہ شرح مکتبہ سہیل اکیڈمی لاہور سے چھپی ہے۔ (اِس شرح کا تعارف ان شاءاللہ آگے آرہا ہے۔)

۳۴...... أنفع الوسائل إلى تحرير المسائل

علامہ نجم الدین ابراہیم بن علی بغدادی المعروف علامہ طَرطوسی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۸ھ) آپ آٹھویں صدی کے مشہور حنفی عالم ہیں، کل عمر ۳۸ سال تھی، آپ کی یہ تصنیف ''فتاوی طرطوسیہ'' کے نام سے معروف ہے۔ ''البحر الرائق، النهر الفائق، رد المحتار'' میں جابجا اِس کے حوالے ملتے ہیں۔ اس کتاب کا مطبوعہ نسخہ مجھے نہیں ملا۔

۳۵...... نصب الراية لأحاديث الهداية

علامہ جمال الدین ابومحمد عبداللہ بن یوسف زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) کی تصنیفات میں دو کتابیں معروف ہیں:

۱......نصب الراية ۲...... تخريج أحاديث الكشاف

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے ان دو کتابوں کی تلخیص کی ہے ''نصب الراية'' کی ''الدراية في تخريج أحاديث الهداية'' کے نام سے اور ''تخريج أحاديث الكشاف'' کی ''الكاف الشاف في تحرير أحاديث الكشاف'' کے نام سے۔ علامہ زیلعی رحمہ اللہ اپنے دور کے ایک عظیم نقاد محدث تھے، مزاج میں اعتدال تھا،

Marfat.com

آپ نے ہدایہ میں موجود احادیث وآثار کی تخریج کی، یہ احادیثِ احکام کا ایک عظیم ذخیرہ ہے، اس میں روایت کی سند، طرق اور علل پر بحث، متابع اور شواہد کا ذکر، رُوات پر جرحاً وتعدیلاً گفتگو، احادیث ورُوات پر ائمہ محدثین کی آراء، غیر مستند روایات کی نشاندہی، فقہ الحدیث اور فوائد کا تذکرہ، اگر روایت بالمعنی ہو تو اصل الفاظ کی نشاندہی، ارسال، انقطاع، تدلیس، علل کی نشاندہی، ائمہ فقہاء کے مستدلات پر گفتگو، متعارض فیہ روایات میں تطبیق، اقوال کا اُن کے اصل قائلین کی طرف انتساب، اقوالِ صحابہ وتابعین کا جابجا تذکرہ، اس میں صرف فقہ حنفی کے مستدلات ہی نہیں بلکہ یہ احادیث کا انسائیکلوپیڈیا ہے، کوئی محدث اس سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ اہل علم حضرات احادیثِ احکام سے واقفیت کے لئے ان تین کتب تخریج کا مطالعہ کریں:

۱...... نصب الراية ۲...... التلخيص الحبير ۳...... إرواء الغليل

یاد رہے زیلعی نام کے ساتھ دو علماء مشہور ہیں:

۱......صاحبِ ''نصب الراية'' علامہ زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ)

۲......شارحِ کنز صاحبِ ''تبيين الحقائق'' علامہ فخر الدین زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ھ)

جو احادیث وآثار علامہ زیلعی اور حافظ ابن حجر رحمہما اللہ کو نہیں ملیں اُن کی تخریج علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے ''منية الألمعي فيما فات من تخريج أحاديث الهداية للزيلعي'' کے نام سے کی، یہ کتاب محقق العصر علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۱ھ) کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ مکتبۃ الخانجی قاہرہ سے ۱۳۶۹ھ میں طبع ہے۔

شیخ ثناء اللہ زاہدی رحمہ اللہ نے ''نصب الراية'' میں جن رواۃ کا تذکرہ آیا ہے انہیں حروفِ معجم کی ترتیب پر ''تحقيق الغاية بترتيب الرواة المترجم لهم في نصب

Marfat.com

الرواية ''میں ذکر کیا، یہ کتاب دار اہلِ حدیث کویت سے ۱۴۰۸ھ میں شائع ہوئی۔

اس طرح شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر بن محمد بن محمد حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۵ھ) نے ''تهذيب الأسماء الواقعة في الهداية والخلاصة'' کے نام سے کتاب لکھی، یہ کتاب دار الکتب العلمیہ سے ۱۴۱۹ھ میں چھپی ہے۔

۳۶...... الغرة المنيفة في تحقيق بعض المسائل الإمام أبي حنيفة

یہ امام عمر بن اسحاق بن احمد ہندی غزنوی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۳ھ) کی تصنیف ہے، امام فخر الدین سلطان رحمہ اللہ نے فارسی میں ''الطريقة البهائية'' کے نام سے کتاب لکھی، مصنف نے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا اور دلائل وجوابات کا تفصیلاً اس میں اضافہ کیا۔ اس کتاب میں اختلافی مسائل کا ذکر ہے خصوصاً وہ مسائل جن میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے درمیان اختلاف ہے، یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر ہے، اس میں تمام اختلافی مسائل کا ذکر نہیں ہے، بلکہ بعض معروف اختلافی مسائل کا ذکر ہے جیسا کہ کتاب کے نام سے واضح ہے۔ پہلا مسئلہ کسی پاک چیز سے بدن یا کپڑے سے نجاست زائل کرنا جائز ہے یا نہیں، جیسے سرکہ یا گلاب کا پانی، اس مسئلے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے چھ دلائل ذکر کیے ہیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ کے بھی چھ دلائل ذکر کیے ہیں، اور ہر دلیل کا جواب بھی ذکر کیا ہے۔ اسی طرح دوسرا مسئلہ وضو بغیر نیت کے جائز ہے یا نہیں؟ اس میں امام صاحب کے پانچ دلائل ذکر کیے ہیں، اور امام شافعی رحمہ اللہ کے بھی پانچ دلائل ذکر کیے ہیں، اور ہر دلیل کا جواب بھی دیا ہے، یہی اسلوب ہے کتاب کے آخر تک، اس کتاب میں احناف کے احادیث کے دلائل بکثرت موجود ہیں، ۱۹۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مؤسسة الكتاب الثقافیہ سے ۱۴۰۶ھ میں شائع ہوئی ہے۔

Marfat.com

۳۷...... العناية على الهداية

علامہ اکمل الدین محمد بن محمد بابرتی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۶ھ) علامہ بابرتی رحمہ اللہ کی اس شرح کے متعلق حاجی خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "وقد أحسن فيه وأجاد" یہ نہایت مفید شرح ہے، اس میں متوسط انداز میں کتاب کو حل کیا گیا ہے، ہر کتاب کی دوسری کتاب سے مناسبت، ہر کتاب کے شروع میں لغوی، اصطلاحی معنی، اُس کتاب کی اہمیت وضرورت، ائمہ ثلاثہ کی آراء، راجح مذہب کی نشاندہی، نہایت منقح ومہذب انداز میں جچے تلے الفاظ کے ساتھ مصنف کی مراد کی وضاحت کرتے ہیں، یہ شرح دس جلدوں میں دار الفکر سے چھپ چکی ہے۔

۳۸...... الفتاوى التاتارخانية

یہ علامہ عالم بن علاء انصاری دہلوی رحمہ اللہ (۷۸۶ھ) کا معروف فتاوی ہے، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس فتاوی کے متعلق فرماتے ہیں:

وهو كتاب عظيم في مجلدات جمع فيه مسائل المحيط البرهاني والذخيرة والخانية والظهيرية، وجعل الميم علامة للمحيط، وذكر اسم الباقي، وقدم بابا في ذكر العلم ثم رتب على أبواب الهداية. ❶

یہ عظیم الشان کتاب کئی جلدوں میں ہے، اس میں "المحيط البرهاني" "الذخيرة" "الخانية" (فتاوی قاضی خان) اور "الظهيرية" کے مسائل کو جمع کیا ہے، محیطِ برہانی سے لئے گئے مسائل کے آگے لفظ میم لکھا ہے بطورِ علامت کے، اور بقیہ کتابوں سے لئے گئے مسائل کے آگے اس کتاب کا نام لکھا ہے، اور علم کے باب کو سب سے پہلے ذکر کیا ہے، پھر بقیہ ابواب ہدایہ کی ترتیب پر لکھے ہیں۔

❶ كشف الظنون: باب التاء، التاتارخانية، ج ۱ ص ۲۶۸

Marfat.com

امیر تاتارخان دہلوی نے مصنف کو حکم دیا کہ وہ فقہ حنفی کی ایک جامع کتاب مرتب کریں اور اختلافی مسائل میں تمام اقوالِ مختلفہ نقل کریں اور ساتھ ہی اختلاف کرنے والے علماء وفقہاء کی تصریح کریں، چنانچہ امیر تاتارخان کے حکم کے بعد آپ نے یہ عظیم الشان کتاب مرتب کی، اس کا نام ''زاد المسافر في الفروع'' رکھا، لیکن چونکہ اس کتاب کی ترتیب وتسوید امیر تاتارخان دہلوی کے حکم سے ہوئی تھی اس لئے اس کی زیادہ شہرت فتاوی تاتارخانیہ کے نام سے ہوئی۔ اس کتاب کا آغاز انہوں نے علم سے متعلق مباحث سے کیا ہے اور اس میں سات (۷) فصلیں ذکر کی ہیں، اس کے بعد ''کتاب الطهارة'' کے تحت نو (۹) فصلیں قائم کی ہیں، اسی طرح دیگر کتب کے تحت بھی کئی فصلیں قائم کر کے بڑے مربوط انداز میں مسائل کو یکجا کیا ہے، عموماً جس کتاب سے مسئلہ ذکر کرتے ہیں اس کا ذکر مسئلے کے شروع یا آخر میں کر دیتے ہیں، یہ فتاوی پانچ جلدوں میں قدیمی کتب خانہ سے چھپے ہیں، لیکن یہ ناقص ہے، ہندوستان کے معروف عالم علامہ شبیر احمد قاسمی کی تحقیق وتعلیق اور تخریج کے ساتھ یہ مکمل نسخہ اب پچیس (۲۵) جلدوں میں چھپ چکا ہے، اس کے شروع میں ایک نہایت علمی مقدمہ ہے، مختلف نسخوں سے موازنہ کر کے نہایت عمدہ اعلام وترقیم، تعلیق وتخریج اور مآخذ ومراجع کی نشان دہی کے ساتھ ایک علمی کام سرانجام دیا ہے۔

۳۹...... الجوهرة النيرة على مختصر القدوري

امام ابوبکر بن علی حدادی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۰ھ) یہ شرح ''السراج الوهاج'' کا اختصار ہے، حلِ کتاب کے اعتبار سے یہ نہایت عمدہ شرح ہے۔ اس میں لغات، حلِ عبارت اور مسائل کی اختصار کے ساتھ عمدہ وضاحت ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نے کتاب کا تعارف مقدمے میں اِن الفاظ میں کیا ہے:

هذا شرح لمختصر القدوری جمعته بألفاظ مختصرة وعبارات ظاهرة تشمل على كثير من المعاني والمذاكرة أوضحته لذوى الأفهام القاصرة والهمم القاصرة وسميته الجوهرة النيرة. (مقدمة: ص ۱)

Marfat.com

موصوف رحمہ اللہ اس شرح میں ہر کتاب کے آغاز میں لغوی، اصطلاحی معنی بیان کرتے ہیں۔ مسائل کی عام فہم انداز میں توضیح کرتے ہیں، ائمہ مذاہب کے اقوال ذکر کرتے ہیں، قرآن وسنت سے دلائل ذکر کرتے ہیں اور عموماً راجح قول کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، فقہائے ثلاثہ اور دیگر فقہاء کے اقوال بہت کم ذکر کرتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے:

فهو كتاب مهم مفيد عند علماء المذهب الحنفي، لا يستغني عنه طالب علم.

دو جلدوں پر مشتمل یہ شرح ''المطبعة الخيرية'' سے ۱۳۲۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۴۰...... الفتح المعين على شرح الكنز لملا مسكين

یہ شرح معین الدین محمد بن عبد اللہ المعروف ملا مسکین رحمہ اللہ (متوفی بعد ۸۱۱ھ) کی ہے، یہ شرح ایچ ایم سعید کراچی سے تین جلدوں میں چھپی ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ ملا مسکین، علامہ قہستانی اور ان کی کتب کے متعلق نقل کرتے ہیں:

ومن الكتب الغريبة لملا مسكين شرح الكنز والقهستاني لعدم الاطلاع على حال مؤلفيهما.(1)

یعنی فتویٰ کے اعتبار سے ضعیف کتابوں میں ملا مسکین رحمہ اللہ کی کنز کی شرح ''فتح المعين'' اور علامہ قہستانی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۳ھ) کی ''جامع الرموز'' جو ''النقاية'' کی شرح ہے۔ ان دونوں مصنفین کے حالات کا علم نہیں ہے۔

۴۱...... الفتاوى البزازية

امام محمد بن محمد بن شہاب المعروف ابن بزاز کردری رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۷ھ) آپ اصول وفروع اور دیگر علوم دینیہ میں یکتائے روزگار تھے، زیادہ تر علم اپنے والد ماجد سے حاصل کیا، علامہ عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

(1) شرح عقود رسم المفتي: ص ۴۹

Marfat.com

كان من أفراد الدهر في الفروع والأصول.

ان کی مشہور کتابیں دو ہیں:

۱...... الفتاوی البزازية ۲...... مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں انہوں نے مختلف کتب سے فتاوی، واقعات اور دلیل کی روشنی میں جو مسائل راجح ہیں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ مفتی ابوالسعود رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ فقہ میں اہم اور زیادہ پیش آنے والے مسائل پر مشتمل کتاب کیوں نہیں تالیف فرماتے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ صاحب بزازیہ سے شرم کے باعث، کیونکہ ان کی کتاب کے ہوتے ہوئے میرے لئے مناسب نہیں ہے کہ میں اس فن میں کوئی کتاب تالیف کروں۔ ❶

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ اس فتاوی کے متعلق فرماتے ہیں:

طالعت الفتاوى البزازية فوجدته مشتملا على مسائل يحتاج إليها مما يعتمد عليها. ❷

یہ کتاب فتاوی عالمگیری کے حواشی میں آخری تین جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ کے نسخہ میں چھپی ہوئی ہے، اور دو جلدوں میں الگ سے قدیمی کتب خانہ سے بھی طبع ہے۔

۴۲...... فتاوى قارى الهداية

علامہ سراج الدین عمر بن اسحاق غزنوی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۹ھ) یہ علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) کے استاذ ہیں، یہ فتاوی دوسو اسی سوالات پر مشتمل ہے، جن کا تعلق مختلف ابواب سے ہے، البتہ زیادہ تر مسائل کا تعلق معاملات سے ہے، علامہ طحطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے "حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح" "کتاب الطہارت میں "باب المسح على الخفين" کے تحت اس فتوی کے حوالے سے مسئلہ

❶ كشف الظنون: البزازية في الفتاوى، ج ۱ ص ۲۴۲

❷ الفوائد البهية: ترجمة: محمد بن محمد بن شهاب، ص ۳۰۹

Marfat.com

ذکر کیا ہے۔ (ج ا ص ۱۳۶) باوجود تلاشِ بسیار کے مجھے یہ کتاب نہیں ملی۔

۴۳...... البناية فی شرح الهداية

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) علامہ عینی رحمہ اللہ کی تصنیفات میں معروف ''عمدة القاری شرح صحيح البخاری، نخب الأفكار فی تنقيح مبانی الأخيار، البناية فی شرح الهداية، رمز الحقائق شرح كنز الدقائق، شرح سنن أبی داود، منحة السلوک شرح تحفة الملوک'' ہیں۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقد طالعت عمدة القاری والبناية ورمز الحقائق ومنحة السلوک، كلها مفيدة جدا، وله بسط فی تخريج الأحاديث وكشف معانيها، وسعة نظر في الفنون كلها ولو لم يكن فيه رائحة التعصب المذهبی لكان أجود أجود. ❶

علامہ عینی رحمہ اللہ بنایہ کے آخر میں لکھتے ہیں کہ ۹۰ سال کی عمر کے قریب میری عمر ہے جب میں نے یہ کتاب تصنیف کی۔ ❷

وفات سے پانچ سال قبل یعنی ۸۵۰ھ میں آپ کی یہ تصنیف مکمل ہوئی، حلِ کتاب کے لحاظ سے ہدایہ کی شروحات میں یہ شرح سب سے ممتاز ہے، مصنف نے حلِ لغات، غریب الفاظ کی وضاحت، ہدایہ کی عبارت کی توضیح، ائمہ احناف کے مذاہب، دلائل اور ترجیح، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے راجح قول کی نشاندہی، ائمہ ثلاثہ کے مذاہب ودلائل، اُن کے دلائل کے جوابات، مذہبِ احناف کی ترجیح، احادیث کی تخریج، احادیثِ احکام کا تفصیلی تذکرہ، مرفوع، موقوف، مقطوع تینوں ذخیروں سے استفادہ، نہایت سہل عبارت کے ساتھ کتاب کی توضیح وتشریح کی ہے، یہ شرح ۱۴۲۰ھ میں تیرہ جلدوں میں دار الکتب

❶ الفوائد البهية: ترجمة: محمود بن أحمد بن موسى، ص ۳۴۰

❷ البناية: ج۱۳ ص ۵۴۵

Marfat.com

العلمیہ سے چھپ چکی ہے۔

۴۴...... رمز الحقائق فی شرح کنز الدقائق

یہ شرح علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) یہ شرح حلِ کتاب کے لحاظ سے مفید ہے، اس میں غریب الفاظ کی وضاحت، اختصار کے ساتھ مسائل کی توضیح، ائمہ احناف کے مذاہب اور مختصراً دلائل کا تذکرہ ہے۔ یہ شرح ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی سے دو جلدوں میں طبع ہے۔ یاد رہے کہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے اِس کتاب کو اُن کتب میں شمار کیا ہے جن سے فتویٰ دینا جائز نہیں ہے:

ومن الكتب الغريبة لملا مسكين شرح الكنز والقهستاني لعدم الاطلاع علي حال مؤلفيهما، أو لنقل الأقوال الضعيفة كصاحب القنية أو لاختصار كالدر المختار للحصكفي والنهر والعيني شرح الكنز.⓫

فتویٰ کے اعتبار سے ضعیف کتابیں یہ ہیں: ملا مسکین کی کنز کی شرح ''فتح المعین'' اور علامہ قہستانی کی (''جامع الرموز'' جو ''النقاية'' کی شرح ہے) کیونکہ ان دونوں مصنفین کے حالات کا علم نہیں۔ اور ''القنية'' کے مصنف کی کتابیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں ضعیف اقوال نقل کرتے ہیں۔ علامہ حصکفی کی ''الدر المختار'' علامہ عمر بن نجیم کی ''النهر الفائق'' اور علامہ عینی کی ''رمز الحقائق'' یہ تینوں کتابیں اختصار کی وجہ سے (مفتی بہ کتابوں میں شامل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔)

۴۵...... فتح القدير

علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) مصنف حدیث، فقہ، اصول فقہ اور علوم عربیت میں خوب دسترس رکھتے تھے، علامہ عبدالحی لکھنوی

⓫شرح عقود رسم المفتي: ص ۴۹

Marfat.com

رحمہ اللہ ان کا تذکرہ ان القابات کے ساتھ کرتے ہیں:

كان إماماً نظاراً فارساً في البحث فروعياً أصولياً محدثاً مفسراً حافظاً نحوياً كلامياً منطقياً جدلياً. ❶

آپ نے اس شرح کا آغاز ۸۲۹ھ میں کیا، مصنف نے نہایت بسط کے ساتھ محققانہ انداز میں یہ شرح لکھی، اس میں لغات کی وضاحت، الفاظ کی تشریح، عبارت کا حل، احادیث کی تخریج، رُواۃ پر نقد و جرح، الفاظِ حدیث کی وضاحت، احادیث کے دیگر طرق ومتابع کا ذکر، اگر روایت بالمعنی ہے تو اصل الفاظ کی نشاندہی، احادیثِ احکام کا تفصیلی ذکر، ائمہ ثلاثہ کے مذاہب ودلائل، حنفی نقطہ نظر کی اعتدال کے ساتھ وضاحت، تسامحات کی نشاندہی، فروعی مسائل کا ذکر، دلائل عقلیہ ،نقلیہ کا تذکرہ، ہر کتاب کے شروع میں لغوی، اصطلاحی اورفنی معلومات، جابجا اصول فقہ اور علوم عربیت کے قواعد وفوائد کا تذکرہ، یہ شرح علوم ومعارف، تحقیق وتدقیق کا ایک گنجینہ ہے۔ مصنف جب ''كتاب الوكالة'' میں ''والعقد الذي يعقده الوكلاء على ضربين '' پر پہنچے تو آپ کا انتقال ہوگیا، پھر اس شرح کی تکمیل علامہ شمس الدین احمد بن قودر المعروف قاضی زادہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۸ھ) نے ''نتائج الأفكار في كشف الرموز والأسرار '' کے نام سے اس کا تکملہ لکھا، یہ کتاب اور تکملہ مصطفیٰ البابی حلبی سے ۱۳۸۹ھ میں دس جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

علامہ ابو الملیح محمد بن عثمان المعروف بن اقرب رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے ہدایہ کے صرف مسائل کو دلائل سے الگ کر کے اپنی کتاب ''الرعاية في تجريد مسائل الهداية'' میں جمع کیا۔

۴۶...... حلية المجلّى شرح منية المصلّى

علامہ ابن امیر الحاج رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) کی، یہ وہ ہیں جنہوں نے علامہ ابن

❶ الفوائد البهية: ترجمة: محمد بن عبد الواحد، ص ۲۹۷

Marfat.com

ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) کی کتاب ''التحریر'' کی تین جلدوں میں شرح ''التقریر والتحبیر'' کے نام سے لکھی ہے۔حلیہ کا معنی زیور، مجلّی دوڑ میں آگے رہنے والا گھوڑا، مصلّی دوسرے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔موصوف کی تالیفات میں ایک کتاب ''ذخیرۃ القصر فی تفسیر سورۃ العصر'' بھی ہے۔

۴۷...... لسان الحکام فی معرفۃ الأحکام

امام احمد بن محمد بن محمد المعروف ابن الشحنہ ثقفی حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۸۸۲ھ) مصنف اپنے دور کے نامور قاضی گزرے ہیں، انہوں نے اہم پیش آمدہ مسائل کو تیس فصلوں پر مرتب کیا ہے، اس میں آدابِ قضاء، دعاوٰی کی اقسام، وکالت، کفالت، حوالہ، اقرار، ودیعت، وقف، غصب، شفعہ، اکراہ، نکاح، بیوع، اجارہ، ہبہ، رہن، جنایت، دیت اور حدود وغیرہ سے متعلق مسائل کو سابقہ فقہی کتب سے باحوالہ ذکر کیا ہے۔قضاء سے متعلق شخص کے لئے خصوصاً اور اہلِ فتویٰ سے متعلق حضرات کے لئے عموماً اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے، یہ کتاب ۱۳۹۳ھ میں مصطفیٰ البابی حلبی قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔

۴۸...... درر الحکام شرح غرر الأحکام

علامہ محمد بن فراموز المعروف ملاخسرو رحمہ اللہ (متوفی ۸۸۵ھ) آپ کی تصنیفات میں معروف ''مرقاۃ الوصول فی علم الأصول'' ہے۔''درر الحکام'' یہ کتاب فقہ حنفی میں جلیل القدر اور عظیم النفع ہے، متن اور شرح دونوں کے مصنف ملاخسرو رحمہ اللہ ہیں، آپ نے اختصار کے ساتھ متن لکھا، اس متن کے متعلق مقدمے میں فرماتے ہیں ''ھو متن حاوٍ للفوائد وخاوٍ عن الزوائد'' اس میں نہایت حسنِ اسلوبی کے ساتھ احسن طریقے پر مسائل کو یکجا کیا ہے، موصوف نے سابقہ کتب سے استفادہ کر کے ایک جامع کتاب مرتب کی، اور جابجا ان کتب کے حوالے بھی دیئے ہیں، فقہی ابواب کے طرز پر تقریباً تمام اہم

Marfat.com

مسائل اس میں یکجا ہیں، مسائل کی توضیح میں ائمہ احناف کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں، اس کتاب پر علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے حاشیہ لکھا ہے جو اصل کتاب کے ساتھ حاشیہ میں چھپا ہوا ہے۔ سلیمان بن ولی الفروی رحمہ اللہ نے اس کتاب کے مسائل کو ۲۰۰۰۰ اشعار کی صورت میں ترتیب دیا ہے، یہ کتاب دو جلدوں میں دار احیاء الکتب العربیہ سے شائع ہوئی ہے۔

۴۹...... مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر

امام ابراہیم بن محمد حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۶ھ) نے مسائلِ فقہ پر ایک جامع کتاب مرتب کی، جس میں انہوں نے متونِ اربعہ "مختصر القدوری، المختار، کنز الدقائق" اور "الوقاية" کے مسائل کو جمع کیا، نیز "مجمع البحرين" سے اور "الهداية" سے بھی ضروری مسائل کا اضافہ کیا، اور اقاویلِ مختلفہ میں سے سب سے مقدم اس قول کو ذکر کیا جو زیادہ رائج تھا، اور اس بات کا اہتمام کیا کہ متون اربعہ کا کوئی مسئلہ رہ نہ جائے، انہوں نے اس کا نام "ملتقى الأبحر" (دریاؤں کا سنگم) رکھا، اس میں ائمہ ثلاثہ کے اقوال کا تذکرہ ہے لیکن دلائل کا ذکر نہیں ہے۔ اس کتاب کی جامعیت اور افادیت کے باعث کئی ایک اہلِ علم نے اس کی شرحیں لکھیں، البتہ اس کی معروف ومشہور شرح علامہ عبد الرحمٰن بن شیخ محمد بن سلیمان رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۷۸ھ) نے "مجمع الأنهر" کے نام سے لکھی، یہ شرح دار احیاء التراث العربی سے دو جلدوں میں چھپی ہوئی ہے۔ اس کتاب کی ایک شرح علامہ حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے "الدر المنتقى" کے نام سے لکھی ہے، اس کا مخطوطہ کتب خانہ دار العلوم دیوبند میں ہے۔

۵۰...... غنية المستملي شرح منية المصلي

یہ علامہ ابراہیم بن محمد حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۶ھ) کی تصنیف ہے، جو "الحلبي

Marfat.com

الکبیری ''کے نام سے مشہور ہے۔ فروعِ طہارت اور صلوۃ میں یہ کتاب حنفیہ کے نزدیک سند مانی جاتی ہے، اس میں ائمہ احناف کے اقوال بھی مختصر دلائل کے ساتھ مذکور ہیں، متقدمین کی کتب سے بحوالہ مسائل ذکر کرتے ہیں۔''فروع'' کے عنوان کے تحت دیگر مشابہ تفریعات بھی ذکر کرتے ہیں۔ ۵۳۶صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبہ نعمانیہ کانسی روڈ کوئٹہ سے طبع ہے۔ مصنف نے مبتدی طلبہ کے لئے اس کتاب کا اختصار ''مختصر غنیة المستملی ''کے نام سے کیا جو''الحلبی الصغیری ''کے نام سے معروف ہے۔

۵۱...... البحر الرائق شرح کنز الدقائق

علامہ زین الدین بن ابراہیم المعروف ابن نجیم رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) موصوف کی تصنیفات میں معروف''الأشباہ والنظائر، البحر الرائق، الرسائل الزینة (اس میں ۴۱رسائل ہیں) الفتاوی الزینة ''ہیں۔ کنز پر لکھی گئی شروحات میں یہ سب سے مفصل شرح ہے، مصنف نے شرح کے آغاز میں اپنے مراجع و مآخذ کا ذکر کیا ہے۔ ⑪

یہ شرح سابقہ تمام کتب کا خلاصہ ہے، نو سو سال کے عرصے میں جو معروف کتب فقہ حنفیہ میں تصنیف کی گئی ہیں اس میں اُن تمام سے استفادہ کیا گیا ہے، جابجا فقہی کتب کے حوالے سے مسائل، دلائل اور تفریعات کا ذکر کیا ہے، ظاہر الروایت اور راجح قول کی نشاندہی، جابجا احادیث و آثار کا بحوالہ تذکرہ، تسامحات کی نشاندہی، کثرتِ تفریعات میں یہ شرح صرف شروحاتِ کنز ہی نہیں بلکہ کتبِ فقہ حنفی میں ممتاز ہے۔

انہوں نے''الإجارة الفاسدة ''تک کتاب کی شرح لکھی، پھر اس شرح کا تکملہ علامہ محمد بن حسین بن علی طوری حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) نے لکھا۔ یہ شرح سب سے پہلے مکتبہ علمیہ سے ۱۳۱۱ھ میں چھپی، متداول نسخہ دار الکتاب الاسلامی کا ہے جو آٹھ جلدوں

⑪البحر الرائق: ج ۱ ص ۲

Marfat.com

پر مشتمل ہے۔ اس شرح پر علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے حاشیہ لکھا، جو "منحة الخالق على البحر الرائق" کے نام سے مطبوعہ ہے۔

مصنف صرف نقلِ مسائل پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ نقد و جرح بھی کرتے ہیں، مفتی بہ اقوال کی تعیین بھی کرتے ہیں، ہر کتاب اور باب کے شروع میں بطورِ تمہید وہ تمام فنی، لغوی اور فقہی مباحث نقل کر دیتے ہیں جو آنے والے مسائل کے سمجھنے میں ممد و معاون ہوں، یہ صرف شرح ہی نہیں بلکہ فقہی مسائل اور تفریعات کا ایک عظیم ذخیرہ ہے، ابتدائی پانچ جلدوں میں کتاب اور حاشیے کے مطالعہ کے دوران بہت سی مفید باتیں زیرِ مطالعہ آئیں، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے شائع شدہ نسخہ کے مطابق جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ اہل علم کے ذوق کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اشارۃً درج کیا جا رہا ہے:

۱...... اعتقادات، عبادات، معاملات، مزاجر، آداب ہر ایک کی پانچ پانچ قسمیں ہیں۔ (ج ا ص ۱۹)

۲...... جس شخص کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور چہرہ زخمی ہو تو بلا وضو و تیمم نماز پڑھے۔ (ج ا ص ۲۰۔ ۲۴۶۔ ۲۵۱۔ ۲۸۰)

۳...... لفظِ طہارت کے طاء کے حرکات کی تبدیلی کے ساتھ معنی کی تبدیلی۔ (ج ا ص ۲۱)

۴...... وضو اس امت کے خصائص میں سے ہے۔ (ج ا ص ۲۳، ۲۴)

۵...... فرض اور واجب کی تعریف اور ہر ایک کا حکم۔ (ج ا ص ۲۵)

۶...... اگر کسی کے ناخن اس قدر بڑے ہوں جو انگلیوں کے پوروں سے آگے بڑھ جائیں تو ان کے نیچے حصے کا دھونا ضروری ہے۔ (ج ا ص ۲۹)

۷...... وضو میں واجب نہ ہونے کی وجہ، نیز وضو کی اقسام۔ (ج ا ص ۳۴)

۸...... شعر کی تین قسمیں۔ (ج ا ص ۳۵)

۹...... سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کی تعریف۔ (ج ا ص ۳۶)

۱۰...... علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ کے تسامح کی نشاندہی۔ (ج ا ص ۴۱)

Marfat.com

۱۱......کن مواقع پر مسواک کرنا مستحب ہے؟ نیز ائمہ کا اختلاف اور ثمرہ اختلاف، مسواک کرنے کا طریقہ۔ (ج ا ص ۴۲)

۱۲......آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے متعلق روایات نقل کرنے والے صحابہ کی تعداد بائیس ہے۔ (ج ا ص ۴۴)

۱۳......ایک مجلس میں بار بار وضو کرنا مکروہ ہے۔ (ص ۴۸) نیز جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ (ج ا ص ۴۸)

۱۴......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی فعل پر مواظبت کرنا اگر علی سبیل العبادت ہو تو سنیت ثابت ہوگی اور اگر علی سبیل العادت ہو تو اس سے استحباب ثابت ہوگا۔ (ج ا ص ۵۶)

۱۵......جو دعائیں اعضائے وضو کے دھوتے وقت منقول ہیں بقول امام نووی رحمہ اللہ "لا أصل لها" (ج ا ص ۵۸)

۱۶......امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں عجوز کو چھونے سے وضو لازم ہونے پر ایک واقعہ۔ (ج ا ص ۱۱۱)

۱۷......چار مواقع پر غسل کرنا سنت ہے۔ (ج ا ص ۱۱۶) چھ مواقع پر غسل کرنا فرض ہے۔ (ج ا ص ۱۲۱) تیرہ مقامات پر غسل کرنا مستحب ہے۔ (ج ا ص ۱۲۱، ۱۲۲)

۱۸......مہمان کے سامنے جب کھانا آئے تو اس کے متعلق سوال درست نہیں ہے۔ (ج ا ص ۱۵۸)

۱۹......موت اہل سنت کے ہاں وجودی چیز ہے جبکہ معتزلہ کے ہاں عدمی چیز ہے، اس پر تفصیلی گفتگو۔ (ج ا ص ۱۹۴، ۱۹۵)

۲۰......کوفہ میں صحابہ کی تعداد (۱۵۰۰) تھی۔ (ج ا ص ۲۱۲)

۲۱......مرد کے لئے عورت کا جھوٹا پانی پینا مکروہ ہے جبکہ محارم میں سے نہ ہو۔ (ج ا ص ۲۲۲)

Marfat.com

۲۲......لفظِ کراہت اگر مطلق آئے تو اس سے مراد مکروہ تحریمی ہوتا ہے۔ (ج ا ص ۲۲۹)

۲۳......صاحب ''غایۃ البیان'' کا تسامح اور مسئلہ کی وضاحت۔ (ج ا ص ۲۳۱)

۲۴......چھ چیزیں نسیان پیدا کرتی ہیں۔ (ج ا ص ۲۳۲)

۲۵......تیمّم صرف اِس امت کے لئے مشروع ہے۔ (ج ا ص ۲۴۲)

۲۶......اگر سفر میں جنبی، میت اور وہ حائضہ عورت ہو جو حیض سے پاک ہوچکی ہو اور پانی صرف ایک آدمی کے استعمال کے لئے کافی ہو تو پھر کون پانی استعمال کرے۔ (ج ا ص ۲۵۰)

۱۷......بغیر وضو کے جان بوجھ کر نماز پڑھنا کفر ہے۔ (ج ا ص ۲۵۱)

۲۸......ایک ہی جگہ سے دو آدمیوں کا تیمّم کرنا درست ہے۔ (ج ا ص ۲۵۷) نیز تیمّم پر تیمّم کرنا مکروہ ہے۔ (ج ا ص ۲۶۱)

۲۹......اگر تیمّم غیر کی تعلیم کے لئے ہو تو اس تیمّم سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ (ج ا ص ۲۶۲)

۳۰......قاعدہ: کن عبادات کے کرنے سے کافر کو مسلمان سمجھا جائے گا۔ (ج ا ص ۲۶۵)

۳۱......۲۵ مسائل میں نائم مستیقظ کی طرح ہے۔ (ج ا ص ۲۶۸)

۳۲......وہ سب سے پہلا واقعہ جس میں امام صاحب نے اپنے استاذ امام حماد کی مخالفت کی۔ (ج ا ص ۲۷۲)

۳۳......اگر سر میں درد ہو اور مسح کرنے کی بالکل طاقت نہ ہو تو مسح کا حکم ساقط ہو جائے گا۔ (ج ا ص ۲۸۶)

۳۴......مسح علی الجبیرہ اور مسح علی الخفین میں پندرہ فرق ہیں۔ (ج ا ص ۳۲۸)

۳۵......ہارون رشید اور اس کی اہلیہ کا واقعہ۔ (ج ا ص ۳۳۰)

۳۶......دس دن کے بارے میں روایات موجود ہیں اگرچہ ضعیف ہیں، لیکن اکثر مدتِ حیض کے پندرہ دن کے بارے میں کوئی روایت نہیں ہے، نہ صحیح نہ ضعیف۔ (ج ا ص ۳۳۳)

Marfat.com

۳۷......اگر ایک مسئلہ میں کئی وجوہ تکفیر کی ہوں صرف ایک وجہ نہ ہو تو مفتی کو اُسی طرف مائل ہونا چاہئے۔(ج ا ص ۳۴۳)

۳۸......اگر حائضہ عورت معلمہ ہو تو بچوں کو پڑھاتے وقت کلمات کو کاٹ کاٹ کر پڑھے۔(ج ا ص ۳۴۸)

۳۹......حالتِ حدث میں اگر کندھے پر رومال ہو تو اس سے مصحف پکڑنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز کتب تفسیر وفقہ کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا، نیز امام سرخسی رحمہ اللہ کا ایک رات میں سترہ دفعہ وضو کرنا۔(ج ا ص ۳۵۰)

۴۰......دینی کتابوں کو کس ترتیب سے رکھا جائے، نیز اگر قرآن کے اوراق پلٹ رہے ہوں تو لکڑی یا اس کے علاوہ کوئی چیز اُس پر رکھنا جائز ہے۔(ج ا ص ۳۵۱) نیز قلم کے بُرادہ کا بھی احترام کرنا چاہئے۔

۴۱......شہید کا خون جب تک جسم کے ساتھ ہو تو پاک ہے۔(ج ا ص ۳۹۸)

۴۲......اس زمانے میں نماز پڑھنے کے بعد مصلی اٹھالینا بہتر ہے۔(ج ا ص ۴۰۱)

۴۳......صرف خروج ریح کی وجہ سے استنجاء کرنا بدعت ہے۔(ج ا ص ۴۱۶)

۴۴......استنجاء کی پانچ اقسام۔(ج ا ص ۴۱۷)

۴۵......اکثر محققین علماء کے ہاں لفظ ''کـــان'' استمرار اور دوام کے لئے آتا ہے۔(ج ا ص ۴۱۷)

۴۶......تیرہ چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔(ج ا ص ۴۲۱)

۴۷......پانچ نمازوں کی فرضیت کب ہوئی؟ کس تاریخ کو ہوئی؟(ج ا ص ۴۲۴)

۴۸......نائم کو اول وقت میں بیدار نہ کریں مگر یہ کہ وقت تنگ ہو۔(ج ا ص ۴۲۵)

۴۹......شفق سے سفیدی مراد لینا یہ اکثر صحابہ کا مسلک ہے اور اسی پر فتوی ہے۔(ج ا ص ۴۲۷)

Marfat.com

۵۰...... وتر پڑھنے کے بعد تہجد پڑھنے میں کراہت نہیں ہے۔ (ج اص ۴۳۱)

۵۱......امام، مؤذن اور مفتی کے لئے اجرت لینا جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے، نیز امام رازی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ لکھا ہے۔ (ج اص ۴۴۳)

۵۲......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مؤذن تھے۔ (ج اص ۴۴۵)

۵۳......کن مواقع پر سلام کا جواب نہ دینا بھی جائز ہے۔ (ج اص ۴۴۹)

۵۴......تکرارِ جماعت مکروہ ہے اور کراہت پر دلیل، نیز اذان کا جواب دینا کس پر واجب ہے؟ (ج اص ۴۵۱)

۵۵......آٹھ مواقع پر اذان کا جواب نہ دینا جائز ہے، نیز سلف کے ہاں اذان کا احترام۔ (ج اص ۴۵۲)

۵۶......دوران اذان اگر کھانسی آجائے تو وقفہ قلیلہ کی صورت میں اعادہ نہیں ہوگا۔ (ج اص ۴۵۹)

۵۷......اذان اور اقامت اہل مسجد کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے۔ (ج اص ۴۶۲)

۵۸......اگر نجس جگہ پر نعلین بچھا کر اس پر کھڑے ہوکر نماز پڑھی تو جائز ہے۔ (ج اص ۴۶۶)

۵۹......تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے: ازار، قمیص اور عمامہ۔ (ج اص ۴۶۸)

۶۰......ذکر مقطوع اور زیر ناف کٹے ہوئے بالوں کا دیکھنا جائز نہیں ہے۔ (ج اص ۴۷۱)

۶۱......نماز کے لئے نیت کرنا۔ (ج اص ۴۸۰)

۶۲......علماء کا اجماع ہے کہ اگر کسی نے دل میں نیت کی اور زبان سے تکلم نہیں کیا تو نماز جائز ہے۔ (ج اص ۴۸۳)

۶۳......عمداً اگر غیر جہت قبلہ کی طرف رخ کرے تو کافر نہیں ہوگا بخلاف اگر عمداً بغیر طہارت کے نماز پڑھے۔ (ج اص ۴۹۷)

Marfat.com

۶۴......خروج بصنع المصلی فرض ہے یا نہیں؟ نیز یہ قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے یا نہیں؟۔(ج اص ۵۱۴)

۶۵......سورہ فاتحہ نوافل اور وتر کی تمام رکعتوں اور فرائض کی پہلی دو رکعتوں میں واجب ہے، جبکہ آخری دو رکعتوں میں سنت ہے۔(ج اص ۵۱۶)

۶۶......خروج من الصلاۃ کے لئے لفظ ''السلام'' کافی ہے نہ کہ ''علیکم'' (ج اص ۵۲۵)

۶۷......دعائے قنوت خاص الفاظ کے ساتھ مختص نہیں ہے اس کے علاوہ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔(ج اص ۵۲۶)

۶۸......اگر طالب علم استاذ کے سامنے کلام کا افتتاح کرے تو تعوذ نہ پڑھے۔ (ج اص ۵۴۴)

۶۹......لفظ ''اللہ'' کے ہمزہ کو مدّ کے ساتھ پڑھنے میں نماز فاسد ہوگی اور ایسے شخص کے بارے میں کفر کا اندیشہ ہے۔(ج اص ۵۴۹)

۷۰......مرد اور عورت کی نماز میں دس طرح کا فرق ہے۔(ج اص ۵۶۱)

۷۱......ایک نماز میں دس مرتبہ تشہد پڑھنے کی صورت۔(ج اص ۵۷۱)

۷۲......''کما صلیت علی ابراھیم'' میں تشبیہ پر وارد اعتراض کے پانچ جوابات۔(ج اص ۵۷۴)

۷۳......کافر کے لئے مغفرت کی دعا کرنا کفر ہے، بقول علامہ قرافی مالکی رحمہ اللہ کے۔(ج اص ۵۷۶)

۷۴......انبیاء علیہم السلام سب سے افضل ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سب سے افضل ہیں۔(ج اص ۵۸۳)

۷۵......اگر امام نفل نماز وغیرہ پڑھنا چاہے تو اپنی جگہ سے ذرا ہٹ کر پڑھے۔ (ج اص ۵۸۵)

Marfat.com

۷۶......حفظ ''قدر ما تجوز به الصلاة'' فرض عین ہے، مکمل قرآن حفظ کرنا فرض کفایہ ہے، سورہ فاتحہ کا یاد کرنا واجب ہے۔ (ج اص ۵۹۲)

۷۷......قراءۃ فی الصلاۃ کی پانچ صورتیں ہیں، فرض، واجب، سنت، مستحب اور مکروہ۔ (ج اص ۵۹۵)

۷۸......امامت کی شرائط۔ (ج اص ۶۰۲)

۷۹......نفل نماز جماعت کے ساتھ علی سبیل التداعی مکروہ ہے۔ (ج اص ۶۰۴)

۸۰......جماعت کی نماز چھوڑنے کے بیس اعذار ہیں۔ (ج اص ۶۰۶)

۸۱......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کفر ہے۔ (ج اص ۶۱۱)

۸۲......خوارج کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ (ج اص ۶۱۲)

۸۳......رؤیت اور عذابِ قبر کا انکار کفر ہے۔ (ج اص ۶۱۲)

۸۴......اگر کوئی شخص صف اول میں ہو اور کوئی بڑی عمر کا یا صاحب علم شخص آجائے تو اس کو چاہئے کہ پیچھے ہٹ جائے۔ (ج اص ۶۱۹)

۸۵......اگر عورت مردوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئی تو ایک صورت میں سب کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور ایک صورت میں تین آدمیوں کی نماز اور ایک صورت میں اس کی اپنی نماز۔ (ج اص ۶۲۵)

۸۶......شوہر کے لئے جائز ہے کہ عورت کو سات مواقع پر خروج کی اجازت دے۔ (ج اص ۶۲۸)

۸۷...... اگر نماز میں حدث ہو جائے تو بناء کرنے کے لئے بارہ شرائط ہیں۔ (ج اص ۶۴۳ تا ۶۴۶)

۸۸......کن مواقع پر سلام کا جواب نہ دینا جائز ہے؟ نظم کی صورت میں ان کو جمع کیا ہے۔ (ج ۲ ص ۱۶)

Marfat.com

۸۹......اگر امام صاحب سے کوئی قول منقول نہ ہو تو الی یوم القیامہ اس میں اضطراب ہوگا۔(ج ۲ ص ۲۴)

۹۰......نمازی کے سامنے سے گزرنے میں کراہت تحریمی ہے تنزیہی نہیں ہے۔(ج ۲ ص ۲۶)

۹۱......اگر ایک فعل سنت اور بدعت میں دائر ہو تو ترکِ بدعت راجح ہے فعلِ سنت پر۔(ج ۲ ص ۳۵)

۹۲......جمائی کو دور کرنے کا مجرب طریقہ۔(ج ۲ ص ۴۵)

۹۳......تسبیح ہاتھ میں لے کر ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، نیز صلاۃ التسبیح کی نماز کا طریقہ۔(ج ۲ ص ۵۲)

۹۴......سانپ کے قتل کرنے میں احتیاط کرنی چاہئے اس پر اپنے بڑے بھائی کا واقعہ بھی نقل کیا ہے۔(ج ۲ ص ۵۳)

۹۵......فرائض میں سورتوں کو ترتیب سے پڑھنا چاہئے اور نوافل میں اختیار ہے۔(ج ۲ ص ۵۷)

۹۶......قبلہ، مصحف اور کتبِ فقہ کی طرف پاؤں کرنا مکروہ ہے۔(ج ۲ ص ۵۹)

۹۷......مساجد میں مراتب کے لحاظ سے ترتیب۔(ج ۲ ص ۶۲)

۹۸......مسجد میں سونا اور تعزیت کے لئے بیٹھنے کا حکم نیز تدریس اور فتوی مسجد میں دینا جائز ہے۔(ج ۲ ص ۶۳)

۹۹......امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور یوسف بن خالد کا واقعہ (ج ۲ ص ۶۷)

۱۰۰......حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی شہر والے مسواک کی سنیت کا انکار کریں تو ہم اُن سے لڑیں گے۔(ج ۲ ص ۶۸)

۱۰۱......دعا کی چار قسمیں ہیں۔(ج ۲ ص ۷۸)

Marfat.com

۱۰۲......وہ چھ مسائل جو امام محمد نے امام ابو یوسف سے سنے تھے لیکن امام ابو یوسف ان کو بھول گئے تھے۔(ج۲ص۱۰۷)

۱۰۳......جماعت کی نماز ہمارے ہاں واجب یا واجب کے حکم میں ہے۔(ج۲ص۱۲۶)

۱۰۴......امام کے لئے اسی جگہ جہاں فرض نماز پڑھی بقیہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (ج۲ص۱۳۱)

۱۰۵......ظہر کی اگر چار سنتیں رہ جائیں تو پہلے دو سنتیں پڑھے پھر چار پڑھے۔ (ج۲ص۱۳۲)

۱۰۶......نماز کو عذر کی بناء پر اپنے وقت سے مؤخر کرنا جائز ہے اُن اعذار کا ذکر۔ (ج۲ص۱۴۰)

۱۰۷......صاحب "فتح القدیر" کی تعریف اور اپنا طریقہ اس کتاب میں۔(ج۲ص۱۴۱)

۱۰۸......اگر کوئی واجب چھوٹ جائے یا مکروہ تحریمی کا ارتکاب کرے تو اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔(ج۲ص۱۴۲)

۱۰۹......امام محمد اور امام کسائی رحمہما اللہ کے مابین عمدہ واقعہ۔(ج۲ص۱۶۴)

۱۱۰......ایک نماز میں دس مرتبہ تشہد پڑھنے کی صورت۔(ج۲ص۱۷۵)

۱۱۱......سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ۔(ج۲ص۲۲۳)

۱۱۲......جمعہ کے خطبہ میں دو چیزیں فرض ہیں، اور دس چیزیں سنت ہیں۔(ج۲ص۲۵۸)

۱۱۳......خطبہ کی آٹھ قسمیں ہیں۔(ج۲ص۲۶۱)

۱۱۴......"فقال أبو حنيفة رفع الصوت بالذكر بدعة"(ج۲ص۲۷۹)

۱۱۵......طلوع شمس کے وقت اگر عام آدمی نماز پڑھ رہا ہو تو بقول شمس الائمہ حلوانی اُسے نہ روکا جائے۔(ج۲ص۲۸۰)

۱۱۶......عید الاضحیٰ سے پہلے جمعہ میں خطیب کے لئے مناسب ہے کہ تکبیر تشریق اور دیگر

Marfat.com

مسائل عوام کو بتلائے۔(ج ۲ص ۲۸۵)

۱۱۷......عید الاضحیٰ کے ایام میں مرغی ذبح کرنا قربانی کرنے والوں کے ساتھ مشابہت کرتے ہوئے مکروہ ہے۔(ج ۲ص ۲۸۶)

۱۱۸......استاذ کے لئے مناسب ہے کہ اپنے ذہین فطین شاگرد کو مقدم کرے لوگوں کے سامنے، اس کی تعظیم کرے تاکہ عوام بھی اس کی تعظیم کریں۔(ج ۲ص ۲۹۰)

۱۱۹......جو شخص مرض الموت میں ہو تو اس وقت دس کام کئے جائیں، نیز اکثر علماء کے ہاں روح کا تعلق جسم کے ساتھ ہوتا ہے۔(ج ۲ص ۳۰۰)

۱۲۰......جنازے کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(ج ۲ص ۳۳۶)

۱۲۱......مستحب یہ ہے کہ جہاں انتقال ہو وہیں دفن کیا جائے ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ لے جائیں۔(ج ۲ص ۳۴۲)

۱۲۲......جوان عورتوں کے لئے قبرستان جانا مکروہ ہے، نیز قراءت عند القبور جائز ہے۔ (ج ۲ص ۳۴۳)

۱۲۳......جو شخص والدین میں سے کسی کو قتل کرے یا بغاوت کرے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔(ج ۲ص ۳۵۰)

۱۲۴......زکوۃ اور نماز کا ذکر اکھٹے ۸۲ مقامات پر آیا ہے، نیز زکوۃ کی فرضیت پر علماء کا اجماع ہے۔(ج ۲ص ۳۵۲)

۱۲۵......اگر کسی نے مسکین کو دراہم دیئے اور اُن کا نام ہبہ رکھا لیکن نیت زکوۃ کی تھی تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔(ج ۲ص ۳۷۰)

۱۲۶......مقادیر زکوۃ کا ثبوت تواتر سے ہے، جس طرح قرآن اور تعداد رکعات کا ہے۔ (ج ۲ص ۳۹۳)

۱۲۷......طالب علم کے لئے زکوۃ لینا جائز ہے اگرچہ مالدار کیوں نہ ہو جب کہ اس نے

Marfat.com

اپنے آپ کو علم کے لئے فارغ کیا ہو۔ (ج ۲ص ۴۲۲)

۱۲۸......بنو ہاشم میں پانچ افراد داخل ہیں، نیز عقیل، جعفر، علی رضی اللہ عنہم کے درمیان عمروں کا تناسب۔ (ج ۲ص ۴۳۰)

۱۲۹......طالب علم کا خرچہ اس کے والد کے ذمے ہوگا اگرچہ وہ تندرست اور کمائی کے لائق ہو۔ (ج ۲ص ۴۳۷)

۱۳۰......صاحبِ قاموس کے تسامح کی نشاندہی۔ (ج ۲ص ۴۳۸)

۱۳۱......متاخرین علماء کے ہاں شوال کے چھ روزوں میں کوئی حرج نہیں ہے، نیز جو روزے لازم ہیں وہ تیرہ ہیں، ان میں سات میں تتابع شرط ہے اور چھ میں تتابع شرط نہیں ہے۔ (ج ۲ص ۴۵۱)

۱۳۲......زبان سے تلفظ کے ساتھ نیت کرنا بدعت ہے تمام عبادات میں۔ (ج ۲ ص ۵۶۳)

۱۳۳......ایک شخص نے مکہ کی طرف سفر کا ارادہ کیا تو امام صاحب نے وصیت کی کہ یہ دعا کرنا کہ اللہ مجھے مستجاب الدعوات بنائے۔ (ج ۲ص ۵۷۲)

۱۳۴......دورانِ طواف ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت نہیں ہے، نیز حجر اسود پر سجدہ کرنا مشاہیر سے ثابت نہیں ہے۔ (ج ۲ص ۵۷۲)

۱۳۵......کثرت سے طواف کرنا افضل ہے یا کثرت سے عمرے کرنا؟ (ج ۲ص ۵۸۷)

۱۳۶......اہل سنت والجماعت کے ہاں حج یا ہجرت کرنے سے کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟ اس سے مراد صرف تاخیر کا گناہ معاف ہوگا باقی نمازوں اور روزں کی قضاء لازم ہوگی، دین کی ادائیگی لازم ہوگی۔ (ج ۲ص ۵۹۴)

۱۳۷......اس کتاب میں اگر لفظ شارح آئے تو مراد علامہ زیلعی رحمہ اللہ ہوں گے۔ (ج ۲ص ۶۳۹)

Marfat.com

۱۳۸......صرف دو صورتیں ایسی ہیں جن میں بُدنہ واجب ہوتا ہے بقیہ تمام میں شاۃ واجب ہوتی ہے۔ (ج ۳ ص ۱۶)

۱۳۹......امام طحاوی رحمہ اللہ اور ائمہ ثلاثہ کے ہاں مونچھوں میں حلق بہتر ہے جبکہ متأخرین علماء کے ہاں کتروانا بہتر ہے۔ (ج ۳ ص ۱۸)

۱۴۰......عمرہ من الجعر انہ والے قول کا اعتبار نہیں، کذا فی فتح القدیر۔ (ج ۳ ص ۱۰۳)

۱۴۱......اہل سنت والجماعت کے ہاں نماز اور صدقہ کا ثواب زندہ اور مردہ دونوں کے لئے کرنا درست ہے۔ (ج ۳ ص ۱۰۵)

۱۴۲......عبادت کی تین قسمیں ہیں۔ (ج ۳ ص ۱۰۷)

۱۴۳......دم، کفارہ اور قضائے صلاۃ کو اخفاءً ادا کرنا چاہئے۔ (ج ۳ ص ۱۲۸)

۱۴۴......اشتغال بالنکاح افضل ہے تخلی لنوافل سے، اس پر چار دلائل نقل کئے۔ (ج ۳ ص ۱۴۳)

۱۴۵......جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں وہ کافر ہے۔ (ج ۳ ص ۱۵۵)

۱۴۶......اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو جماع کے لئے جگا رہا تھا یہاں تک کہ ہاتھ بیٹی پر شہوت کے ساتھ لگ گیا تو ماں حرام ہو جائے گی۔ (ج ۳ ص ۱۷۶)

۱۴۷......ائمہ اربعہ، جمہور مسلمین کے ہاں چار سے زائد نکاح جائز نہیں، روافض کے اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔ (ج ۳ ص ۱۸۶)

۱۴۸......تین چیزوں میں نسخ دو مرتبہ آیا ہے۔ (ج ۳ ص ۱۹۰)

۱۴۹......خاموش رہنا رضا مندی پر دلالت کرتا ہے اور یہ قول کے قائم مقام ہے بیس مقامات پر۔ (ج ۳ ص ۲۰۱)

Marfat.com

۱۵۰......اگر کوئی شخص امر بالمعروف میں مصروف ہو دوسرا اس کو فضولی کہے تو اس کے بارے میں کفر کا اندیشہ ہے۔(ج ۳ ص ۲۴۲)

۱۵۱......شوہر کا اپنی بیوی کی خدمت کرنا حرام ہے۔(ج ۳ ص ۲۷۶)

۱۵۲......ایک مسئلہ میں تین صورتیں، پھر آگے اس مسئلہ کی ۲۸۸ صورتیں بنتی ہیں۔ (ج ۳ ص ۲۸۲)

۱۵۳......تصرفاتِ فاسدہ دس ہیں۔(ج ۳ ص ۲۹۷)

۱۵۴......حقوقِ زوجین، مرد عورت کو حیض اور نفاس کے غسل پر مجبور کر سکتا ہے۔ (ج ۳ ص ۳۸۵)

۱۵۵......امام بخاری رحمہ اللہ کا وہ فتوی جس کی بنیاد پر انہیں بخارا سے نکالا گیا۔ (ج ۳ ص ۴۰۰)

۱۵۶......اگر عورت موذیہ یا تارک صلاۃ ہو تو اس کو طلاق دیدینا جائز ہے۔(ج ۳ ص ۴۱۴)

۱۵۷......اگر کسی کو طلاق دینے پر مجبور کیا گیا اور اس نے لکھ کر طلاق دی تو وہ واقع نہیں ہوگی۔(ج ۳ ص ۴۲۹)

۱۵۸......"قاعدة: الثابت بالعرف كالثابت بالنص"(ج ۳ ص ۳۰۶)

۱۵۹......شروط کی چار قسمیں ہیں شرعیہ، عقلیہ، عرفیہ، لغویہ۔(ج ۴ ص ۱۷)

۱۶۰......امام طحاوی رحمہ اللہ اپنی بیٹی کو املاء کروا رہے تھے اس دوران اُن کی بے جا ہنسی پر موت کی تمنا کی۔(ج ۴ ص ۵۷)

۱۶۱......اگر شوہر نے بیوی کو تین طلاقیں دی ہوں اس کے باوجود جماع کرنے لگے تو کیا بیوی اپنے شوہر کو قتل کر سکتی ہے یا نہیں؟(ج ۴ ص ۹۷)

۱۶۲......شمس الائمہ کی فضیلت کا واقعہ نیز علامہ سرخسی رحمہ اللہ کا مبسوط کو اپنے حافظہ سے املاء کروانا۔(ج ۴ ص ۲۳۷)

Marfat.com

۱۶۳......ایک پیچیدہ مسئلہ میں امام صاحب کی ذہانت کا عمدہ واقعہ۔(ج ۴ص ۲۳۷)

۱۶۴......فرقت کے بعد بچے کا زیادہ حق دار کون ہوگا۔(ج ۴ص ۲۸۲)

۱۶۵......کھانا پکانا اور دیگر گھریلو امور عورت پر دیانتاً واجب ہیں، اس پر حضرت فاطمہ اور علی رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال۔(ج ۴ص ۳۱۱)

۱۶۶......شوہر کے لئے جائز ہے کہ اپنی اہلیہ کو سات جگہ خروج کی اجازت دے۔ (ج ۴ص ۳۱۱)

۱۶۷......قرآن کی قسم کھانا یمین میں داخل ہوگا، نیز جو قدیم ہو محال ہے کہ وہ معدوم ہو۔ (ج ۴ص ۴۸۲)

۱۶۸......اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج کے دن پانچ نمازیں جماعت سے پڑھوں گا، بیوی سے جماع کروں گا اور غسل بھی نہیں کروں گا؟ اس مسئلے کا حل۔(ج ۴ص ۶۰۲)

۱۶۹......لواطت کی حرمت عقلاً، شرعاً اور طبعاً ہر طرح سے ثابت ہے۔(ج ۵ص ۲۸)

۱۷۰......اگر کسی شخص نے اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی اجنبی کو پایا آیا وہ قتل کرسکتا ہے یا نہیں؟ (ج ۵ص ۶۹)

۱۷۱......اصحابِ رسول تین موقعوں پر آواز بلند کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔(ج ۵ص ۱۲۸)

۱۷۲......مجاہد کے لئے ناخن نا کاٹنا اور مونچھیں بڑی رکھنا مندوب ہے۔(ج ۵ص ۱۲۹)

۱۷۳......قرآن کریم کی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔(ج ۵ص ۲۰۵)

۱۷۴...... شفاعت، رؤیت، عذابِ قبر، صحبتِ صدیق اور قذفِ عائشہ کفر ہے۔ (ج ۵ص ۲۳۴)

۱۷۵......وہ مرغا جس کو لڑایا جاتا ہے اس کی بیع مکروہ نہیں ہے۔(ج ۵ص ۲۴۰)

۱۷۶......لقطہ کے متعلق ایک حکایت۔(ج ۵ص ۲۵۵)

۱۷۷......بیع کی تیرہ قسموں کا ذکر۔(ج ۵ص ۴۳۸)

Marfat.com

۱۷۸......''أفضل الكسب بعد الجهاد التجارة ''نیز صحابہ کی تجارت کا ذکر۔(ج ۵ ص ۴۳۹)

۱۷۹......ایک عورت مشرق میں قید ہوجائے تو مغرب والوں پر بھی اس کی خلاصی ضروری ہے۔(ج ۵ ص ۱۲۳)

۱۸۰......رؤیت اور عذابِ قبر کا انکار کفر ہے۔(ج ۵ ص ۲۰۶)

۵۲...... تنویر الأبصار

یہ علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ تمرتاشی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۰۴ھ) کا معروف متن ہے، مصنف نے اس کی شرح ''منح الغفار'' کے نام سے لکھی تھی جواب تک مخطوطہ کی صورت میں ہے۔ علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے اس کی دو شرحیں لکھیں، ایک مبسوط شرح ''خزائن الأسرار وبدائع الأفكار'' کے نام سے، لیکن یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے، دوسری شرح ''الدر المختار شرح تنوير الأبصار'' کے نام سے لکھی۔ ''الدر المختار'' مرکب توصیفی ہے اس کا معنی ہے منتخب موتی، اس پر علامہ شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے ''رد المحتار'' کے نام سے حاشیہ لکھا ہے جو اہل علم کے درمیان مقبول ومتداول ہے، اس کو فتاوی شامی بھی کہتے ہیں، متن، شرح اور حاشیہ کے ساتھ اس کا مکمل نام یہ ہے ''رد المحتار على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار'' یعنی حیران کو پھیرنا منتخب موتی کی طرف جو آنکھوں کو روشن کرنے والا ہے، یعنی ایک شخص کا قیمتی موتی گم ہوگیا جو نورِ بصر ہے وہ اس کی تلاش میں حیران وپریشان ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس کی راہنمائی کی کہ دیکھو تمہارا مطلوب یہ ہے، پس ''ردالمحتار'' خاء کے ساتھ پڑھنا یا لکھنا غلط ہے، عام طور پر اس میں غلطی کی جاتی ہے۔ (۱)

(۱) آپ فتوی کیسے دیں: ص ۱۴۲

Marfat.com

علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے "الدر المختار" پر ایک قیمتی حاشیہ لکھا ہے جو "حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار" کے نام سے اہلِ علم کے درمیان معروف ومشہور ہے، یہ حاشیہ چار ضخیم جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے طبع ہے۔

۵۳...... مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح

علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے "نور الإیضاح" کے نام سے عام فہم انداز میں مبتدی طلبہ کے لئے صرف مسائل کو یکجا کیا، اس میں فقہاء کے مذاہب، تفصیلی مباحث اور دلائل کا تذکرہ نہیں کیا۔ پھر مصنف نے اس کی تفصیلی شرح "إمداد الفتّاح شرح نور الإیضاح" کے نام سے لکھی، اس شرح کا تذکرہ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے کیا ہے، دیکھئے: (۱)

پھر اس پر مفصل حاشیہ علامہ طحطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے "حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح" کے نام سے لکھا، یہ حاشیہ دار الکتب العلمیہ سے محمد عبد العزیز خالدی کی تحقیق کے ساتھ چھپا ہوا ہے۔

علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ کے ۶۰ مفید رسائل "مجموع الرسائل الستین" کے نام سے دو جلدوں میں مکتبہ حقانیہ کوئٹہ سے شائع ہوئے ہیں۔

۵۴...... الفتاوی الخیریة

علامہ خیر الدین بن احمد بن علی ایوبی رملی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۱ھ) کا دو جلدوں میں یہ فتاوی مطبوعہ ہے، اس فتوی کی تکمیل علامہ ابراہیم بن سلیمان رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۰۸ھ) نے کی ہے، انہوں نے "البحر الرائق" پر حاشیہ "مظهر الحقائق" کے نام سے لکھا ہے جو ابھی تک مخطوطہ ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ "البحر الرائق" کے حاشیے "منحة الخالق" میں اس کے بکثرت حوالے نقل کرتے ہیں۔

(۱) کشف الظنون: نور الإیضاح، ج۲ ص ۱۹۸۲

Marfat.com

۵۵...... الدر المختار شرح تنویر الأبصار

علامہ محمد بن علی بن محمد المعروف علاء الدین حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) آپ اپنے دور کے ایک عظیم فقیہ، بلند پایہ ادیب اور نحوی تھے، آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

(۱) إفاضة الأنوار على أصول المنار

یہ صاحب مدارک علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) کی ''المنار'' کی شرح ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے اس کتاب پر مفید تعلیقات وحواشی ''نسمات الأسحار'' کے نام سے لکھے، یہ متن، شرح وحاشیہ اس نام کے ساتھ ''نسمات الأسحار على إفاضة الأنوار على كتاب المنار'' مطبع مصطفی البابی حلبی سے ۱۳۹۹ھ میں چھپ چکے ہیں۔

(۲) الدر المنتقى شرح ملتقى الأبحر

یہ فقہ کی معروف کتاب ''ملتقى الأبحر'' کی شرح ہے۔

(۳) شرح قطر الندى

یہ علم نحو میں ہے۔

''الدر المختار'' پر مختلف شروح وحواشی لکھے گئے، مصنف رحمہ اللہ نے پہلے ایک طویل شرح لکھنی شروع کی جس کا نام ''خزائن الأسرار وبدائع الأفكار'' رکھا، یہ شرح دس ضخیم جلدوں میں ''باب الوتر'' تک تھی، پھر مصنف نے اختصار کر کے ''الدر المختار'' لکھی، موصوف نے اپنی اس ضخیم شرح اور تلخیص کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

لما بيضت الأول من خزائن الأسرار وبدائع الأفكار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار قدرته في عشر مجلدات كبار، فصرفت عنان العناية

Marfat.com

نحو الاختصار وسميته بالدر المختار في شرح تنوير الأبصار. (۱۱)

اس پر ایک نہایت مفید حاشیہ علامہ شامی رحمہ اللہ کے استاذ علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) کا ہے، جو "حاشیة الطحطاوي على الدر المختار" کے نام سے معروف ہے، یہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، مصنف نے ایک حاشیہ علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) کی کتاب "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح" پر بھی لکھا ہے، نیز آپ کا ایک رسالہ "كشف الرين عن بيان المسح على الجوربين" کے نام سے ہے۔

علامہ عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن احمد المعروف ابن عبدالرزاق رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) نے "مفاتيح الأسرار ولوائح الأفكار في شرح الدر المختار" کے نام سے اس کی شرح لکھی، یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔ (۱۲)

علامہ شامی رحمہ اللہ نے "رد المحتار" میں اٹھائیس مقامات پر ان کی اس شرح سے استفادہ کر کے لکھا ہے، آپ نے اس کے لئے "ابن عبد الرزاق" کا رمز اختیار کیا ہے۔

علامہ ابراہیم حلبی رحمہ اللہ نے بھی "الدر المختار" پر حاشیہ لکھا، علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس حاشیہ سے بھی بہت سے مقامات پر استفادہ کیا ہے، اس کی طرف آپ لفظ "ح" سے اشارہ کرتے ہیں، علامہ حلبی رحمہ اللہ نے اس حاشیہ میں علامہ حصکفی رحمہ اللہ پر بہت سے اشکالات کئے ہیں، ان اشکالات کے جوابات علامہ شامی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف "رفع الأنظار عما أورده الحلبي على الدر المختار" میں دیے ہیں۔ اس تصنیف کا تذکرہ اسماعیل بغدادی رحمہ اللہ نے آپ کی تصنیفات میں کیا ہے۔ (۱۳)

(۱۱) الدر المختار: مقدمة، ج ۱ ص ۱۷ (۱۲) هداية العارفين: ترجمة: ابن عبد الرزاق، ج ۱ ص ۵۵۲ (۱۳) هدية العارفين: ترجمة: ابن عابدين، ج ۲ ص ۳۶۸

Marfat.com

۵۶...... الفتاوى الهندية

متحدہ ہندوستان میں مشہور مغل فرمانروا اورنگ زیب عالمگیر رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۱۸ھ) نے جب باقاعدگی سے شریعت کا نفاذ ہندوستان میں کیا تو انہوں نے محسوس کیا کہ کئی باتیں ایسی ہیں کہ جن میں اصل مسئلہ تک پہنچنے میں دقت ہوتی ہے، کیونکہ ایسی کوئی جامع کتاب موجود نہیں ہے کہ جس میں تمام جزئیات اور نئے پیش آنے والے مسائل کا حل مذکور ہو، تو انہوں نے اس کے لئے ملک کے چیدہ چیدہ منتخب علمائے کرام کا ایک بورڈ قائم کیا، اور اس وقت کے ایک ممتاز عالم شیخ نظام کو اس کا ذمہ دار بنایا، آٹھ سال کے عرصے میں اس فتاوی کی تدوین کا کام مکمل ہوا، بادشاہ عالمگیر خود بھی اس کی تدوین میں شریک رہے، روزانہ کا مرتب کردہ حصہ علامہ نظام رحمہ اللہ سے پڑھوا کر سنتے تھے اور بوقتِ ضرورت اس پر جرح وقدح بھی کرتے تھے تاکہ مسئلہ میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ یہ کتاب بادشاہ کی نسبت سے فتاوی عالمگیری کے نام سے مشہور ہے، چونکہ یہ فتاوی ہندوستان میں ترتیب دیا گیا اس لئے اس کو ''الفتاوى الهندية'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ فتاوی ہدایہ کی ترتیب پر ہے، فقہی جزئیات کی کثرت اور احاطہ کے اعتبار سے ''المحيط البرهاني'' اور ''الفتاوى التاتارخانية'' کے علاوہ شاید ہی کوئی کتاب اس کے مقابلہ میں رکھی جا سکے، یہ فتاوی جامعیت اور حسنِ ترتیب کے لحاظ سے دیگر فتاوی سے ممتاز ہے، ہر کتاب کے تحت ابواب اور فصول قائم کر کے تمام مسائل کو نہایت حسن اسلوبی کے ساتھ یکجا کیا ہے، مثلاً ''كتاب الطهارة'' کے تحت سات ابواب ہیں:

۱...... الباب الأول في الوضوء اس باب کے تحت پانچ فصلیں ہیں:

(۱) الفصل الأول في فرائض الوضوء (۲) الفصل الثاني في سنن الوضوء (۳) الفصل الثالث في المستحبات (۴) الفصل الرابع في المكروهات

Marfat.com

(۵) الفصل الخامس فی نواقض الوضوء .

اس طرح ''الباب الثانی فی الغسل'' کے تحت تین فصلیں ہیں، ''الباب الثالث فی المیاہ'' اس کے تحت دو فصلیں ہیں، ''الباب الخامس فی المسح علی الخفین'' اس کے تحت دو فصلیں ہیں، ''الباب السادس فی الدماء المختصة فی النساء'' اس کے تحت چار فصلیں ہیں، ''الباب السابع فی النجاسة وأحکامها'' اس کے تحت تین فصلیں ہیں۔

اندازہ کیجئے کہ ایک ''کتاب الطہارۃ'' میں سات ابواب اور بائیس فصلوں کا تذکرہ کر کے نہایت جامعیت کے ساتھ تمام مسائل مآخذ کے حوالے سے یکجا کر دیے ہیں، اس کتاب نے علماء، طلباء کو بہت سی کتابوں سے مستغنی کر دیا ہے۔ طویل عرصہ گزرنے کے باوجود کتابت وطباعت کے معیار، مسائل کی ترقیم اور تحقیق وتعلیق کے لحاظ سے اس کتاب کی خاطر خواہ خدمت اب تک نہیں ہو سکی ہے۔

۵۷ ...... حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح

علامہ طحطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) آپ اپنے زمانے کے ایک عظیم حنفی فقیہ تھے، آپ نے جامعہ ازہر میں علم حاصل کیا اور پھر شیخ الحنفیہ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ آپ قاہرہ میں اپنی وفات تک اس منصب پر فائز رہے۔ موصوف کی تصنیفات میں دو حواشی معروف ہیں:

۱ ...... حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح

۲ ...... حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار

یہ دونوں حواشی اپنی افادیت، جامعیت اور تحقیق کے لحاظ سے اہلِ علم وفتویٰ کے

Marfat.com

درمیان معروف ہیں۔ یہ حاشیہ دار الکتب العلمیہ سے محمد عبد العزیز خالدی کی تحقیق کے ساتھ چھپا ہوا ہے۔

۵۸...... حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار

علامہ طحطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے "الدر المختار" پر بھی حاشیہ لکھا ہے جو "حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار" کے نام سے چار ضخیم جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے چھپا ہوا ہے۔ کتاب کے مقدمے میں مصنف نے اپنی فقہی سند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کی ہے۔ حلِ کتاب کے لحاظ سے یہ نہایت مفید حاشیہ ہے، موصوف نے اختصار کے ساتھ متن حل کیا ہے اور بقدر ضرورت وضاحت کی ہے۔ اس میں بعض ایسی جزئیات ہیں جو دیگر کتب میں نہیں ملتیں۔ فقہی بصیرت کے لئے اس حاشیہ کو مطالعہ میں رکھنا چاہیے۔

۵۹...... العقود الدریة فی تنقیح الفتاوی الحامدیة

یہ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) صاحب "رد المحتار" کی تصنیف ہے۔ یہ علامہ حامد بن علی عمادی آفندی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۱ھ) مفتی دمشق کے فتاوی کی تنقیح ہے، جو انہوں نے منصب افتاء پر فائز رہنے کے زمانہ (۱۱۳۷ھ تا ۱۱۵۵ھ) میں صادر فرمائے تھے، اور فتاوی حامدیہ کے نام سے خود مولانا حامد صاحب رحمہ اللہ نے جمع فرمائے تھے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس سے زیادہ نافع اور اس سے زیادہ قابل اعتماد فتاوی کا مجموعہ میں نے نہیں دیکھا، نیز مفتی صاحب کے متاخر زمانے میں ہونے کے باعث اس میں بہت سے جدید پیش آمدہ حوادث وواقعات کا حل بھی مل جاتا ہے، لیکن چونکہ اس کی ترتیب کوئی عمدہ نہ تھی کہ جس سے مسئلہ آسانی سے معلوم کیا جا سکے، مشہور اور غیر ضروری مسائل بھی اس میں درج تھے اور بعض

Marfat.com

مسائل مکرر بھی درج ہو گئے تھے، نیز بعض جگہ ایسے بھی ہوا کہ مسئلہ ایک جگہ ذکر کیا گیا اور دلیل کسی دوسری جگہ نقل کر دی گئی تھی اس لئے میں نے اس کو صحیح ترتیب پر مرتب کرنے اور مہذب ومنقح کرنے نیز بوقت ضرورت اہم اضافے کرنے کا عزم کر کے کام شروع کر دیا یہاں تک کہ میں نے اس کو مکمل کر ڈالا۔ (۱)

تمام اہم فقہی ابواب سے متعلق سوال وجواب کی صورت میں مسائل کا ذکر کیا ہے، ائمہ احناف کے اقوال بھی ذکر کئے ہیں، اور راجح قول کی تعیین بھی کی ہے، اور کبھی کبھی دیگر ائمہ فقہاء کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں لیکن دلائل کا ذکر نہیں کرتے۔ اس فتاوی کے مطالعے سے جہاں بیش بہا معلومات حاصل ہوتی ہیں وہیں ایک مفتی میں فتوی کا ملکہ بھی پیدا ہوتا ہے، تخصص فی الافتاء کے طلبہ کے لئے ۶۸۰ صفحات پر مشتمل اس فتاوی کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ نے "الفتاوی الحامدیة" کی تنقیح اپنی کتاب "رد المحتار" اور "منحة الخالق" کی تکمیل کے بعد فرمائی ہے، ترتیب جدید کے بعد علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس کا نام "العقود الدریة فی تنقیح الفتاوی الحامدیة" رکھا، یہ کتاب مصر سے فتاوی خیریہ کے حاشیہ پر دو جلدوں میں چھپ چکی ہے اور دار المعرفہ سے تنہا بھی دو جلدوں میں طبع ہو گئی ہے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ انتہائی وسیع المطالعہ ہونے کے باوجود اس قدر تقوی شعار اور محتاط بزرگ ہیں کہ عام طور پر اپنی ذمہ داری سے کوئی مسئلہ بیان نہیں کرتے بلکہ جہاں تک ممکن ہوتا ہے اپنے سے پہلے کی کتابوں میں سے کسی نہ کسی کے حوالے سے بیان

(۱) العقود الدریة: مقدمة، ج ۱ ص ۲

Marfat.com

فرماتے ہیں۔ اگر ان اقوال میں بظاہر تعارض ہو تو اس کو رفع کرنے کے لئے بھی حتی الامکان کسی دوسرے فقیہ کے قول کا سہارا لیتے ہیں اور جب تک بالکل مجبوری نہ ہو جائے خود اپنی رائے ظاہر نہیں فرماتے، اور جہاں ظاہر فرماتے ہیں وہاں بھی بالعموم آخر میں تامل یا تدبر کہہ کر خود بری ہو جاتے ہیں اور ذمہ داری پڑھنے والے پر ڈال دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات الجھے ہوئے مسائل میں ہم جیسے لوگوں کو ان کی کتاب سے مکمل شفاء نہیں ہوتی، لیکن یہ طریقہ ''رد المحتار'' میں تو رہا ہے مگر چونکہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے ''البحر الرائق'' کا حاشیہ ''منحة الخالق'' اور ''تنقیح الفتاوی الحامدیة'' بعد میں لکھا ہے اس لئے ان کتابوں میں مسائل زیادہ منقح انداز میں آتے ہیں جنہیں پڑھ کر فیصلہ کن بات معلوم ہو جاتی ہے۔ (۱)

۶۰ ...... رد المحتار علی الدر المختار شرح تنویر الأبصار

علامہ شامی رحمہ اللہ فقہ، اصول فقہ میں اپنے دور کے ایک ممتاز عالم گزرے ہیں، آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

(۱) رد المحتار

علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ تمرتاشی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۰۴ھ) نے ''تنویر الأبصار'' کے نام سے متن لکھا، مصنف نے خود اس متن کی شرح ''منح الغفار'' کے نام سے لکھی۔ اس متن کی معروف شرح علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے ''الدر المختار'' کے نام سے لکھی، پھر اس پر حاشیہ و شرح علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز المعروف ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے ''رد المحتار'' کے نام سے لکھا، علامہ شامی رحمہ اللہ نے نہایت تحقیق و تدقیق، عرق ریزی، محنت و جستجو، لگن و جانفشانی کے ساتھ سینکڑوں کتابوں کے ہزاروں صفحات کے مطالعے کے بعد جس میں

(۱) البلاغ مفتی اعظم نمبر: ص ۴۲۰، ۴۲۱

Marfat.com

بیسیوں کتابیں مخطوطات اور نادر تھیں، اِن کا مطالعہ کر کے ایک جامع و مدلل کتاب تصنیف کی۔ شیخ لؤی بن عبدالرؤف خلیلی نے ''رد المحتار'' کے تمام مصادر کو ''لآلي المحار في تخريج مصادر ابن عابدين في حاشية رد المحتار'' نامی کتاب میں جمع کیا ہے، دو جلدوں پر مشتمل اس تحقیقی کتاب میں مطبوعہ اور مخطوطہ تمام مصادر کا تذکرہ کیا گیا ہے، یہ کتاب دارالفتح اردن سے ۱۴۳۱ھ میں چھپ چکی ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب کے لئے کس قدر عرق ریزی کی ہے، مصنف چونکہ دوسرے مصنفین سے متاخر ہیں اس لئے انہوں نے سابقہ تقریباً تمام کتب سے استفادہ کر کے امت کی بارہ صدیوں کی محنت اور تحقیقات کا نچوڑ پیش کیا۔ مصنف نے اس بات کا بھی التزام کیا کہ ہر قائل کی بات کو حتی الامکان ان کی اپنی کتب یا مستند مراجع سے نقل کیا جائے، مصنف کی عادت ہے کہ وہ سابقہ تمام اقوال و مباحث کو سامنے رکھ کر تطبیق یا ترجیح بیان کرتے ہیں۔ موصوف راجح اور مفتی بہ اقوال کی نشاندہی کرتے ہیں، مصنف نہایت محتاط عالم ہیں، افراط و تفریط سے بچ کر جملہ مسائل میں اعتدال کا راستہ اختیار کرتے ہیں، ان کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنی بات نقل کرنے کے بجائے سابقہ اہل علم کی آراء نقل کی جائیں، کسی قول میں تطبیق، ترجیح یا مفتی بہ ہونے کی نشاندہی کی ہو تو تب بھی سابقہ کتب یا اہل علم کے اقوال کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، جب تک مجبوری نہ ہو اپنی رائے کا اظہار نہیں کرتے، اور اگر کہیں کریں بھی تو آخر میں ''تأمل، تدبر'' کہہ کر خود بری ہو جاتے ہیں، موصوف کی چونکہ ساری عمر فقہ و اصول فقہ میں گزری اس لئے ان دونوں علوم میں آپ کو خوب دسترس تھی۔

آپ کے فقہی مقام و مرتبہ اور ''رد المحتار'' کے تفصیلی مطالعہ کے لئے ''ابن عابدين وأثره في الفقه الإسلامي'' کا مطالعہ کریں، مصنف دکتور محمد عبداللطیف فرفور، دو ضخیم جلدوں پر مشتمل یہ کتاب دارالبشائر دمشق سے ۱۴۲۲ھ میں چھپی ہے۔

Marfat.com

"رد المحتار" میں مسئلہ تلاش کرنے کے لئے پہلے مسئلے کا مظان متعین کریں یعنی یہ مسئلہ کس کتاب یا باب سے متعلق ہے، اس کے بعد فہرست دیکھیں، عموماً اکثر اہم مسائل پر "مطلب" کے نام سے عنوان قائم ہے، اگر کسی مطلب کے تحت مل جائے تو فبہا ورنہ مطلوبہ مسئلے سے قریب ترین مطلب کے تحت دیکھیں، اگر ایسا بھی نہ ہو تو متعلق باب یا فصل کا متن دیکھنا شروع کریں، اگر متن میں نہ ملے تو متن کے جس مسئلے سے اس کی مناسبت ہو وہاں شرح اور حاشیہ دیکھ لیں، اگر پھر بھی نہ ملے تو باب کے آخر میں "فروع" کے عنوان سے متفرق اہم مسائل اور اشعار ہوتے ہیں، یہ ہر باب کے مسائل شتی ہیں ان میں دیکھیں، ان میں بھی نہ ملے تو "مسائل شتی" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

اس کتاب سے مسائل تلاش کرنے کے لئے حضرت مولانا مفتی محمد طاہر شاہ صاحب کی تصنیف "فتح الغفار معجم رد المحتار" کا مطالعہ کریں۔ موصوف نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے سات سال کے عرصے میں یہ کتاب تصنیف کی، اس میں معروف چھ مکتبوں کے نسخوں سے جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ مسائل کی نشاندہی کی ہے، جس کی وجہ سے مطلوبہ بات کی تلاش نہایت آسان ہوگئی ہے، یہ کتاب مکتبہ فاروقیہ سے شائع ہوئی ہے۔

"رد المحتار" کا تکملہ مصنف کے صاحبزادے علامہ محمد علاء الدین بن محمد امین رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۶ھ) نے "قرة عيون الأخيار لتكملة رد المحتار" کے نام سے لکھا۔

علامہ شامی رحمہ اللہ نے پہلے "كتاب الإجارة" سے آخر تک تبییض کی، پھر ابتداء سے تبییض شروع کی اور آخر "كتاب القضاء" صاحب "الدر المختار" کے اس قول "وقد حرر محشي الأشباه المنح" جلد ۵ صفحہ ۴۴۸ تک پہنچے تھے کہ آپ کا انتقال ہوگیا، بقیہ حصے کی تبییض و تعلیق آپ کے صاحبزادے نے کی۔

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ جو شخص "البحر الرائق" اور "رد المحتار" کا مطالعہ نہ کرے اس کے لئے فتوی دینا جائز نہیں:

Marfat.com

لا يجوز لأحد أن يفتي ما لم يطالع البحر ورد المحتار بأسره.[1]

یاد رہے کہ کتاب کا اصل نام تو "رد المحتار" ہے لیکن اسے "حاشية ابن عابدين" بھی کہا جاتا ہے، عابدین علامہ شامی رحمہ اللہ کے جد امجد ہیں، آپ خود بھی اپنی طرف عابدین کی نسبت کیا کرتے تھے، تو اس مناسبت سے آپ کو علامہ ابن عابدین اور حاشیہ کو حاشیہ ابن عابدین کہا جاتا ہے، نیز پاک وہند میں اس حاشیہ کو "فتاوی شامیہ" یا "فتاوی شامی" سے بھی تعبیر کرتے ہیں، مصنف چونکہ شام کے باشندے تھے اس لئے آپ کو شامی اور فتاوی کو شامیہ کہتے ہیں۔

یہ کتاب عبدالمجید طعمہ حلبی کی نہایت عمدہ تعلیق وتحقیق، تخریج، تراجم رجال اور تقریرات رافعی کے ساتھ بارہ جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے بھی چھپ چکی ہے، چھ جلدوں میں دارالفکر بیروت سے بھی طبع ہوئی ہے۔

(۲) حاشية منحة الخالق على البحر الرائق

یہ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) کی معروف کتاب "البحر الرائق" پر آپ کا نہایت گراں قدر علمی وتحقیقی حاشیہ ہے، یہ حاشیہ اصل کتاب کے ساتھ مطبوعہ ہے، شیخ زکریا عمیرات کی تعلیق وتخریج کے ساتھ اصل کتاب اور حاشیہ دونوں چھپ چکے ہیں، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے نو جلدوں میں طبع ہے۔

(۳) العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية

اس کا تعارف گزر چکا ہے۔

(۴) نسمات الأسحار على إضافة الأنوار على كتاب المنار

صاحب مدارک امام نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) نے "منار الأصول" متن لکھا، علامہ حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے اس متن کی شرح "إضافة الأنوار" کے نام سے

[1] تراجم ستة من فقهاء العالم الإسلامي في القرن الرابع عشر وآثارهم الفقهية: ص ۳۸

Marfat.com

لکھی، پھر علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس پر حواشی "نسمات الأسحار" کے نام سے لکھے، یہ کتاب شیخ محمد تنوخی کی تعلیقات کے ساتھ مصطفیٰ البابی حلبی سے ۱۳۹۹ھ میں چھپ چکی ہے۔

(۵) رسائل ابن عابدین

اس میں مختلف موضوعات پر علامہ شامی رحمہ اللہ کے ۳۲ رسائل ہیں، یہ مجموعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ سے چھپا ہوا ہے، میرے نہایت محترم ومکرم دوست حضرت مولانا مفتی ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے علامہ شامی رحمہ اللہ کے دو رسالوں کو نہایت مفید تعلیق وتحقیق، تخریجِ حدیث، تراجم رجال، مسائلِ فقہیہ اور قواعد کی تخریج، اعلام وترقیم اور عمدہ طباعت کے ساتھ مرکز البحوث الاسلامیہ مردان سے حضرت مولانا سجاد حجابی صاحب دامت برکاتہم کے علمی وتحقیقی مقدمے کے ساتھ شائع کیا ہے:

(۱) نشر العرف في بناء بعض الأحكام على العرف

(۲) تنبيه الولاة والحكام على أحكام شاتم خير الأنام أو أحد أصحابه الكرام

اللہ تعالیٰ موصوف کو یا کسی صاحب علم وتحقیق کو اس طرف متوجہ کرے کہ وہ مصنف کے دیگر رسائل پر بھی کام کریں۔

۱۶...... اللباب في شرح الكتاب

علامہ عبدالغنی میدانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۸ھ) قدوری پر لکھی گئی مطبوعہ شروحات میں یہ مفصل شرح ہے۔ مصنف ہر کتاب کے شروع میں ما قبل سے مناسبت، لغوی واصطلاحی معنی اور اُس کتاب یا باب میں استعمال ہونے والی اہم اصطلاحات ذکر کرتے ہیں۔ مسائل کی توضیح عام فہم اور جامع الفاظ میں کرتے ہیں۔ استدلال میں قرآن وسنت اور قیاس سے جابجا دلائل ذکر کرتے ہیں، ائمہ حنفیہ کے مذاہب اور دلائل ذکر کرنے کے بعد راجح قول کی عموماً تعیین بھی کرتے ہیں، جیسے "باب صدقة الفطر" میں صاع اور رطل کی

Marfat.com

بحث میں، اور ''بـاب خيار الرؤية ''میں گھر کا ظاہر اور صحن کا دیکھ لینا کافی ہے یا کمروں کا دیکھنا بھی ضروری ہے؟ مصنف دیگر کتبِ فقہیہ سے بھی مسائل، دلائل اور راجح قول کی تعیین ذکر کرتے ہیں، انہوں نے جابجا ''الجوهرة النيرة'' سے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہ جامع اور مفصل شرح چار جلدوں میں محمد محی الدین عبدالحمید کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ المکتبۃ العلمیہ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۶۲ ...... الفتاوى الحمادية

یہ مفتی رکن الدین ناگوری بن حسام الدین ناگوری کی تصنیف ہے جو علاقہ گجرات (کاٹھیاواڑ) کے ایک مشہور شہر نہروالہ میں منصب افتاء پر فائز تھے، یہ کتاب انہوں نے اپنے ہی علاقہ کے قاضی القضاۃ قاضی حماد الدین بن محمد اکرم گجراتی کے حکم پر تالیف فرمائی، اس کی تالیف میں ان کے صاحبزادے مفتی داود بن مفتی رکن الدین ناگوری بھی اپنے والد کے ساتھ شامل رہے۔ فتاویٰ حمادیہ کے مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے کہ تفسیر، حدیث، فقہ اور اصول فقہ کی دو سو سولہ (۲۱۶) کتابوں سے استفادہ کرکے اس کو مرتب کیا گیا ہے، قاضی حماد الدین صاحب نے یہ بھی ہدایت فرمائی تھی کہ اس کتاب میں صرف وہ مسائل جمع کریں جو جمہور فقہاء کے اجماعی اور مفتی بہ ہوں، چونکہ اس کی تالیف اس ہدایت کے مطابق عمل میں آئی ہے اس لئے یہ کتاب لائق اخذ اور قابل اعتماد بن گئی ہے۔ یہ کتاب نویں صدی ہجری میں لکھی گئی ہے، اس کتاب کے قلمی نسخے متعدد کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ ''معجم المطبوعات العربية والمعربة'' (۱۸۳۶/۲) اور بعض دیگر شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب ہندوستان کے اندر ۱۲۴۱ھ/۱۸۲۶ء میں کلکتہ سے طبع ہوچکی ہے۔

۶۳ ...... السعاية في كشف ما في شرح الوقاية

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) یہ ''شـرح الوقـاية'' کی سب

Marfat.com

سے عمدہ، جامع، مفصل اور مدلل شرح ہے، یہ شرح مکتبہ سہیل اکیڈمی لاہور سے چھپی ہے، یہ نوسو (۹۰۰) صفحات پر مشتمل ''فصل فی القراءۃ'' تک کی شرح ہے، یعنی ''کتاب الصلاۃ'' بھی مکمل نہیں ہے۔ اگر یہ شرح مکمل ہوجاتی تو کتبِ فقہ میں یہ سب سے منفرد کتاب ہوتی، اس میں تفسیر، حدیث، اصولِ حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، علومِ عربیت کے دریا موجزن نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالی نے آپ کو علم حدیث اور رجالِ حدیث میں خوب دسترس عطا فرمائی تھی، اس کتاب کا انداز امام ابن قدامہ رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۰ھ) کی ''المغنی'' اور امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) کی ''المجموع شرح المھذب'' کا ہے، لیکن یہ لغوی، نحوی، صرفی، تفسیری، حدیثی اور فقہی اور فنی مباحث کی وجہ سے ان پر فائق ہے، اس میں علم حدیث کی محققانہ مباحث پڑھ کر روح میں تازگی آتی ہے۔ اس میں فقہاء کے مذاہب، دلائل، وجہ ترجیحات، طرزِ استدلال، احادیث کی اسنادی تحقیق، متعارض روایات کے درمیان تطبیق وترجیح اور اصولی مباحث تفصیل کے ساتھ ہیں، کاش کوئی اہلِ علم میں سے اس نہج پر اس کا تکملہ لکھے۔ جو حصہ مطبوعہ ہے کاش کوئی صاحبِ علم اس کو تخریج وتحقیق کر کے عمدہ طباعت کے ساتھ چھاپے تو اہل علم کے لئے ایک مفید کام ثابت ہوگا۔ علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ''شرح الوقایۃ'' پر ''عمدۃ الرعایۃ'' کے نام سے ایک مختصر حاشیہ بھی لکھا ہے۔

۶۴ ...... التحریر المختار علی رد المحتار

علامہ عبدالقادر بن مصطفی رافعی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱۲ھ) نے ''رد المحتار'' کا کئی مرتبہ مطالعہ کیا، مطالعے کے دوران جو باتیں محلِ نظر آئیں یا کہیں مسئلے یا دلیل میں سقم محسوس ہوا یا کہیں عبارت میں فنی اعتبار سے کوئی خامی نظر آئی یا کوئی مفید نکتہ ذہن میں آیا تو اُسے اپنے نسخے پر نقل کرتے، کئی باتیں سامنے آتی رہیں اُسے نسخے پر لکھتے رہے، یہاں تک کہ ایک مجموعہ تیار ہوگیا، تو ان کے صاحبزادے محمد رشید رافعی رحمہ اللہ نے ان کی اجازت سے

Marfat.com

اُن کے نسخے سے وہ تعلیقات نقل کیں، خود علامہ رافعی رحمہ اللہ بھی اپنی وفات سے چند دن پہلے تک اس میں مزید غور و فکر کرتے رہے، بالآخر آپ کو ان کی صحت کا اطمینان ہوگیا، یہ استدراکات مستقل دو جلدوں میں الگ سے بھی چھپے ہوئے ہیں، ایچ ایم سعید کے نسخوں میں یہ آخر میں لگے ہیں، رشیدیہ کے نسخے میں جس عبارت پر ان کا کوئی استدراک ہے تو اسی صفحہ پر حاشیے میں درج ہے، یہ اسلوب افادیت کے لحاظ سے زیادہ مفید ہے۔

۶۵ ...... الفتاوی المهدية فی الوقائق المصرية

یہ شیخ محمد عباسی مہدی مصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱۵ھ) کے فتاوی کا مجموعہ ہے، ان کے والد کا انتقال جب ہوا تو ان کی عمر اس وقت تین سال تھی، معاشی حالت ناگفتہ بہ تھی، لیکن بایں ہمہ انہوں نے بڑی محنت سے جامع ازہر میں تعلیم حاصل کی، ۲۱ سال کی نوعمری میں ان کو منصب افتاء کا اعزاز حاصل ہوا، نوعمری کے باعث ان پر بہت سارے لوگوں کو حسد بھی پیدا ہوا، لیکن یہ ان کے حق میں اس طور سے مزید مفید ثابت ہوا کہ وہ اپنے فتاوی انتہائی محنت اور جانفشانی سے لکھتے اور حتی الامکان تحقیق کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کرتے، یہاں تک کہ وہ اپنے دور میں اس منصب کے اہل ترین فرد بن گئے، ۱۲۸۷ھ میں ان کو افتاء کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا، اس منصب کی ذمہ داریوں سے بھی وہ بڑی حسن و خوبی سے عہدہ برا ہوئے، تقریباً ۵۲ سال تک انہوں نے افتاء کا کام کیا ہے اور ۱۸ سال تک شیخ الاسلام کے عہدہ پر فائز رہے ہیں۔

مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس فتاوی کی ایک خصوصیت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ حنفیہ کی کتابوں میں سے جس کتاب نے وقف کے مسائل کو سب سے زیادہ شرح و بسط اور انضباط کے ساتھ بیان کیا ہے وہ فتاوی مہدویہ ہے۔ ⑪

---

⑪ البلاغ مفتی اعظم نمبر: ص ۴۰۲

Marfat.com

کتبِ حنفیہ کی ترتیب پر ایک طائرانہ نظر

فقہ حنفی کی اہم کتابوں پر اگر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو وہ اس ترتیب سے لکھی گئیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۰ھ) سے علم فقہ حاصل کیا امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) نے، آپ نے چھ مشہور کتابیں تصنیف کیں:

۱...... المبسوط ۲...... الجامع الصغیر ۳......الجامع الکبیر

۴...... زیادات ۵......السیر الصغیر ۶...... السیر الکبیر

ان چھ کتابوں کو سامنے رکھ کر امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۴ھ) نے اختصار کے ساتھ ایک مجموعہ تیار کیا، جس کا نام ''الکافی فی فروع الحنفیۃ'' تھا، اس ''الکافی'' کی علامہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) نے ''المبسوط'' کے نام سے مکمل شرح کنویں سے زبانی املا کروائی، یہ شرح اس وقت ''دار المعرفۃ'' سے تیس (۳۰) جلدوں میں طبع ہے۔ امام قدوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) نے امام محمد رحمہ اللہ کی تصانیف کو سامنے رکھ کر ایک مختصر متن ''المختصر للقدوری'' کے نام سے لکھا۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۳ھ) نے ''مختصر القدوری'' اور ''جامع الصغیر'' امام محمد رحمہ اللہ کو سامنے رکھ کر ایک متن مبتدی طلبہ کے لئے تیار کیا، اس کا نام ''بدایۃ المبتدی'' رکھا، پھر اس متن کی تفصیلاً شرح لکھی ''کفایۃ المنتہی'' کے نام سے اسی (۸۰) جلدوں میں، پھر اس شرح کا اختصار ''الھدایۃ'' کے نام سے چار جلدوں میں کیا۔ پھر ''الھدایۃ'' کو سامنے رکھ کر علامہ تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ اکبر رحمہ اللہ نے اپنے پوتے علامہ صدر الشریعۃ اصغر عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۷ھ) کے حفظ کرنے کے لئے ''الوقایۃ'' کے نام سے متن لکھا، پھر اس متن کی شرح علامہ عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ نے ''شرح الوقایۃ'' کے نام سے لکھی، نیز آپ نے ''الوقایۃ'' متن کو مختصر کر کے ایک عمدہ انتخاب ''النقایۃ'' کے نام سے کیا۔ اس ''النقایۃ''

Marfat.com

کی شرح ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے ''فتح باب العناية بشرح كتاب النقاية'' کے نام سے تین جلدوں میں لکھی۔ اسی طرح علامہ شمس الدین قہستانی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۳ھ) نے ''جامع الرموز'' کے نام سے ''النقاية'' کی شرح لکھی۔ ''شرح الوقاية'' کی شرح علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے ''السعاية فی كشف ما فی شرح الوقاية'' کے نام سے لکھی۔ نیز ''عمدة الرعاية'' کے نام سے آپ نے اس کتاب کا حاشیہ لکھا۔ علامہ علاء الدین محمد بن احمد سمرقندی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۰ھ) نے ''مختصر القدوری'' کو سامنے رکھ کر ترتیب وتہذیب اور اضافات کے ساتھ ایک متن ''تحفة الفقهاء'' کے نام سے لکھا۔ پھر اس متن کی شرح علامہ ابوبکر کاسانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۷ھ) نے ''بدائع الصنائع فی ترتيب الشرائع'' کے نام سے چھ جلدوں میں لکھی۔ جب یہ شرح مکمل ہوئی تو مصنف نے ماتن کی خدمت میں پیش کی، آپ کو یہ شرح بہت پسند آئی، چنانچہ اپنی فقیہ بیٹی فاطمہ کا نکاح آپ سے کردیا، مہر میں بدائع کو مقرر کیا، چنانچہ آپ کے زمانے میں مشہور ہوا ''شَرَحَ تُحْفَتَهُ وَتَزَوَّجَ اِبْنَتَهُ''

چونکہ اس کتاب میں ایک نیا انداز اور عمدہ ترتیب واسلوب اختیار کیا گیا اس لئے اس کا نام ''بدائع الصنائع'' رکھا۔ علامہ مجد الدین موصلی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۳ھ) نے ''المختار للفتوی'' کے نام سے ایک مختصر متن لکھا، پھر خود ہی اس کی شرح ''الاختيار للتعليل المختار'' کے نام سے لکھی، علامہ مظفر الدین احمد بن علی ساعاتی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۴ھ) نے ''مختصر القدوری'' اور ''منظومة الخلافيات'' یہ منظومہ صاحبِ عقائد نسفیہ علامہ عمر بن محمد نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۷ھ) کا ہے۔ اس منظومہ کی مفصل شرح علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) نے ''المستصفی'' کے نام سے لکھی، پھر اس کا اختصار ''المصفی'' کے نام سے کیا۔ علامہ ساعاتی رحمہ اللہ نے قدوری اور منظومہ کو سامنے رکھ کر ایک متن ''مجمع البحرين'' کے نام سے لکھا، اس میں قدوری کے سب مسائل

Marfat.com

آ گئے ہیں، اس لئے متاخرین نے متونِ اربعہ (کنز، وقایہ، مختار، مجمع) کو ترجیح دی ہے، اس میں قدوری کو شامل نہیں کیا، اس لئے کہ قدوری کے تمام مسائل ''مجمع البحرین'' میں آ گئے۔ علامہ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۶ھ) نے ''ملتقی الأبحر'' کے نام سے ایک متن لکھا، اس میں قدوری، کنز، مختار، وقایہ کے مسائل کو جمع کیا گیا ہے، اور کچھ مسائل کا اضافہ ''هدایه'' اور ''مجمع البحرین'' سے بھی کیا ہے، اس متن کی شرح علامہ عبد الرحمٰن بن محمد بن سلیمان المعروف داماد آفندی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۷۸ھ) نے ''مجمع الأنهر شرح ملتقی الأبحر'' کے نام سے دو جلدوں میں شرح لکھی۔ علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ تمرتاشی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۰۴ھ) نے ''تنویر الأبصار'' کے نام سے ایک متن لکھا، پھر علامہ حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے ''الدر المختار شرح تنویر الأبصار'' کے نام سے اس کی شرح لکھی، پھر اس پر علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے حاشیہ لکھا جو ''رد المحتار علی الدر المختار'' کے نام سے معروف ہے، اس کو فتاوی شامی اور حاشیہ ابن عابدین بھی کہتے ہیں۔ ''الدر المختار'' مرکب توصیفی ہے اس کا معنی ہے ''منتخب موتی'' اور ''رد المحتار'' یہ مرکب اضافی ہے محتار اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی حیران، لہذا ''رد المحتار'' کا معنی ہے حیران طلبہ کی رہنمائی، مکمل کتاب کا نام یہ ہے ''رد المحتار علی الدر المختار فی شرح تنویر الأبصار'' یعنی حیران طلبہ کو پھیرنا منتخب موتیوں کی طرف جو آنکھوں کو روشن کرنے والے ہیں۔ علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے ''نور الإیضاح'' کے نام سے ایک متن لکھا، پھر خود اس متن کی شرح ''مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح'' کے نام سے کی، اس کتاب پر حاشیہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے لکھا، اس کا نام ''حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح'' ہے۔

Marfat.com

علم اصولِ فقہ

لفظ اصل کا لغوی معنی

اصول الفقہ دو لفظ ہیں، ''اصل'' اور ''فقہ''، اصول اصل کی جمع ہے، اور اصل کہا جاتا ہے:

ما يبنى عليه غيره سواء كان البناء حسيا أو عقليا أو عرفيا. ⓫

جس پر کسی دوسری شی کی بنا کی جائے، خواہ وہ بناء حسی، عقلی یا عرفی ہو۔

اصل کا مقابل فرع ہے:

الفرع هو الشئ الذى يبنى على غيره كفروع الشجرة لأصولها وفروع الفقه لأصوله. ⓬

فرع وہ شی ہے جس کی اساس کسی اور پر ہو، جیسے درخت کی شاخوں کی بناء اس کی جڑ پر ہے، ایسے ہی فروعِ فقہ کی بنیاد اس کے اصول پر ہیں۔

لفظ اصل کا اصطلاحی معنی

۱ ...... الدليل: أصل هذه المسألة: الكتاب والسنة.

۲ ...... الرجع: الأصل فى الكلام الحقيقة.

۳ ...... القاعدة: الأصل أن الأمر المجرد عن القرائن يقتضى الوجوب وأن النهى عن القرائن يقتضى التحريم. ⓭

⓫المصباح المنير: ج ۱ ص ۲۱/ الوجيز فى أصول الفقه الإسلامى: ص ۱۷

⓬شرح تسهيل الفرقات: ص ۱۰

⓭نهاية السؤل: ج ۱ ص ۱۸/ أصول الفقه للبدران: ص ۲۲

Marfat.com

فقہ کا لغوی معنی

اصول الفقہ کا دوسرا جزء ''الفقہ'' جو مضاف الیہ ہے، اس کا لغوی اور اصطلاحی معنی درج ذیل ہے:

۱...... فهم غرض المتكلم من كلامه (متکلم کے کلام سے اس کی غرض سمجھ جانا)

۲...... فهم الأشياء الدقيقة (اشیاء دقیقہ کے فہم کا نام فقہ ہے)

۳...... الفقه فى الأصول الفهم (فقہ اصل میں فہم کا نام ہے) (۱)

لفظِ فقہ قرآن کریم میں تقریباً بیس (۲۰) مقامات پر آیا ہے، اور حدیث میں تقریباً ایک سو چار (۱۰۴) مرتبہ آیا ہے۔ صوفیائے کرام کے ہاں فقیہ کا معنی یہ ہے:

إنما الفقيه المعرض عن الدنيا الزاهد فى الآخرة البصير فى عيوب نفسه. (۲)

فقیہ وہ ہے جو دنیا سے روگردانی کرے، آخرت سے رغبت رکھے، اپنے ذاتی عیوب سے باخبر ہو۔

فقہ کا اصطلاحی معنی

۱...... حفظ الفروع وأقله ثلاث (فقہ مسائل کے یاد رکھنے کا نام ہے، اور حفظِ مسائل کا کمتر مرتبہ یہ ہے کہ تین مسائل یاد ہوں) (۳)

۲...... معرفة النفس ما لها وما عليها (نفس کا اپنے نفع مند اور نقصان دہ چیزوں کو پہچاننا) (۴)

(۱) المعتمد فى أصول الفقه: ج ۱ ص ۴/ نهاية السؤل: ج ۱ ص ۱۹ / لسان العرب: ج ۱ ص ۸۹ (۲) الدر المختار: ج ۱ ص ۵ (۳) الدر المختار: ج ۱ ص ۵ (۴) شرح فقه الأكبر: ص ۱۰

Marfat.com

۳...... العلم بالأحكام الشرعية العملية من أدلتها التفصيلية. ⓫

شریعت کے عملی احکام کا ادلہ تفصیلیہ سے جاننا فقہ ہے۔

۴...... العلم بالأحكام الشرعية العلمية من أدلتها التفصيلية بالاستدلال. ⓬

شریعت کے عملی احکام کا ادلہ تفصیلیہ سے استدلال کے ساتھ جاننا فقہ ہے۔

علم اصول فقہ کا واضع

اصول فقہ کے واضع کے متعلق چار اقوال ہیں:

امام جعفر صادق رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۸ھ) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۰ھ)

امام ابو یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ) امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ)

۱......امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے بعض قواعد منقول ہیں جیسا کہ کتب روافض میں ان کا تذکرہ ملتا ہے، لیکن انہوں نے باضابطہ خود کوئی کتاب تصنیف نہیں کی، اور نہ ہی ان سے اصول فقہ کے تمام اصول وقواعد منقول ہیں، بلکہ ان سے صرف چند ایک اصول منقول ہیں اس لئے انہیں اصول فقہ کا مدوّن کہنا مشکل ہے۔ ⓭

۲......امام ابوالوفاء افغانی رحمہ اللہ نے ''أصول السرخسي'' کے شروع میں ایک مقدمہ لکھا ہے، جس میں انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو اصولِ فقہ کا مدوّنِ اول قرار دیا اور اصولِ فقہ پر لکھی گئی ابتدائی کتب کا ان کی تاریخی ترتیب کے لحاظ سے تذکرہ کیا، جس میں امام شافعی رحمہ اللہ کی ''الرسالة'' کو اس فن پر لکھی جانے والی چوتھی کتاب شمار کیا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

أما أول من صنف في علم الأصول فيما نعلم فهو إمام الأئمة وسراج

⓫التنقيح والتوضيح: ص۲۶ ⓬مختصر منتهى الأصول: ص۳

⓭الإمام الصادق حياته وعصره آراؤه وفقهه: ص۲۶۷، ۲۶۸

Marfat.com

الأمة أبو حنيفة النعمان رضى الله عنه حيث بين طرق الاستنباط فى "كتاب الرأى" وتلاه صاحباه القاضى الإمام أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم الأنصارى والإمام الربانى محمد بن الحسن الشيبانى ثم الإمام محمد بن إدريس الشافعى رحمه الله صنف الرسالة. ❶

ہمارے علم کے مطابق امام الائمہ سراج الامت ابوحنیفہ نعمان رحمہ اللہ نے علم اصول پر پہلی کتاب "كتاب الرأى" تصنیف کی، جس میں استنباط کے طریقے بیان کئے، اس کے بعد آپ کے دو شاگردوں قاضی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اس فن پر کتب تصنیف کیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے "الرسالة" تصنیف کی۔

محقق العصر ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحمہ اللہ کی رائے بھی یہی ہے کہ علم اصول فقہ کے مدون امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں۔ ❷

۳......علامہ ابن ندیم نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی تصنیفات میں ایک کتاب کا نام "الأصـــــول" بھی ذکر کیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اصولِ فقہ پر کتاب تصنیف کی ہے۔

ولأبي يوسف من كتب فى الأصول والأمالي. ❸

علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے ترجمہ میں یہ بات نقل کی ہے کہ اصولِ فقہ کے سب سے پہلے واضع امام ابو یوسف رحمہ اللہ ہیں:

أوّل من وضع الكتب فى أصول الفقه على مذهب أبى حنيفة، وأملى المسائل ونشرها، وبث على أبي حنيفة في أقطار الأرض. ❹

---

❶ مقدمة أصول السرخسى: ج ١ ص ٣ ❷ خطبات بہاولپور: ص ۱۳۵

❸ الفهرست: الفن الثانى فى أخبار أبى حنيفة، ج ١ ص ٢٥٣

❹ وفيات الأعيان: القاضى أبو يوسف، ج ٦ ص ٣٨٢

Marfat.com

سب سے پہلے امام ابو یوسف نے امام ابو حنیفہ کے مذہب پر اصولِ فقہ میں کتب تالیف کیں اور مسائل املاء کروائے، اور مختلف ملکوں میں امام ابو حنیفہ کے علم کو پھیلایا۔

إن أبا يوسف أول من وضع الكتب في أصول الفقه على مذهب أبي حنيفة. ❶

بلا شبہ امام ابو یوسف پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ کے مذہب پر اصول فقہ میں پہلی کتاب تالیف کی۔

۴......امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اتفق الناس على أن أول من في هذا العلم (أى أصول الفقه) الشافعي، وهو الذى رتب أبوابها وميز بعض أقسام من بعض وشرح مراتبها في القوة والضعف. ❷

لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ سب سے پہلے اس علم (اصولِ فقہ) میں امام شافعی رحمہ اللہ نے تصنیف کا آغاز کیا اور انہوں نے اس کے ابواب مرتب کیے، اس کی بعض اقسام کو بعض سے جدا کیا، قوت وضعف کے اعتبار سے اس کے مراتب کی تشریح کی۔

علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الشافعي رضى الله عنه أول من صنف فى أصول الفقه فيه كتاب الرسالة. ❸

امام شافعی رحمہ اللہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اصولِ فقہ میں کتاب تصنیف کی اور وہ تصنیف ''کتاب الرسالة'' ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے چونکہ ہزاروں مسائل کی تدوین کی ہے، ان مدوّنہ مسائل کے لئے آپ کے اپنے اصول وقواعد تھے جو ''کتاب الرأی'' میں تھے،

❶ مناقب الإمام أبى حنيفة للمكى: ۲/ ۲۴۵ ❷ كتاب مناقب الإمام الشافعي: ص ۵۵

❸ البحر المحيط: ج ۱ ص ۱۸

Marfat.com

لیکن یہ کتاب ہم تک نہ پہنچ سکی۔ آپ ہی کے اصولوں کو پھر آپ کے تلامذہ نے اضافات کے ساتھ اپنی تصنیفات میں جمع کیا، امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ان اصولوں کو ''کتاب الأصول'' کے نام سے اور امام محمد رحمہ اللہ نے بھی ان اصولوں کو ''کتاب الأصول'' کے نام سے جمع کیا۔ ❶

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کی یہ دونوں کتابیں مطبوعہ نہیں ہیں، مطبوعہ کتابوں میں پہلی کتاب امام شافعی رحمہ اللہ کی ''الرسالة'' ہے، ۵۹۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب عالم عرب کے مشہور محقق علامہ احمد شاکر کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ حلبی مصر سے شائع ہوئی ہے۔

کتبِ اصولِ فقہ کے تدوین کے طریقے

کتبِ اصولِ فقہ کی تدوین کے تین طریقے ہیں:

۱......علمائے متکلمین کا طریقہ

۲......علمائے حنفیہ کا طریقہ

۳......متاخرین اہلِ علم کا طریقہ

تیسرے طریقے میں پہلے اور دوسرے طریقے کی کتب کو یکجا کیا گیا ہے۔

علمائے متکلمین کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب

۱......''العمد'' قاضی عبد الجبار معتزلی (متوفی ۴۱۵ھ)

۲......''المعتمد'' امام ابو الحسین بصری معتزلی (متوفی ۴۳۶ھ)

۳......''البرهان فی أصول الفقه'' امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۸ھ)

۴......''المستصفی'' امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ)

یہ چار کتابیں امہات الکتب ہیں، بعد میں لکھنے والے تقریباً تمام اہلِ علم نے انہی سے استفادہ کیا ہے۔ ❷

❶ الفهرست: ج ۱ ص ۲۵۳ ❷ مقدمة ابن خلدون: ص ۴۵۷

Marfat.com

پھر ان چار کتابوں کے مضامین کو دو اکابر اہل علم نے اپنی کتابوں میں یکجا کیا ہے، امام رازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۶ھ) نے ''المحصول فی أصول الفقه'' میں اور علامہ آمدی (متوفی ۶۳۱ھ) نے ''الإحکام فی أصول الأحکام'' میں، پھر علامہ تاج الدین ارموی (متوفی ۶۵۶ھ) نے امام رازی رحمہ اللہ کی کتاب کا خلاصہ ''الحاصل'' کے نام سے کیا، جو قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) کی ''منہاج الوصول'' کا ماخذ ہے۔ دوسری طرف علامہ ابن حاجب مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۶ھ) نے علامہ آمدی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۱ھ) کی کتاب ''الإحکام فی أصول الأحکام'' کا خلاصہ ''منتهى السؤل والأمل إلى علمي الأصول والجدل'' کے نام سے کیا۔ ان مذکورہ بالا کتابوں میں دو کتابیں سب سے زیادہ مفید ہیں، اور ان کتابوں نے متقدمین کی کتابوں سے فی الجملہ مستغنی کر دیا ہے، اور ان دونوں کتابوں میں متقدمین کی تقریباً تمام مباحث کو یکجا کیا گیا ہے: ۱......المحصول. ۲......الإحکام

علمائے حنفیہ کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب

۱......''مأخذ الشرائع'' امام ابومنصور ماتریدی رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۰ھ)

۲......''أصول الکرخي'' امام عبیداللہ بن حسین الکرخی رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۰ھ)

۳......''الفصول فی الأصول'' امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۰ھ)

۴......''تقویم الأدلة'' امام ابوزید عبداللہ بن عمر دبوسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ)

۵......''تأسیس النظر'' امام ابوزید عبداللہ بن عمر دبوسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ)

۶......''أصول البزدوي'' علامہ فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۲ھ) اس کی شرح علامہ عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۰ھ) نے ''کشف الأسرار فی شرح أصول البزدوي'' کے نام سے چار جلدوں میں لکھی۔

۷......''أصول السرخسي'' علامہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ)

Marfat.com

۸......''المنار'' علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) اس کی شرح ملا جیون رحمہ اللہ نے ''نور الأنوار'' کے نام سے لکھی ہے۔

متاخرین اہلِ علم کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب

۱...... بدیع النظام الجامع بین کتابی البزدوی و الإحکام

علامہ مظفر الدین احمد بن علی المعروف ابن ساعاتی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۴ھ)

انہوں نے اس کتاب میں امام بزدوی رحمہ اللہ کی ''أصول البزدوی'' اور علامہ آمدی کی ''الإحکام فی أصول الأحکام'' کے مباحث کو یکجا کیا ہے۔

۲......''تنقیح الأصول'' اس کی شرح مصنف نے خود ''التوضیح'' کے نام سے لکھی ہے۔ مصنف علامہ صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۷ھ)

علامہ صدر الشریعہ نے ''التنقیح'' میں ''أصول البزدوی، المحصول'' اور ''منتهی السؤل و الأمل'' کے مضامین کو جمع کیا اور پھر خود اس کی شرح ''التوضیح'' کے نام سے لکھی، علامہ تفتازانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۳ھ) نے ''التلویح'' کے نام سے اس پر حواشی و تعلیقات لکھیں۔

۳......''جمع الجوامع'' علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) علامہ بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) نے ''تشنیف المسامع'' کے نام سے اس کتاب کی شرح لکھی۔

۴......''التحریر فی أصول الفقه'' علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ)

انہوں نے اصول فقہ پر ''التحریر'' کے نام سے یہ متن لکھا، جس میں حنفیہ اور شوافع کے اصولِ فقہ کے اہم مباحث کو یکجا کیا، لیکن اس کتاب کی عبارت بڑی مغلق اور پیچیدہ ہے بغیر شرح کے کماحقہ اس کا سمجھنا دشوار ہے، علامہ ابن امیر الحاج رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے ''التقریر و التحبیر'' کے نام سے تین جلدوں میں اس کی شرح لکھی۔ علامہ محمد بن امین

Marfat.com

المعروف امیر بادشاہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۲ھ) نے ''تیسیر التحریر'' کے نام سے دو جلدوں میں اس کتاب کی شرح لکھی۔

۵......''مسلم الثبوت'' علامہ محبّ اللہ بہاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۱۹ھ)

انہوں نے علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ کی ''جمع الجوامع'' اور علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ کی ''التحریر'' کی مباحث کو نہایت اعجاز اور اختصار کے ساتھ یکجا کیا ہے، پھر علامہ بحر العلوم عبد العلی نے ''فواتح الرحموت'' کے نام سے دو جلدوں میں ''مسلم الثبوت'' کی شرح لکھی۔ اب یہ کتاب قدیمی کتاب خانہ سے اس نام کے ساتھ شائع ہوئی ہے، ''فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت'' اس میں متن اور شرح دونوں یکجا ہیں۔

۶......''إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من الأصول'' علامہ شوکانی (متوفی ۱۲۵۰ھ)

۷......''حصول المامول من علم الأصول'' علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) انہوں نے علامہ شوکانی کی کتاب کی تلخیص کی ہے۔

دور جدید میں مصر، شام، لبنان، سعودی عرب میں علم اصول فقہ پر کام ہوا اور بعض نہایت عمدہ اور معیاری کتابیں تصنیف ہوئیں، جن میں شیخ محمد الخضر می رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۶ھ) کی ''أصول الفقه'' اور ''تاريخ التشريع الإسلامي'' اور علامہ محمد عبد الرحمٰن المحلاوی کی کتاب ''تسهيل الوصول إلى علم الأصول'' اور شیخ عبد الوہاب خلاف (متوفی ۱۳۷۵ھ) کی کتاب ''علم أصول الفقه'' اور حسن احمد خطیب کی کتاب ''فقه الإسلام'' اور عمر بن عبد اللہ کی ''سلم الوصول لعلم الأصول'' اور علی حسب اللہ کی ''التشريع الإسلامي'' اور شیخ محمد ابو زہرہ کی ''أصول الفقه'' اور محمد سعید رمضان البوطی کی ''ضوابط المصلحة في الشريعة الإسلامية'' اور ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی کی ''نظرية الضرورة الشرعية'' اور مصطفیٰ احمد الزرقاء کی ''المدخل'' خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں۔

Marfat.com

کتبِ اصولِ فقہ کا تعارف

۱...... الرسالة

امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) اصولِ فقہ پر لکھی جانے والی کتابوں میں پہلی مطبوعہ کتاب امام شافعی رحمہ اللہ کی "الــرســالة" ہے، اصولِ فقہ کو باضابطہ طور پر اصطلاحات، تشریحات، اَمثلہ کے ساتھ مدوّن کرنے والے امام شافعی رحمہ اللہ ہی ہیں۔ جمہور کے قول کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ کی ولادت ۱۵۰ ہجری کو غزہ (شام) میں ہوئی، سلسلہ قریشی ہے، دس برس کی عمر میں مکہ آئے، تعلیم حاصل کی پھر مدینہ منورہ آکر امام مالک رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۹ھ) سے زانوئے تلمذ طے کیا، پھر آپ نے تقریباً دو سے تین سال تک امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) کی صحبت میں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس مکہ لوٹ آئے اور نو سال تک مکہ ہی میں مقیم رہے، ۱۹۵ ہجری میں دوسری مرتبہ دو سال کے لئے بغداد آگئے، اسی سال قیام کے دوران آپ نے عبد الرحمٰن بن مہدی کی درخواست پر "الـرسالة" تصنیف کی۔ ۱۹۸ ہجری میں تیسری بار ایک ماہ کے لئے بغداد آئے اور یہاں سے ۱۹۹ ہجری میں مصر پہنچے، وہاں ۵۴ سال کی عمر میں ۲۰۴ ہجری میں انتقال ہوا۔ (۱)

مصری دور آپ کے فکری نمو کی تکمیل اور آراءِ فقہیہ کی پختگی کا دور ہے یہاں آپ نے نئی چیزیں، عرف، حضارت، آثارِ تابعین دیکھے، اپنی سابقہ آراء کو اپنے تجربہ، پختگی سن اور نئے شہر سے حاصل ہونے والی معلومات کی روشنی میں پھر پرکھا، فنِ اصول میں جو "الرسالة" لکھی تھی اُسے حذف واضافہ کے ساتھ دوبارہ قلمبند کیا اور فروع میں بھی آراء کا جائزہ لے کر بعض سے رجوع کرلیا اور بعض نئی آراء قائم کیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ تالیف کے بعد برابر تحقیق وتمحیص کرتے رہتے تھے، اور کتبِ قدیمہ کو نئے قالب میں ڈھالتے رہتے،

(۱) الشافعی حیاته وعصره وآراؤه وفقهه: ص ۲۰ تا ۲۶

Marfat.com

چنانچہ آپ کا رسالہ جدیدہ بھی درحقیقت تحقیق وتمحیص اور حذف واضافہ کے ساتھ رسالہ قدیمہ کا خلاصہ ہے۔

اس کتاب میں امام شافعی رحمہ اللہ نے درج ذیل عناوین پر قدرے تفصیل سے بحث ذکر کی ہے:

''باب: كيف البيان ''''بيان ما نزل من الكتاب عاما يراد به العام '' ''بيان فرض الله في كتابه اتباع سنة نبيه''''الناسخ والمنسوخ''''باب خبر الواحد ''''الحجة في تثبيت خبر الواحد ''''باب الإجماع''''باب الاجتهاد''''باب الاستحسان''''أقاويل الصحابة''

عالم عرب کے مشہور محقق شیخ احمد شاکر کی تحقیق کے ساتھ ۵۹۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''مكتبة الحلبي مصر'' سے شائع ہوئی ہے۔

۲...... أصول الكرخي

امام ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۰ھ) یہ امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۱ھ) کے ہمعصر ہیں، امام کرخی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں امام ابوبکر جصاص (متوفی ۳۷۰ھ) بھی شامل ہیں جو''أحكام القرآن''اور''الفصول في الأصول'' کے مصنف ہیں۔اس کتاب میں انہوں نے ۳۹ قواعد ذکر کئے ہیں۔ان قواعد کی شرح علامہ نجم الدین ابوحفص عمر النسفی (متوفی ۵۳۷ھ) نے کی ہے،انہوں نے ہر قاعدہ کے تحت امثلہ، نظائر اور تفریعات ذکر کی ہیں،مثلاً اصول الکرخی میں پہلی اصل یہ ہے:

الأصل أن ما ثبت باليقين لا يزول بالشك.

امام نسفی رحمہ اللہ نے اس اصل کی تشریح میں فرمایا:

من مسائله أن من شك في الحدث بعدماتيقن بالوضوء لم ينقض وضوئه.(۱)

(۱) أصول الكرخي: ص ۱۱، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی

Marfat.com

مولانا عبد القدوس ہاشمی کے بیان کے مطابق ۳۹ میں سے ۳۶ کلیات وہ ہیں جن کے ماتحت فقہ حنفی کی جزئیات آتی ہیں اور ان کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ فقہ کے جزئی مسائل کس طرح کلیات کے ماتحت آتے ہیں اور یہ کہ کسی خاص صورتِ حال پر حکم فقہی کی تطبیق میں کلیاتِ فقہ سے کس طرح استفادہ کیا جاتا ہے اور وہ کیا اصول ہوتے ہیں جن کے تحت استخراج مسائل کئے جاتے ہیں۔

مصطفیٰ احمد الزرقاء کی رائے کے مطابق امام کرخی رحمہ اللہ نے ۳۷ قواعد جمع کئے ہیں:

فقد جاء ت جموعة الكرخي بسبع وثلاثين قاعدة. (۱)

یہ کتاب چونکہ فن کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے اس لئے اس میں تمام قواعد یکجا نہیں ہیں اور قواعد کی تعبیرات بھی جامع نہیں ہیں۔ اس رسالے کا اردو ترجمہ عبد الرحیم اشرف بلوچ صاحب نے کیا ہے، اس پر مفید مقدمہ مولانا عبد القدوس ہاشمی صاحب نے لکھا ہے، اصل کتاب میر محمد کتاب خانہ کراچی سے شائع ہوئی ہے، جبکہ ترجمہ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد سے شائع ہوا ہے۔

۳...... الفصول فی الأصول

امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۰ھ) کی معروف تصنیف ''أحكام القرآن'' ہے، یہ کتاب انہوں نے ''أحكام القرآن'' کے لئے بطورِ مقدمہ کے لکھی ہے۔ اس کتاب کے ماخذ دو ہیں، (۱) امام جصاص کے شیوخ اور اُن کی کتب (۲) اور وہ اصولی کتابیں جو ان کے زمانے میں دستیاب تھیں۔ امام جصاص رحمہ اللہ نے اس کتاب میں عام، خاص، محکم، مجمل، متشابہ، حقیقت، مجاز، امر، نہی، ناسخ ومنسوخ، بیان کی اقسام، خبرِ واحد، خبر مرسل، افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اقوالِ صحابہ، اجماع، قیاس واجتہاد، استحسان،

(۱) القواعد الكلية مأخوذة من المدخل الفقهي العام إلى الحقوق المدينة: الباب الأول، الفصل الثاني، ص ۱۰

Marfat.com

عللِ شرعیہ، تقلید مجتہد اور دیگر کئی اہم موضوعات پر قدرے تفصیل سے گفتگو کی ہے۔

اس کتاب میں امام جصاص رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب ''الرسالة'' پر بھی بعض مقامات پر مناقشہ کیا ہے، خصوصاً ''باب البیان'' میں، اِن سے مناقشہ میں سخت اسلوب اختیار کیا ہے اور بیان کی تقسیم میں امام شافعی رحمہ اللہ سے مناقشہ کیا ہے۔ یہ کتاب پانچویں صدی ہجری سے لے کر آٹھویں صدی ہجری تک مفقود رہی ہے اس لئے اس کے حوالے اصولِ سرخسی یا اصولِ بزدوی سے نقل کیے جاتے ہیں، براہِ راست اس کتاب سے نقل نہیں کیے جاتے۔ اس لئے ان چار صدیوں میں اصل مراجع کی طرف مراجعت کرنا نسخوں کے مفقود ہونے کی وجہ سے بظاہر ممکن نہیں تھا، اس لئے ان کے حوالے ان چار صدیوں کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ ۱۴۰۳ ہجری میں اس کا نسخہ پہلی مرتبہ شائع ہوا۔ اس کا محقق نسخہ ۱۴۱۴ھ میں چار جلدوں میں وزارۃ الاوقاف کویت سے شائع ہوا ہے۔

۴......العمد

قاضی عبدالجبار معتزلی (متوفی ۴۱۵ھ) فقیہ، اصولی، متکلم اور اپنے زمانے کے اصول میں مذہبِ معتزلہ کے امام تھے، فروع مذہبِ شافعی سے اخذ کرتے ہیں، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عمر رضا کحالہ نے لکھا ہے:

كان مقلد الشافعي في الفروع وعلى رأس المعتزلة في الأصول. (۱)

صاحب ''الرسالة المستطرفة'' نے لکھا:

ذي التصانيفي السائرة و ذكره شائع في الأصول. (۲)

یہ کتاب اصول فقہ پر ہے، اس میں اصول فقہ کے تقریباً تمام اہم ابواب موجود ہیں (مصنف نے علم کلام پر ایک کتاب ''المغنی'' لکھی تھی جو ۲۰ جلدوں میں ۱۳۰۰۰ اوراق پر

(۱) معجم المؤلفين: ج ۵ ص ۷۸ (۲) الرسالة المستطرفة: ص ۱۶۰

Marfat.com

مشتمل ہے، اسکی ۱۴ جلدیں چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہیں) اس کے تین ابواب ''الإجماع والقیاس والاجتھاد'' پر محمد جمال التطوانی نے تحقیق پیش کی، اور دراساتِ اسلامیہ میں اور دراساتِ علیا میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ (۱)

اسی طرح قاضی عبدالجبار کی کتاب ''العمد'' کے دوسرے نصف پر دکتور عبدالحمید زنید کی تحقیق جاری ہے۔ (۲)

امام ابوالحسین بصری معتزلی (متوفی ۴۳۶ھ) نے اس کتاب کی شرح ''المعتمد'' کے نام سے لکھی، اور اس کی تالیف کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أنی سلکت فی "الشرح" مسلک الکتاب فی ترتیب أبوابه وتکرار کثیر من مسائله وشرح أبواب لا تلیق بأصول الفقه من دقیق الکلام. (۳)

شرح ''العمد'' میں، میں نے کتاب کے ابواب کے طریقے کو اختیار کیا ہے، باوجود اس کہ کثیر مسائل میں تکرار تھا اور کئی ابواب کی شرح دقتِ کلام کے باعث اصولِ فقہ کے لائق نہیں تھی۔

تلاش بسیار کے باوجود اس کتاب کا مکمل مطبوعہ نسخہ مجھے دستیاب نہیں ہوا۔

۵...... تأسیس النظر ۶...... تقویم الأدلة فی الأصول

۷......الأنوار فی الأصول ۸......الأسرار فی الأصول والفروع

یہ کتابیں امام ابوزید دبوسی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) کی ہیں، علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(۱) معجم الأصولیین: مظهر بقا، ج ۲ ص ۱۵۵

(۲) معجم الأصولیین: مظهر بقا، ج ۲ ص ۱۵۵

(۳) المعتمد فی أصول الفقه: ج ۱ ص ۳

Marfat.com

وهو أول من وضع علم الخلاف وأبرزه إلى الموجود.⓫

انہوں نے سب سے پہلے علم الخلاف (اختلاف الفقہاء) کی بنیاد ڈالی اور اس کو باقاعدہ ایک منفرد علم کی حیثیت عطا کی۔

لیکن ابن خلکان رحمہ اللہ کی یہ بات درست نہیں ہے اس لئے کہ علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۰ھ) کی ''اختلاف الفقہاء'' اور امام طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۱ھ) کی ''اختلاف الفقہاء'' ان سے پہلے لکھی گئی ہیں، اس لئے ''اختلاف الفقہاء'' کا موجد علامہ دبوسی رحمہ اللہ کو قرار نہیں دیا جا سکتا، البتہ انہوں نے اس فن کو حسن ترتیب کے ساتھ مدوّن کیا ہے۔

''تأسیس النظر'' میں امام ابوالحسن کرخی اور ابوبکر جصاص رحمہما اللہ کے بیان کردہ مضامین کو قدرے تفصیل کے ساتھ لیا گیا ہے، اور حنفی فقہاء کا اسلوب اختیار کرتے ہوئے اصول کے ضمن میں مسائلِ جزئیہ کو تفریعات اور فقہی نکات پر مشتمل قواعد اور مسائل کو بیان کیا گیا ہے، امام دبوسی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو مندرجہ ذیل نو اجزاء میں تقسیم کیا ہے:

۱......امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے دو نامور شاگردوں امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے مابین فقہی اختلافِ آراء کی اساس کو بیان کیا ہے، اس حصہ میں وہ قواعد و اصول مذکور ہیں جن سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگردوں کے نقطہ نظر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

۲......امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما اللہ کی ان فقہی آراء کے اصول و قواعد جن میں امام محمد رحمہ اللہ نے ان سے اختلاف کیا ہے۔

۳......امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کی ان فقہی آراء کے اصول و قواعد جن میں امام ابویوسف رحمہ اللہ نے ان سے اختلاف کیا ہے۔

۴......امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے مابین پائی جانے والی اختلافی آراء کے

⓫ وفيات الأعيان: ترجمة: أبو زيد الدبوسي، ج۳ ص۴۸

Marfat.com

اصول وقواعد بیان کئے۔

۵...... تین حنفی ائمہ امام محمد، امام حسن بن زیاد (اصل کتاب سے ایک نام ساقط ہے) ان کی فقہی آراء کے اصول وقواعد جن میں ان سے ان کے ایک اور نامور ساتھی امام زفر رحمہ اللہ نے اختلاف کیا ہے۔

۶...... حنفی ائمہ فقہ (امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ وغیرہ) کی ان فقہی آراء کے اصول وقواعد جن میں امام مالک رحمہ اللہ نے ان سے اختلاف کیا ہے۔

۷...... تین حنفی ائمہ فقہ (امام محمد، امام زفر اور امام حسن بن زیاد رحمہم اللہ) کی ان فقہی آراء کے اصول وقواعد جن میں انہوں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نامور معاصر قاضی ابن ابی لیلی رحمہ اللہ کی آراء واقوال سے اختلاف کیا ہے۔

۸...... مذکورہ بالا حنفی ائمہ فقہ کی ان فقہی آراء کے اصول وقواعد جن میں انہوں نے امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔

۹...... متفرق اختلافی اقوال وآراء کے اصول وقواعد۔

ان نو اجزاء میں سے ہر ایک جز کو مختلف ابواب کے تحت تقسیم کیا گیا ہے، ہر باب میں اس موضوع سے متعلق یا اس سے ملتے جلتے امور سے متعلق اصول وکلیات بیان کئے گئے ہیں، ہر اصل اور کلیہ کی مثالیں اور تطبیقی نظائر بھی دی گئی ہیں تا کہ قانون کا منشا ومراد واضح ہو سکے، یہ رسالہ کراچی سعید کمپنی سے ۱۴۰۱ھ میں شائع ہوا ہے۔

''الأسرار في الأصول والفروع'' اس کتاب کے بارے میں حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جس کا آغاز انہوں نے ''الحمد لله رب العالمين'' سے کیا ہے۔ (1)

''الأنوار في الأصول'' حاجی خلیفہ نے کہا کہ یہ ایک مختصر کتاب ہے جس کا آغاز

(1) كشف الظنون: ج ۱ ص ۸۱

Marfat.com

''الحمد لله الذی أعلی منزلة المؤمنين'' سے ہوتا ہے۔ ⓫

''تقويم الأدلة فی الأصول'' حاجی خلیفہ نے کہا کہ یہ کتاب ایک جلد میں ہے اس کا آغاز ''الحمد لله رب العالمين'' سے ہوا ہے۔ امام فخر الاسلام علی بن بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۲ھ) نے اس کی شرح بھی لکھی ہے اور یہ ایک عمدہ شرح ہے اور یہ علمائے حنفیہ میں بہت معتبر سمجھی جاتی ہے، ابو بکر محمد بن حسین بن محمد الارسابندی حنفی (متوفی ۵۱۲ھ) نے اس کا اختصار کیا جس کا نام ''مختصر تقويم الأدلة للدبوسی'' ہے اور ابو جعفر محمد بن الحسین الحنفی نے اس کا اختصار کیا ہے۔ ⓬

۹ ...... المعتمد

امام ابو الحسین بصری معتزلی (متوفی ۴۳۶ھ) یہ کتاب قاضی عبد الجبار معتزلی (متوفی ۴۱۵ھ) کی ''العمد'' کی شرح ہے، اور اصول فقہ پر لکھی گئی ارکانِ اربعہ میں سے ایک کتاب ہے، کتبِ اربعہ مندرجہ ذیل ہیں:

''العمد، المعتمد، البرهان، المستصفی''

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۸ھ) فرماتے ہیں:

وكان من أحسن ما كتب فيه المتكلمون كتاب البرهان للإمام الحرمين والمستصفی للغزالی وهما من الأشعرية وكتاب العمد لعبد الجبار وشرحه المعتمد لأبی الحسين البصری وهما من المعتزلة وكانت الأربعة قواعد هذا الفن. ⓭

یہ کتاب معتزلہ کی آراء واستدلال کے مصادر میں سے ایک ہے، اس میں ماضی کے

⓫ كشف الظنون: ج ۱ ص ۱۹۶ ⓬ كشف القناع عن مهمات الأسامی والكنی: ص ۷۷/ كشف الظنون: ج ۱ ص ۴۶۷/ هدية العارفين: ج ۵ ص ۶۴۸/ الفوائد البهية فی تراجم الحنفية: ص ۱۰۹ ⓭ مقدمة ابن خلدون: ص ۴۵۵

Marfat.com

اصولیین کی ایک بڑی جماعت کی آراء کو منضبط کرلیا گیا ہے، ان کے ادلہ کو بیان کیا اور ان پر تنقید کی، اس کتاب میں اصول فقہ کے موضوع کو ایک ترتیبِ نو سے مرتب کیا گیا ہے، ''العمد'' میں پائے جانے والے تکرار سے اجتناب برتا ہے۔ مقدمۃ المعتمد کی یہ عبارت وجہ تالیف کو بیان کرتی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

والذی دعانی إلی تألیف هذا الکتاب فی أصول الفقه بعد شرحی کتاب العمد للقاضی عبد الجبار، واستقصاء القول فیه أنی سلکت فی شرح مسلک الکتاب فی ترتیب أبوابه وتکرار کثیر من مسائله وشرح أبواب لا تلیق بأصول الفقه من دقیق الکلام...... فأحببت أن أؤلف کتابا، مرتبة أبوابه غیر مکررة وأعدل فیها عن ذکر ما لا یلیق بأصول الفقه من دقیق الکلام...... وأیضا فإن القاری لهذه الأبواب فی أصول الفقه وإن کان عارفا بالکلام فقد عرفها علی أتم استقصاء ولیس یستفید من هذه الأبواب شیئا وإن کان عارفا بالکلام صعب علیه فهمها وإن شرحت له...... فکان الأولی حذف هذه الأبواب من أصول الفقه. ❶

بہرحال یہ کتاب ان کی تالیفات میں سے ایک اہم کتاب شمار کی گئی ہے جو فنِ اصولِ فقہ کا قابلِ فخر علمی سرمایہ ہے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل عناوین کے تحت مفید مباحث ذکر کی گئی ہیں:

''الکلام فی الأوامر، الکلام فی النواهی، الکلام فی المجمل والمبین، الکلام فی الناسخ و المنسوخ، الکلام فی الإجماع، الکلام فی القیاس والاجتهاد، الکلام فی الحظر والإباحة، الکلام فی المفتی والمستفتی'' وغیرها.

❶ المعتمد فی أصول الفقه: ج ۱ ص ۳

Marfat.com

یہ کتاب خلیل المیس کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں دار الکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔

١٠...... الإحكام في أصول الأحكام

علامہ ابن حزم ظاہری (متوفی ۴۵۶ھ) موصوف ابتداء میں شافعی المسلک تھے پھر ظاہریہ کی طرف آئے۔امام شافعی رحمہ اللہ نے استحسان کے بطلان پر جو دلائل دیئے تھے انہوں نے ان دلائل کو قیاس کے ابطال پر فٹ کیا، یہ قیاس اور استحسان کے منکر تھے، بعد میں فروع میں کسی کے مقلد بھی نہیں تھے۔علامہ ابن حزم نے فقہی اصول وضع کئے اور امام شافعی رحمہ اللہ کی طرح اپنے طرزِ استنباط اور طریقِ اجتہاد کو اپنے وضع کردہ اصول میں محدود و محصور کیا اور ان کے ذکر و بیان میں طوالت سے کام لیا، یہ اصول انہوں نے اپنی مشہور کتاب ''الإحكام في أصول الأحكام'' میں بیان کئے،اس کتاب کے ساتھ ساتھ آپ نے ظاہری فقہ کے قواعد میں ایک مختصر کتاب بھی تحریر کی۔ یہ قیاس اور استحسان کو تسلیم نہیں کرتے اور ان پر کڑی تنقید کرتے ہیں،تقلید کی مذمت کرتے ہوئے اپنی کتاب ''المحلى'' میں لکھتے ہیں:

لا يحل لأحد أن يقلد أحدا لا حيا ولا ميتا وعلى كل أحد من الاجتهاد حسب طاقته. (1)

کسی شخص کے لئے کسی زندہ یا فوت شدہ کی تقلید کرنا جائز نہیں، ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق اجتہاد کر سکتا ہے۔

علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب ''النبذ في أصول الفقه'' صفحہ ۲۷ پر تقلید کی بڑی مخالفت کی ہے۔انہوں نے ایک کتاب قیاس اور استحسان اور تقلید کے بطلان پر بھی لکھی ہے جس کا نام ''إبطال القياس والرأي والاستحسان والتقليد والتعليل'' ہے،اس

(1) المحلى بالآثار: كتاب التوحيد، مسائل من الأصول، ج ١ ص ٨٥

Marfat.com

کتاب میں قیاس اور رائے کی پُرزور انداز میں مذمت کی ہے۔

علامہ ابن حزم کی کتاب ''الإحكام في أصول الأحكام'' چالیس ابواب پر مشتمل ہے، ان کے تعصب کا اندازہ ''الباب الخامس والثلاثون في الاستحسان والاستنباط في الرأي وإبطال كل ذلك، الباب السادس والثلاثون في إبطال التقليد، الباب الثامن والثلاثون في إبطال القياس في أحكام الدين، الباب التاسع والثلاثون في إبطال القول بالعلل في جميع أحكام الدين''

ان ابواب کے تحت انہوں نے ائمہ فقہاء اور مقلدین کے خلاف بڑی نازیبا زبان استعمال کی ہے، یہ کتاب شیخ احمد محمد شاکر کی تحقیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں دار الاوقاف الجدیدہ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۱۱...... كتاب الخلافيات

امام بیہقی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۸ھ) آپ اپنے وقت کے ایک عظیم نقاد محدث تھے، آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

السنن الكبرى، شعب الإيمان، المدخل، دلائل النبوة، الزهد الكبير.

حصول علم کے لئے بغداد، خراسان اور حجازِ مقدس کے سفر کئے، علامہ ذہبی رحمہ اللہ ان کے متعلق نقل کرتے ہیں:

لو شاء البيهقي أن يعمل لنفسه مذهبا يجتهد فيه لكان قادرا على ذلك لسعة علومه ومعرفته بالاختلاف.

اگر امام بیہقی چاہتے تو اپنے لئے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈال دیتے، اس میں اجتہاد کرتے تو وہ وسعت علمی اور اختلافات کی معرفت رکھنے کی بناء پر ضرور قادر ہو جاتے۔

امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ما من شافعي إلا وللشافعي عليه منة إلا لبيهقي فإن له على الشافعي

Marfat.com

منة لتصانيفه في نصرة مذهبه وأقاويله. ⓫

شوافع میں سے امام بیہقی کا امام شافعی پر احسان ہے کہ انہوں نے کثرتِ تصانیف سے اِن کے مذہب اور نظریات کی مدد کی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کی یہ کتاب تلاش بسیار کے باوجود مجھے اب تک نہیں مل سکی۔ ان کے تقریباً تمام سوانح نگاروں نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے خصوصاً امام ذہبی رحمہ اللہ جیسے بلند پایہ نقاد محدث نے بھی۔

۱۲ ...... إحكام الفصول في أحكام الأصول

امام ابو الولید باجی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۴ھ) آپ اپنے وقت کے ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے، حصولِ علم کے لئے بغداد، دمشق، موصل، مصر وغیرہ کا سفر کیا، وہاں کے جید علماء سے علم سیکھا، موصل میں فقہ واصولِ فقہ کی تعلیم وہاں کے قاضی ابو جعفر السمنانی رحمہ اللہ سے حاصل کی، تیرہ سال تک حصولِ علم میں مگن رہنے کے بعد واپس لوٹ کر علمی اور عملی میدان میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے لگے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کے ترجمے کا آغاز ان القابات کے ساتھ کیا ہے:

الإمام، العلامة، الحافظ، ذو الفنون، القاضي.

امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی تفصیلی حالات اور تصنیفات کا ذکر کیا ہے، دیکھئے: ⓬

یہ کتاب عبد المجید ترکی کی تحقیق سے ۱۴۰۷ھ میں چھپ چکی ہے۔

۱۳ ...... اللمع في أصول الفقه

امام ابو اسحاق شیرازی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۶ھ) آپ کی مشہور تصنیف ''طبقات

⓫ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أحمد بن الحسين بن علي البيهقي، ج ۱۸ ص ۱۶۸، ۱۶۹ / تذكرة الحفاظ: ج ۳ ص ۲۲۰ ⓬ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو الوليد الباجي سليمان بن خلف، ج ۱۸ ص ۵۳۶ تا ۵۴۱

Marfat.com

الفقهاء ''ہے، ''اللمع '' مندرجہ ذیل مباحث پر مشتمل ہے:

الكلام فى الأمر والنهى، الكلام فى المجمل والمبين، الكلام فى النسخ، الكلام فى الإجماع، الكلام فى القياس، الكلام فى التقليد، الكلام فى الاجتهاد.

۳۴۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۴۲۴ھ میں دار الکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔

علامہ شیرازی رحمہ اللہ نے اس کتاب کی خود شرح لکھی، جو ''شرح اللمع ''اور ''الوصول إلى مسائل الأصول '' کے نام سے شائع ہوئی ہے، یہ شرح دو جلدوں میں عبدالمجید ترکی کی تحقیق کے ساتھ دار الغرب الاسلامی بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

ان کی ایک تصنیف ''الملخص فى الجدل ''ہے، جس میں انہوں نے عموم، خصوص، امر، نہی، ناسخ و منسوخ، اصل، فرع، علت، استحسان، استصحاب اور استصلاح پر بحث کی ہے۔ محمد یوسف اخوند نے اس کتاب پر تحقیق و تعلیق کر کے جامعہ ام القری سے ۱۴۰۷ھ میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔

مصنف نے اپنی کتاب کا اختصار ''المعونة فى الجدل ''کے نام سے کیا، یہ اختصار عبدالمجید ترکی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۸ھ میں شائع ہوا ہے۔

۱۴ ...... البرهان فى أصول الفقه

امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۸ھ) آپ فقیہ، اصولی، متکلم اور کئی علوم میں دسترس رکھتے تھے، اپنے والد شیخ ابو محمد الجوینی اور قاضی حسین رحمہما اللہ سے تفقہ حاصل کیا، استاذ ابو القاسم الاسکاف الاسفرائینی رحمہ اللہ سے علم الاصول کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تقریباً چار سال تک درس دیا، اس وجہ سے ان کا لقب امام الحرمین پڑ گیا۔ یہ کتاب نئے طریقے اور نئے اسلوب پر تالیف کی گئی، آٹھویں صدی ہجری

Marfat.com

کے شافعی عالم علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ جو ''البرھان'' سے قبل لکھی گئی کتب پر آگاہ تھے انہوں نے بھی اس کا اعتراف کیا اور کہا:

إن هذا الكتاب وضعه إمام الحرمين فی أصول الفقه علی أسلوب غريب لم يقتد فيه بأحد. ⓫

یہ کتاب اصول فقہ کی چار بنیادی کتابوں میں سے ایک ہے، اس کتاب میں مندرجہ ذیل پانچ عنوانات پر تفصیلی مباحث ہیں:

۱ ......البيان ۲ ......الإجماع ۳......القياس ۴......الاستدلال ۵ ...... الترجيح

علامہ ابوالحسن علی بن اسماعیل بن علی بن عطیہ ابیاری تلکانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۶ھ) نے ''التحقيق والبيان فی شرح البرھان'' کے نام سے اس کتاب کی مفصل شرح لکھی۔ امام الحرمین رحمہ اللہ کی ایک تصنیف ''الورقات'' ہے، ۳۱ صفحات پر مشتمل اس رسالے میں امر، نہی، خاص، عام، مجمل، ظاہر، مؤول، نسخ، اجماع، قیاس اور اجتہاد کی تعریفات اور مختصر وضاحت ذکر کی ہے، اس کتاب کی کئی اہل علم نے شروحات لکھی ہیں، دیکھئے تفصیلاً: ⓬

۱۵ ...... أصول البزدوی

علامہ فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۲ھ) آپ فروع واصول، فقہ وحدیث، مناظرہ وکلام، وغیرہ تمام علوم میں مہارتِ تامہ حاصل کر کے مرجع خلائق بنے، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

البزدوی الإمام الكبير، الجامع بين أشتات العلوم، إمام الدين فی الفروع والأصول، له تصانيف كثيرة معتبرة، وكتاب كبير فی أصول الفقه

⓫ طبقات الشافعية الكبری: ترجمة: عبد الملك بن عبد الله بن يوسف، ج۵ ص ۱۹۲ ⓬ كشف الظنون: ج۲ ص ۲۰۰۵

Marfat.com

مشهور بأصول البزدوی معتبر معتمد. ❶

امام فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ نے جس طرح ایک مشکل عبارت کے اسلوب کو اپنایا تو ان کی عبارت کے فہم میں صعب وعسر کی بناء پر ان کا لقب ابوالعسر پڑ گیا، مگر دوسری طرف ان کے ایک حقیقی بھائی جن کا نام محمد تھا انہوں نے بھی اصول اور دیگر فنون میں کتب تالیف کیں مگر اپنے بھائی فخر الاسلام کے برعکس انہوں نے نہایت سلیس، صاف اور واضح عبارتوں میں بات کرنے کے اسلوب کو اختیار کیا، ان کا یہ اسلوب اہل علم کو اتنا آسان لگا کہ ان کا لقب ابوالیسر رکھا گیا۔ ہوسکتا ہے کہ فخر الاسلام نے تعلیم اور اس اسلوب کو متعارف کرانے کی غرض سے ایسا کیا ہوا اور پھر انہی کے مشورے سے ان کے بھائی نے نہایت سلیس، صاف اور واضح عبارات میں اصولِ فقہ کے مسائل کو پیش کیا تاکہ دونوں طریقوں پر اصولِ فقہ میں خدمات کا شرف ان کے خاندان کو حاصل ہو جائے۔ علامہ طاش کبری زادہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وللإمام فخر الإسلام البزدوی أخ مشهور بأبی الیسر لیسر تصنیفاته كما أن فخر الإسلام مشهور بأبی العسر لعسر تصنیفاته. ⓬

امام بزدوی رحمہ اللہ کی اصول بزدوی میں موجود روایات کی تخریج علامہ قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے ''تخریج الأحادیث من أصول البزدوی'' کے نام سے کی۔ اس کتاب پر لکھی گئی شروحات کی تعداد بیس سے زائد ہے، لیکن سب سے زیادہ معروف، مفصل ومدلل اور محقق شرح علامہ عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۰ھ) کی ''کشف الأسرار شرح أصول البزدوی'' ہے۔

اس کتاب کی ایک شرح علامہ حسین بن علی المعروف حسام الدین سغناقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۱ھ) کی ''الکافي شرح البزدوي'' ہے۔ شیخ محمد فخر الدین سید محمد قانت نے

❶ الفوائد البهية: ص ۱۲۴، ۱۲۵ ⓬ مفتاح السعادة: ج ۲ ص ۱۴۱

Marfat.com

اس پر نہایت مفید تحقیق و تعلیق کر کے دکتورہ کی ڈگری حاصل کی ہے، یہ کتاب ۵ جلدوں میں مکتبۃ الرشد سے ۱۴۲۲ھ میں چھپ چکی ہے۔ علامہ قوام الدین امیر کاتب اتقانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۸ھ) نے ''الشامل'' کے نام سے اس کی شرح لکھی۔

علامہ اکمل الدین بابرتی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۶ھ) نے ''التقریر'' کے نام سے اس کتاب کی شرح لکھی۔ ⓫

۱۶...... أصول السرخسی

علامہ شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) علامہ سرخسی رحمہ اللہ نے یہ کتاب قید و بند کی صعوبتوں کے زمانے میں کنویں سے زبانی املاء کروائی ہے، کتاب کے مقدمے میں اس کی صراحت موجود ہے:

قال الشیخ الإمام الأجل الزاهد شمس الأئمة أبو بکر محمد بن أبی سهل السنرخسی أملی فی یوم السبت سلخ شوال سنة تسع وسبعین وأربع مائة فی زاویة من حصار أوزجند.

اس کتاب میں مندرجہ ذیل موضوعات کا قدرے تفصیل سے تذکرہ کیا گیا ہے:

امر، نہی، اسبابِ شرائع، عزیمت، رخصت، خاص، عام، الفاظِ عموم، حقیقت، مجاز، صریح، کنایہ، سبب، رکن، اہلیت، شرط، علت، حروفِ مستعملہ، متواتر، مشہور، خبر واحد، اجماع، بیان کی اقسام، نسخ، افعال النبی، شرائع من قبلنا، استحسان، معارضہ، اہلیتِ اداء وغیرہ اہم موضوعات کو حسنِ ترتیب سے ذکر کیا ہے۔

یہ کتاب دکتور رفیق العجم کی تحقیق کے ساتھ قدیمی کتب خانہ سے بھی دو جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ علامہ سرخسی رحمہ اللہ اپنے زمانے کے ایک بلند پایہ فقیہ تھے، ان کی تصانیف

⓫ الفتح المبین: ج۲ ص ۱۷۲، ۲۰۱/ هدیة العارفین: ج۲ ص ۱۷۱/ معجم الأصولیین: ج۱ ص ۲۸۵

Marfat.com

فقہ اور اصول پر محیط ہیں، انہوں نے فقہ کی مشہور و ضخیم کتاب ''المبسوط'' اپنے شاگردوں کو اس وقت املاء کرائی جب انہیں ایک کنویں میں قید کر دیا گیا تھا، اس زمانے میں ان کے تلامذہ کنویں کی منڈیر پر جمع ہو جاتے اور بغیر کسی کتاب و مراجع کے املاء کراتے جاتے اور شاگرد لکھتے رہتے۔ شمس الائمہ کو حاکم وقت خاقان نے کنواں نما گڑھے میں قید کیا تھا، ڈاکٹر صلاح الدین منجد نے ''شرح السیر الکبیر'' کے مقدمے میں ایک وجہ یہ بیان کی ہے کہ خاقان نے اپنی کنیز کو آزاد کر کے عدت سے پہلے ہی اس سے نکاح کر لیا تھا، امام سرخسی رحمہ اللہ نے ان کے اس فعل پر اعتراض کیا جس کی پاداش میں اس ظالم و جابر شخص نے تکبر اور رعونت کے عالم میں ایسی مقدس شخصیت کو نہایت بربریت کے ساتھ قید کر لیا، کئی سال تک آپ اس کنویں میں قید رہے، اسی قید و بند کی صعوبتوں اور تکلیفوں کے دوران آپ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''المبسوط'' جو تیس (۳۰) جلدوں میں ہے زبانی محض اپنے حافظے سے املاء کراتے تھے۔ کسی نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو تین سو کراسے (یعنی کاپیاں) حفظ تھیں، آپ نے فرمایا ''حفظ الشافعی زکوۃ محفوظی'' یعنی مجھے جتنا یاد ہے امام شافعی کو اس کی زکوۃ یاد تھی۔

علامہ طاش کبری زادہ فرماتے ہیں کہ انہیں بارہ ہزار کاپیاں حفظ تھیں۔ (۱)

۱۷ ...... المنخول من تعليقات الأصول

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ) امام غزالی رحمہ اللہ نے اصولِ فقہ پر مندرجہ ذیل کتب اور رسالے لکھے ہیں:

المنخول، المستصفى، شفاء الغليل، منتخل في علم الجدل، تحصين المأخذ، مأخذ في الخلافيات، مفصل الخلاف في أصول القياس.

(۱) مفتاح السعادة: ترجمة: شمس الأئمة السرخسي، ج ۲ ص ۱۶۶

Marfat.com

''المنخول'' امام غزالی رحمہ اللہ کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے جوان کی جوانی کے زمانے کی کتاب ہے، ابتدائی زمانے میں ان میں مجادلہ، مناظرہ، نکتہ چینی، خود پسندی تھی۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو اپنی علمی زندگی کے آغاز پر تصنیف کیا اور بغداد میں مدرسہ نظامیہ کی تدریس کے زمانہ میں اپنے استاد امام الحرمین رحمہ اللہ کی زندگی میں ہی یہ کتاب لکھ دی تھی، ابتدائی زمانے میں آپ مکمل طور پر دراساتِ فلسفہ کی طرف مائل تھے اور ''مقاصد الفلاسفة'' اور ''تهافة الفلاسفة'' جیسی کتب کی تصنیف میں مشغول تھے۔ اس کتاب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس دور میں امام غزالی رحمہ اللہ ایک مستقل شخصیت کی روپ میں نظر نہیں آتے بلکہ ان کی حیثیت زیادہ تر اپنے استاد کی آراء کے ناقل ومدافع کی نظر آتی ہے، مگر امام الحرمین رحمہ اللہ سے اس عقیدے و پیروی نے انہیں اپنی رائے کے اظہار سے روک نہیں دیا تھا، وہ ''المنخول'' میں ان سے اعراض بھی کرتے ہیں اور ان کے مسلک کے خلاف کو بھی اختیار کرتے ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر سخت قلم چلایا ہے اور آپ کے خلاف بڑے نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں، امام غزالی رحمہ اللہ نے ''المنخول'' کے آخر میں ایک فصل کے تحت مذہبِ امام شافعی رحمہ اللہ کی دیگر مذاہب پر تقدیم کی وجہ بیان کی اور پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کا بطلان کیا جس کی تفصیلات ''المنخول'' میں ''المسلک الثالث في الكلام على مخالفات مالك و أبي حنيفة رحمه الله'' کے تحت صفحہ ۴۹۹ میں دیکھی جاسکتی ہیں، ان کو غیر مجتہد کہا اور کہا کہ وہ لغت سے ناواقف ہیں، اور انہوں نے جو مسائل فقہیہ بیان کئے وہ غلط ہیں۔ شاید امام غزالی رحمہ اللہ نے یہ سب اپنے استاد امام الحرمین رحمہ اللہ کے منہج کی پیروی میں کہا، کیونکہ انہوں نے بھی اپنی کتاب ''مغيث الخلق'' میں ایسا ہی کیا تھا۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ امام غزالی رحمہ اللہ نے زندگی کے اواخر میں فقہ حنفی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے متعلق ان اعتقادات سے رجوع کرلیا تھا جس کا اظہار ان کی کتب ''المستصفی''

Marfat.com

اور ''إحياء علوم الدين'' سے ہوتا ہے۔ ''إحياء علوم الدين'' میں آپ نے فرمایا:

وأما أبو حنيفة فلقد كان أيضا عابدا زاهدا بالله تعالى، خائفا منه، مريدا وجه الله تعالى بعلمه.

امام غزالی رحمہ اللہ نے آپ کی عبادت، زہد، خوفِ خدا، خشیت، امانت و دیانت اور شب بیداری کے متعلق اقوال و حکایات بھی نقل کی ہیں، دیکھئے: ❶

''المنخول'' میں بعض مباحث نہایت مختصر ہیں جبکہ بعض بہت طویل ہیں، بعض جگہ تعبیرات نہایت سہل ہیں جبکہ بعض مقامات پر نہایت دقیق ہیں، کتاب میں ایک اسلوب نہیں اختیار کیا گیا ہے، ایک ثلث کتاب ان مباحث پر مشتمل ہے جن کا اصولِ فقہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، بعض مقامات پر غیر مستند روایات ذکر کی ہیں جبکہ بعض مقامات پر صحیح احادیث کو بھی قطعی طور پر کذب قرار دیا ہے:

﴿اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ﴾ (توبہ:۸۰)

اس آیت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ''سأزيده على السبعين'' تو امام غزالی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو جھوٹ لکھا ہے:

على أن ما نقل في آية الاستغفار كذب قطعا، إذا الغرض منه التناهي في تحقيق اليأس من المغفرة فكيف يظن برسول الله صلى الله عليه وسلم ذهولة. ❷

''سأزيده على السبعين'' کے حدیث نہ ہونے کے بارے میں امام غزالی رحمہ اللہ کو وہم ہوا ہے حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو

❶ إحياء علوم الدين: كتاب العلم، الباب الثاني، ج ۱ ص ۲۸، ۲۹

❷ المنخول: كتاب المفهوم، ص ۲۹۶

Marfat.com

نقل کیا ہے، دیکھئے۔ ⓫

۱۸ ...... المستصفی

امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ) یہ کتاب اصول فقہ پر لکھی گئی ارکانِ اربعہ میں سے ایک کتاب ہے، جس پر اس فن کے لکھنے والوں نے بنیاد رکھی، علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے اسے اصول فقہ کی بنیادی کتب میں شمار کیا ہے۔ ⓬

امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنی علمی زندگی کے آخری زمانہ میں اس کو تالیف کیا جس کی وجہ سے یہ آپ کے علمی تجربہ کا نچوڑ ہے، جب آپ نے نیشاپور بغداد میں دوبارہ تدریس کا آغاز کیا تو یہ کتاب تالیف کی، اس کتاب کے مقدمے سے یہ ہی ظاہر ہوتا ہے، آپ فرماتے ہیں:

ثم ساقنی قدر الله تعالی إلی معاودة التدریس والإفادة، فاقترح علی طائفة من محصلی علم الفقه تصنیفا فی أصول الفقه. ⓭

اس کتاب میں آپ مستقل شخصیت کے مالک نظر آتے ہیں اور اپنی آراء بھی ذکر کرتے ہیں اور اس میں آپ اپنے استاذ امام الحرمین رحمہ اللہ کے اقوال کے ساتھ چمٹے ہوئے نظر نہیں آتے بلکہ بالکل آزاد نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب حد درجہ اختصار اور طبیعت پر گراں گزرنے والی طوالت سے پاک ہے، اس میں ان دونوں کے درمیانی راستہ کا انتخاب کیا گیا ہے، اس میں ''المنخول'' کی طرح حد درجہ اختصار نہیں اور نہ ہی ''تهذیب الأصول'' کی طرح طوالت ہے، امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اقترح علی طائفة من محصلی علم الفقه تصنیفا فی أصول الفقه، اصرف العنایة فیه إلی التلفیق بین الترتیب والتحقیق وإلی التوسط بین

⓫ صحیح البخاری: کتاب تفسیر القرآن، باب قوله: استغفر لهم او لا تستغفر لهم...... إلخ، ج۶ ص۶۷، رقم الحدیث: ۴۶۷۰ ⓬ مقدمة ابن خلدون: ص ۴۵۵

⓭ المستصفی: مقدمة، ص ۴

Marfat.com

الإخلال والإملال على وجه يقع في الفهم دون كتاب "تهذيب الأصول" لميله إلى الاستقصاء والاستكثار، وفوق كتاب المنخول لميله إلى الإيجاز والاختصار فأجبتهم إلى ذلك مستعينا بالله وجمعت فيه بين الترتيب والتحقيق لفهم المعاني. ❶

امام غزالی رحمہ اللہ نے ''المستصفی'' کو ایک مقدمہ اور چار اقطاب پر مرتب کیا، مقدمہ تمہید کی مانند ہے، چار اقطاب مقصود کے خلاصہ وذکر پر مشتمل ہیں۔ اصولِ فقہ کی اس کتاب کا مقدمہ منطق کے متعلق ہے، آپ کی رائے یہ ہے ''من لا يحيط بها فلا ثقه بعلومه أصلا'' جو اس منطقی مقدمہ کا احاطہ نہ کرے اس کے علم کا اہل علم کے یہاں کوئی اعتبار نہیں ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ اس کتاب کے مسائل بیان کرنے میں توازن نہیں رکھ پائے، بعض مسائل اور ان کے اعتراضات وجوابات اور شبہات کے ازالہ میں بھی طویل بحث کرتے ہیں، مثلاً قیاس کے مانعین کے شبہات کے ازالہ کے وقت ان کی یہی کیفیت نظر آتی ہے، جبکہ بعض مسائل کے بیان میں وہ انتہائی اختصار اور دقت سے کام لیتے ہیں، مثلاً مطلق ومقید کی مکمل بحث، اس کے مسائل وتشریح کو صرف نصف صفحہ میں بیان کردیا۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے ''المستصفی'' میں ان آراء سے بھی گریز کیا جو گوشہ نشینی کے زمانے میں اختیار کی تھیں جب آپ عبادت وریاضت میں مگن تھے اور تصوف کا غلبہ تھا۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے ''المستصفی'' کو اپنی وفات سے ایک سال قبل یعنی ۵۰۴ ہجری میں تصنیف کیا۔ یہ کتاب محمد عبدالسلام عبدالشافی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۳ھ میں دار الکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔

اس کتاب پر لکھی گئی شروحات، تعلیقات اور اختصارات کے لئے دیکھئے: ❷

اس کتاب کا معروف اختصار علامہ ابن رشد رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۵ھ) نے ''مختصر

❶ المستصفى: مقدمة، ص ۴ ❷ كشف الظنون: باب الميم، ج ۲ ص ۱۶۷۳، ۱۶۷۴

Marfat.com

المستصفی'' کے نام سے کیا، جس کا تعارف ان شاء اللہ آگے آرہا ہے۔

۱۹ ...... الواضح في أصول الفقه

امام ابوالوفاء بن عقیل حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۳ھ) آپ نے ابویعلی بن الفراء سے تفقہ حاصل کیا اور ابوالولید معتزلی سے اصول کی تعلیم حاصل کی، شروع میں مذہب معتزلہ کی جانب میلان رکھتے تھے بعد میں مذہب حنابلہ کو اختیار کرلیا مگر اس کے باوجود بھی ان کے عقیدہ میں مذہب معتزلہ کا اثر باقی رہا، اپنے زمانے کے قطب الاعلام اور شیخ الاسلام تھے۔

یہ کتاب تین قسموں پر مشتمل ہے:

القسم الأول: أصول الفقه، القسم الثاني: في الجدل، القسم الثالث: مسائل الخلاف.

اصول فقہ کے مباحث نہایت تفصیل کے ساتھ فصول کی ترتیب پر قسم ثالث کے تحت ذکر کی ہیں، یہ کتاب دکتور عبداللہ بن عبدالمحسن ترکی کی نہایت گراں قدر تحقیق وتعلیق کے ساتھ ۱۴۲۰ھ میں پانچ جلدوں میں مؤسسۃ الرسالۃ سے شائع ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ آپ کی ایک کتاب ''الفنون'' ہے جس میں فقہ، اصول فقہ، علم کلام اور بہت سے علوم سے کثیر وعظیم فوائد جمع کئے، یہ کتاب ۴۰۰ سے زائد جلدوں پر مشتمل تھی، دنیا میں اس سے بڑی کوئی کتاب نہیں ہے:

لا تصنيف في الدنيا أكبر من هذا الكتاب.①

۲۰ ...... المنهاج في الأصول

علامہ جاراللہ زمخشری (متوفی ۵۳۸ھ) مصنف کی تصنیفات میں زیادہ معروف تفسیر

---

①إيضاح المكنون: ج۲ ص۸۵/ هدية العارفين: ج۵ ص۶۹۵/ الفتح المبين: ج۲ ص۱۲، ۱۳/ سير أعلام النبلاء: ج۱۹ ص۴۴۵

Marfat.com

کشاف ہے، تلاش بسیار کے باوجود مجھے ان کی کتاب ''المنهاج فی الأصول'' کہیں سے دستیاب نہیں ہوئی، البتہ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے، دیکھئے: (۱)

۲۱...... مختصر المستصفی

امام ابوالولید محمد بن رشد مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۵ھ) آپ اپنے وقت کے ایک بلند پایہ عالم تھے، فقہاء اور قضاۃ کے گھرانے میں نشو ونما پائی، آباء واجداد مالکی مذہب کے ائمہ میں سے تھے، علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب کا اختصار کیا ہے، اور مزید اضافات بھی کئے ہیں، علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے ''مختصر المستصفی'' کے مقدمے میں اس کتاب کے لکھنے کا سبب ان الفاظ میں بیان کیا:

فإن غرضي في هذا الكتاب أن أثبت لنفسي على جهة التذكرة من كتاب أبي حامد في أصول الفقه المقلب بالمستصفى جملة كافية بحسب الأمر الضروري في هذه الصناعة. (۲)

علامہ ابن رشد رحمہ اللہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے منہج اصولیہ کے میدان میں امام غزالی رحمہ اللہ کی نص پر اضافہ کر کے اس کی تہذیب وتکمیل کی۔ علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے اپنی اس مختصر میں ''طريقة المتكلمين'' اور ''طريقة الفقهاء'' کے بجائے ایک تیسرا طریقہ اپنایا جس کو ''طريقة الفلاسفة'' کا نام دیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے دو بنیادی امور ہیں جن میں دونوں کی مختلف آراء ہیں:

(۱) علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے منطق کو اصول فقہ میں داخل کرنے کی وجہ سے امام غزالی رحمہ اللہ پر اعتراض کیا۔ موصوف فرماتے ہیں:

ونحن فلنترك كل شيئ إلى موضعه، فإن من رام أن يتعلم أشياء

(۱) كشف الظنون: ج۲ ص۱۸۷۷ (۲) مختصر المستصفى: ص ۳۴

Marfat.com

أكثر من واحد في وقت واحد لم يمكنه أن يتعلم ولا واحدا منها. ⑪

ہم ہر شئی کو اس کے مناسب وموزوں موقع کے لئے چھوڑ دیں اور جو چاہے کہ ایک وقت میں ایک سے زائد اشیاء سیکھے تو ان (سب) کا سیکھنا اس کے لئے ممکن نہیں ہوگا اور وہ ایک بھی نہیں سیکھ سکے گا۔

(۲) فقہی نظریات وافکار کے اظہار میں دونوں ایک دوسرے سے جداگانہ طریقہ اختیار کرتے ہیں، کیونکہ ایک شافعی ہے اور دوسرا مالکی، یہ کتاب درحقیقت اختصار نہیں بلکہ جگہ جگہ امام غزالی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ ومناقشہ معلوم ہوتا ہے، علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے اس کتاب کو ۵۵۲ ہجری میں تالیف کیا، یہ ان کی ابتدائی مؤلفات میں سے ہے، اس کتاب کا ذکر علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے اپنی ایک اور کتاب "بداية المجتهد" میں کیا اور کہا:

وقد تكلمنا في العمل (عمل أهل المدينة) وقوته في كتابنا في الكلام الفقهي وهو الذي يدعى بأصول الفقه. ⑫

محمد بن علی بن عفیف رحمہ اللہ نے علامہ ابن رشد رحمہ اللہ کی "مختصر المستصفى" کی ۶۰۶ھ میں تلخیص کی ہے۔ ⑬

۲۲ ...... منهاج الوصول إلى علم الأصول

علامہ ابن جوزی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) آپ اپنے وقت کے ایک عظیم محدث، فقیہ، واعظ، مؤرخ اور بہت سے علوم میں ید طولیٰ رکھنے والے تھے، فقہ کی تعلیم ابن زاغونی وغیرہ سے حاصل کی، خلق کثیر نے آپ سے استفادہ کیا جن کا شمار ممکن نہیں، آپ کی مجلس وعظ میں تقریباً دس ہزار سامعین ہوتے تھے۔ آپ کی مؤلفات کی تعداد ۳۴۰ سے زائد

⑪ مختصر المستصفى: مقدمة المصنف، ص ۳۸ ⑫ بداية المجتهد ونهاية المقتصد: كتاب الصلاة، الباب الأول، ج ۱ ص ۱۰۹ ⑬ مختصر المستصفى لابن رشد: مقدمة، ص ۶۷

Marfat.com

بتائی جاتی ہے، اصول فقہ پر "منهاج الوصول إلى علم الأصول" تصنیف کی، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے، دیکھئے: (۱)
لیکن مجھے کافی تلاش کے باوجود یہ کتاب نہیں ملی۔

۲۳...... المحصول من أصول الفقه

امام فخر الدین رازی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۶ھ) آپ مفسر، فقیہ، اصولی، متکلم، ادیب، شاعر، حکیم، فیلسوف اور فلکی تھے، آپ امراء وعلماء میں ممتاز مقام رکھتے تھے، فقہ واصول کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، حصول وفروغ کے لئے خوارزم، ماوراء النہر اور خراسان کے سفر کئے، آپ کی اصول فقہ اور اُن پر متعلقات پر درج ذیل کتب ورسائل کے نام ملتے ہیں:

إبطال القياس، إحكام الأحكام، الجدل، رد الجدل، الطريقة في الجدل، الطريقة العلائية في الخلاف، عشرة آلاف نكتة في الجدل، المحصل في أصول الفقه، المعالم في أصول الفقه، المنتخب (أو) منتخب المحصول، النهائية البهائية في المباحث القياسية، أسرار التنزيل وأنوار التأويل، كتاب أحكام الأحكام، المحصول من أصول الفقه.

"إبطال القياس" اس کتاب کے نام سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قیاس کے انکار پر ہے اسی وجہ سے مولانا عبدالسلام ندوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "امام رازی" میں لکھا کہ یہ کتاب قیاس کے بطلان میں ہے اور نامکمل ہے۔ (۲)

مگر درست بات یہ ہے کہ اس بارے میں امام رازی رحمہ اللہ کا موقف واضح ہے وہ قیاس کو حجت تسلیم کرتے ہیں۔ "المحصول" میں وہ قیاس کے بارے میں علماء کے مختلف

(۱) كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۸۷۹ (۲) امام رازی: ص ۴۴

Marfat.com

مذاہب ان کے دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہیں، آخر میں اپنا مسلک وموقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والذی نذهب إليه وهو قول الجمهور من علماء الصحابة والتابعين أن القياس حجة في الشرع. ⓫

اسی طرح تفسیر کبیر بھی میں امام رازی رحمہ اللہ سے قیاس کا شرعی حجت ہونا ہی ظاہر ہوتا ہے، مثلاً وہ آیت ''فاعتبروا يا أولي الأبصار'' کے تحت فرماتے ہیں:

اعلم أنا قد تمسكنا بهذه الآية في كتاب المحصول من أصول الفقه على أن القياس حجة فلا نذكره ههنا. ⓬

امام رازی رحمہ اللہ کی اصول فقہ یا اُن کے متعلقات پر لکھی گئی کتابوں میں مجھے صرف اُن کی دو کتابیں ''المحصول'' اور ''المعالم'' ملی ہیں، بقیہ شاید کوئی کتاب مطبوعہ نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

امام رازی رحمہ اللہ کی ''المحصول'' اصول فقہ کی اہم کتب میں سے ہے، اور اس کو شہرت بھی حاصل رہی، شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ امام رازی رحمہ اللہ نے اس فن میں سابقین سے جو کچھ منقول تھا سب کو اس کتاب میں جمع کر دیا، اور امام رازی رحمہ اللہ کے بعد جو اس فن میں لکھا گیا وہ اس سے منتخب اور محصول تھا، بالفاظ دیگر ''المحصول'' اصول فقہ کی ان اہم ترین کتب سے ماخوذ ہے جو امام رازی رحمہ اللہ سے قبل تعبیر کے افصح اسالیب اور ترتیب وتہذیب کے اعلیٰ طرق پر لکھی گئی تھیں، امام رازی نے صرف نقل پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی آراء کا اضافہ کیا اور پھر ان افکار وآراء سے بہترین نتائج نکالے، یہ کتاب طٰہٰ جابر فیاض علوانی، عادل احمد عبد الموجود اور علی محمد معوض کی تحقیق کے ساتھ چھپی ہے۔

⓫ المحصول من أصول الفقه: الكلام في القياس، المسألة الثالثة، ج۵ ص ۲۶

⓬ التفسير الكبير: سورة الحشر آیت نمبر۲ کے تحت، ج۲۹ ص ۵۰۱

Marfat.com

امام رازی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو ۵۷۶ھ میں صرف ۳۲ سال کی عمر میں لکھا، امام رازی رحمہ اللہ کا ماخذ چار کتابیں ہیں "العمد، المعتمد، البرھان، المستصفی" اس کتاب کی جامعیت اور افادیت نے کافی حد تک متقدمین سے بے نیاز کردیا ہے، اس میں سابقہ کتب کی وہ تمام مباحث تہذیب وترتیب کے ساتھ ہیں جن کی اصول فقہ پڑھنے پڑھانے والوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل موضوعات پر تفصیلی مباحث ہیں:

حکم شرعی کی وضاحت، احکام شرعیہ کی تقسیم، اشیاء میں حسن وقبح، قبل الشرع اشیاء کا حکم، لغت، امر، نہی، عام، خاص، عام میں تخصیص، مجمل، مبین، مطلق، مقید، عصمت انبیاء، افعالِ رسول، ناسخ منسوخ، اجماع کی حجیت، مراتب، اجماع کا حکم، متواتر، مشہور اور خبر واحد پر تفصیلی گفتگو، مقدماتِ ترجیح، اجتہاد کی حقیقت، مجتہد کی ذمہ داریاں، مفتی ومستفتی سے متعلق تین اقسام پر مشتمل تفصیلی مباحث اور دیگر بھی کئی مفید مضامین عام فہم انداز میں جامعیت کے ساتھ یکجا کیے ہیں۔ اس کتاب پر کثرت کے ساتھ شروحات، تعلیقات اور اختصارات لکھے گئے، تفصیلاً دیکھیے: (۱)

اس کتاب کی معروف ومتداول شروحات دو ہیں:

۱......"نفائس الأصول فی شرح المحصول" علامہ شہاب الدین احمد بن ادریس قرافی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۴ھ) موصوف نے تیس کتابوں سے استفادہ کر کے ۴۱۲۱ صفحات پر مشتمل ایک علمی ومحققانہ شرح لکھی، مصنف ایک جید مالکی عالم ہیں، آپ کی تین تصنیفات اہل علم کے درمیان معروف ہیں:

(۱) أنوار البروق فی أنواء الفروق (۲) الذخیرة (۳) الإحکام فی تمییز الفتاوی عن الأحکام وتصرف القاضی والإمام، علامہ قرافی رحمہ اللہ کی

(۱) کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۱۵، ۱۶۱۶

Marfat.com

"نفائس الأصول" شیخ عادل احمد عبدالموجود اور علی محمد معوض کی تحقیق کے ساتھ نو جلدوں میں مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز سے ۱۴۱۶ھ میں شائع ہوئی ہے، نیز موصوف نے "تنقیح الفصول" کے نام سے "المحصول" کا اختصار بھی کیا ہے۔

(۲) "نهاية الوصول إلى علم الأصول" علامہ محمد بن عبدالرحیم بن محمد ارموی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۵ھ) یہ شرح صالح بن یوسف اور سعد بن کی تحقیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں مکہ مکرمہ مکتبہ التجاریہ سے شائع ہوئی ہے۔

علامہ تاج الدین ارموی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) نے "المحصول" کا اختصار "الحاصل من المحصول" کے نام سے کیا، یہی "الحاصل" قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) کی "منهاج الوصول" کا ماخذ ہے، "الحاصل" عبدالسلام محمود ابو ناجی کی تحقیق کے ساتھ جامعہ یونس سے ۱۹۹۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۲۴...... المعالم في أصول الفقه

علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ نے امام رازی رحمہ اللہ کی اصول فقہ پر تصنیفات میں صرف دو کتابوں کا ذکر کیا ہے:

"وفي أصول الفقه المحصول والمعالم" ⓫

علامہ طاش کبری زادہ اور حاجی خلیفہ رحمہما اللہ نے بھی اس کتاب کا ذکر کیا۔ ⓬

علاء الدین علی بن اسماعیل بن یوسف القونوی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۹ھ) نے اس کتاب کا اختصار "اختصار المعالم في الأصول" کے نام سے کیا۔

"المعالم" کے رد پر کتاب ابوالمطرف احمد بن عبداللہ بن محمد بن حسن بن عُمیرہ (متوفی ۶۵۸ھ) نے "رد على كتاب المعالم للإمام فخر الدين الرازي" تالیف

⓫ وفيات الأعيان: ترجمة: فخر الدين الرازي، ج۴ ص ۲۴۹

⓬ مفتاح السعادة: ۲/ ۵۹۹/ كشف الظنون: ۲/ ۱۷۲۶، ۱۷۲۷

Marfat.com

کی۔امام ابو اسحاق ابراہیم بن محمد خزرجی انصاری (متوفی ۷۰۹ھ) نے ''رفع المظالم من کتاب المعالم'' کے نام سے کتاب لکھی، دراصل یہ کتاب ابوالمطرف بن عمیرہ رحمہ اللہ کی کتاب ''رد علی کتاب المعالم'' کا جواب ہے، امام ابوالمطرف رحمہ اللہ نے امام رازی رحمہ اللہ کی ''المعالم'' پر اعتراضات کیے، امام ابو اسحاق انصاری رحمہ اللہ نے یہ کتاب لکھ کر امام رازی رحمہ اللہ کا دفاع کیا، اور ان اعتراضات کے مفصل جوابات دیئے، کتاب کے نام سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔[۱]

امام رازی رحمہ اللہ ''المعالم'' میں حددرجہ اختصار سے کام لیتے ہیں، اور پھر کوشش کرتے ہیں کہ اس عبارت میں مطلوب بھی مکمل ادا ہو جائے اور اس کا کوئی پہلو چھوٹنے بھی نہ پائے، یہ کتاب دس ابواب پر اور ہر باب مسائل پر مشتمل ہے:

پہلا باب لغات کی بحث میں ہے، اس کے تحت نو مسائل لائے ہیں، پہلا مسئلہ تقسیمات الفاظ میں ہے۔

دوسرا باب اوامر ونواہی کے بیان میں ہے، اس کے ضمن میں بیس مسائل پیش کیے ہیں۔

تیسرا باب عام خاص کے بیان میں ہے، جس کے تحت دس مسائل ذکر کیے، پہلا مسئلہ مطلق وعام کے مابین فرق میں ہے۔

چوتھا باب مجمل ومبیّن کی بحث میں ہے۔

پانچواں باب افعال میں ہے جو دو فصلوں پر مشتمل ہے۔

چھٹا باب نسخ سے متعلق ہے، اس کے تحت چار مسائل ذکر کیے، پہلا مسئلہ اس میں ہے کہ نسخ کے جواز پر مسلمانوں کا اتفاق ہے جبکہ یہود نے اس کی مخالفت کی ہے۔

ساتواں باب اجماع سے متعلق ہے اس کے ضمن میں چار مسائل بیان کیے، پہلا مسئلہ یہ بیان کیا کہ امت کا اجماع حجت ہے نظام وخوارج کا اس میں اختلاف ہے۔

[۱] الديباج المذهب: ص ۱۴۷ / معجم الأصوليين: ج ۱ ص ۴۸

Marfat.com

آٹھواں باب اخبار کے بیان میں ہے جو دس مسائل پر مشتمل ہے، پہلے مسئلے میں یہ ہے کہ جمہور کے مطابق خبر صدق وکذب کا احتمال رکھتی ہے، مگر امام رازی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ باطل ہے۔

نواں باب قیاس کی بحث میں ہے جو آٹھ مسائل پر محیط ہے۔

دسواں باب کتاب کا آخری باب اس علم کے بقیہ مباحث پر کلام کے لئے مختص ہے جس میں صرف تین مسائل ہیں۔

یہ کتاب شیخ عادل احمد عبدالموجود اور شیخ علی محمد معوض کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ ۱۴۱۴ھ میں دار المعرفہ قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔

۲۵...... روضة الناظر وجنة المناظر

علامہ ابن قدامہ المقدسی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۰ھ) آپ اپنے زمانے کے مشہور فقیہ ومحدث تھے اور کئی فنون میں مہارت رکھتے تھے، حنبلی فقہ کی مشہور کتاب ''المغنی فی شرح مختصر الخرقی'' دس جلدوں میں تالیف کی، نیز چار جلدوں میں ''الکافی فی فقه الإمام أحمد'' تالیف کی، آپ کی تصنیفات میں ''التوابین'' اور ''الرقة والبكاء'' بھی اہل علم کے درمیان معروف ہیں۔ کثیر الصیام والقیام تھے، اسی برس کی عمر میں عید الفطر کے دن انتقال ہوا۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ ان کے متعلق فرماتے ہیں:

ما دخل الشام بعد الأوزاعی أفقه من ابن قدامة.

امام ابوبکر محمد بن معالی بن غنیمہ بغدادی رحمہ اللہ ان کے متعلق فرماتے ہیں:

ما أعرف أحدا فی زماننا أدرک درجة الاجتهاد إلا الموفق.

یہ کتاب حنبلی مذہب کے اصولِ فقہ پر مشتمل ہے، اس کتاب کا آغاز مقدماتِ منطقیہ سے ہوتا ہے، یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے:

Marfat.com

الباب الأول: فی حقیقة الحکم و أقسامه

الباب الثانی: فی أدلة الأحکام

الباب الثالث: النسخ

الباب الرابع: الأصل الثانی من الأدلة سنة النبی صلی الله علیه وسلم

پھر اس کے بعد اجماع، قیاس اور اجتہاد سے متعلق تفصیلی مباحث ذکر کیے ہیں۔

نہایت علمی و تحقیقی معلومات پر مشتمل یہ کتاب دو جلدوں میں مؤسسة الرسالة سے شائع ہوئی ہے، راقم کی رائے کے مطابق ایک عالم شخص کے لئے مصنف کی ان دو کتابوں کا مطالعہ نہایت ضروری ہے:

۱...... المغنی ۲...... روضة الناظر

اس کتاب کی مفید شرح شیخ عبدالقادر بن احمد بن مصطفیٰ بدران دمشقی کی ''نزهة الخاطر العامر'' ہے جو اصل کتاب کے ساتھ شائع ہوئی ہے، نیز علامہ نجم الدین طوفی صرصری رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۶ھ) نے ''روضة الناظر'' کا اختصار ''مختصر روضة الموفق فی الأصول علی طریقه ابن الحاجب'' کے نام سے کیا، پھر اس اختصار کی شرح علامہ احمد ابراہیم بن نصر اللہ عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۶ھ) نے ''شرح مختصر الطوفی'' کے نام سے کی۔ (۱)

۲۶...... الإحکام فی أصول الأحکام

علامہ سیف الدین الآمدی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۱ھ) آپ فقیہ اور اصولی تھے، شروع میں حنبلی تھے پھر بغداد جا کر شافعی مسلک اپنا لیا، آپ کی تصنیفات میں زیادہ معروف ''الإحکام فی أصول الأحکام'' ہے۔

(۱) الفتح المبین: ج۲ ص ۱۲۰، ۱۲۱/ معجم الأصولیین: ج۱ ص ۷۸، ۷۹

Marfat.com

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ کتاب ان چار کتابوں کا اختصار ہے، عبد الجبار کی ''العمد'' ابوالحسین البصری کی ''المعتمد'' امام الحرمین کی ''البرھان'' اور امام غزالی کی ''المستصفی'' کا۔ (1)

''الإحکام'' میں انہوں نے اولاً کلامی ولغوی مبادیات بیان کیے، لفظ کی انواع اور اس کی حقیقت پر کلام کیا، پھر مبادیاتِ فقہ اور احکام شرعیہ اور حکم کی اقسام اور ادلہ احکام پر گفتگو کی، پھر عام، خاص، دلالت، مفہوم و تخصیص اور ان کی انواع پر بحث کی، مطلق، مقید، مجمل، ناسخ و منسوخ، قیاس کی اقسام وانواع اور پھر شافعیہ وغیرہ کے نزدیک حدود و کفارات کے قیاس سے اثبات پر بحث کی، پھر استصحاب، قولِ صحابی، استحسان، مصالح مرسلہ اور اجتہاد و تقلید پر گفتگو کی۔

یہ کتاب بنیادی طور پر چار قواعد پر مشتمل ہے:

القاعدة الأولى في تحقيق مفهوم أصول الفقه وموضوعه وغايته وما منه استمداده.

القاعدة الثانية في بيان الدليل وأقسامه وما يتعلق به من أحكامه.

القاعدة الثالثة في المجتهدين وأحوال المفتين والمستفتين.

القاعدة الرابعة في الترجيحات.

علامہ آمدی رحمہ اللہ ۶۲۵ھ میں اس کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے۔

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ امام رازی رحمہ اللہ کی ''المحصول'' اور علامہ آمدی رحمہ اللہ کی ''الإحکام'' پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فابن الخطيب أميل إلى الاستكثار من الأدلة والاحتجاج والآمدي مولع بتحقيق المذاهب وتفريع المسائل. (2)

(1) مقدمة ابن خلدون: ص ۴۵۵

(2) مقدمة ابن خلدون: ص ۴۵۵

Marfat.com

ابن الخطیب (امام رازی) نے ادلہ کی زیادہ بھرمار کی اور احتجاج کا رنگ ان پر غالب رہا، علامہ آمدی کو تحقیقِ مذاہب سے بڑی وابستگی رہی اور وہ تخریج مسائل کی طرف زیادہ مائل رہے۔

یہ کتاب عبدالرزاق عفیفی کی تحقیق سے المکتب الاسلامی دمشق سے چار جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔

۲۷ ...... المنتخب الحسامی

علامہ حسام الدین حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۴ھ) آپ فقیہ اور اصول وفروع کے امام تھے، آپ کی تصانیف میں "المنتخب الحسامی" اصول فقہ کی اہم ترین کتاب ہے، جس کا شمار جامع اور مشکل متون میں ہوتا ہے، بہت سے مسائل کو مختصر عبارت میں بیان کرنا مصنف کی امتیازی خصوصیت ہے، اسی لئے اس پر کثرت سے شروح اور حواشی لکھے گئے ہیں۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

له المختصر فی أصول الفقه المعروف بالمنتخب الحسامی...... وقد طالعت مختصره المعروف بالمنتخب الحسامی نسبة إلى لقبه حسام الدين وهو مختصر متداول معتبر عند الأصوليين، قد شرحه جمع غفير من الفقهاء و الكاملين. (1)

اصول فقہ میں ان کی ایک مختصر (کتاب ہے) جو "المنتخب الحسامی" کے نام سے معروف ہے، میں نے ان کے مختصر کا جو اُن کے لقب حسام الدین کی نسبت سے "المنتخب الحسامی" کے نام سے معروف ہے مطالعہ کیا، ان کی کتاب اصولیین کے ہاں متداول اور معتبر ہے، فقہائے کاملین میں سے ایک بڑی جماعت نے اس کی شرحیں لکھیں۔

(1) الفوائد البهية: ترجمة: محمد بن محمد بن عمر حسام الدين، ص ۳۱۰

Marfat.com

اس کتاب پر لکھی گئی شروحات میں دو شرحیں زیادہ معروف ہیں:

۱......علامہ عبدالعزیز بن احمد بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۰ھ) کی ''التحقیق'' یا ''غایۃ التحقیق''

۲......علامہ امیر کاتب اتقانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۹ھ) کی ''التبیین''

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں شروحات کا مطالعہ کیا ہے:

وقد طالعت من شروحه شرح أمير كاتب الاتقانی المسمی ''التبيين'' وشرح عبد العزيزی البخاری المسمی ''التحقيق''①

اس کتاب پر لکھے گئے حواشی میں دو حاشیے زیادہ معروف ہیں، ایک حاشیہ علامہ عبد الحکم بن شمس الدین سیالکوٹی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) کا ہے۔②

ایک حاشیہ مولانا عبدالحق بن محمد میر دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۴ھ) کا ''النامی شرح الحسامی'' کے نام سے ہے، جو اصل کتاب کے ساتھ بطورِ حاشیہ کے چھپا ہوا ہے۔

۲۸ ...... منتهی السول والأمل فی علم الأصول والجدل

علامہ ابن حاجب مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۶ھ) آپ فقیہ، اصولی، متکلم، محقق، شاعر وادیب تھے، شام و دمشق کے کئی سفر کئے۔ ۶۱۷ ہجری میں آخری بار دمشق آئے اور تدریسی خدمات انجام دینے لگے۔ علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ نے اصولِ فقہ کی تعلیم شارح ''البرهان للجوینی'' امام ابوالحسن الابیاری مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۸ھ) سے حاصل کی۔ علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ نے پہلے ''منتهی السول والأمل'' تالیف کی پھر اس کا اختصار ''مختصر المنتهی'' کے نام سے کیا، دونوں کتابیں ہر زمانے میں شارحین وغیرہ کے لئے توجہ کا مرکز رہیں اور ان پر کثرت سے شروح، حواشی و تعلیقات وغیرہ لکھے جاتے رہے۔

①الفوائد البهية: ترجمة: محمد بن محمد بن عمر حسام الدين، ص ۳۱۰

②معجم الأصوليين: ج۲ ص۱۶۷

Marfat.com

علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ نے پہلے "منتھی السول" تالیف کی اور پھر تقریباً ایک چوتھائی حذف کر کے اسے علامہ آمدی رحمہ اللہ کی "الإحکام" کی ترتیب پر مختصر کیا۔ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے قطب الدین محمود شیرازی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) کے حوالے سے ذکر کیا ہے، "مختصر المنتھی" تالیف کرنے کی وجہ وہ خود ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

لما رأيت قصور الهمم عن الإكثار، وميلها إلى الإيجاز والاختصار، صنفت مختصرا في أصول الفقه. ثم اختصرته على وجه بديع وينحصر في المبادي والأدلة السمعية والاجتهاد والترجيح. ❶

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس مختصر کی تعریف میں لکھتے ہیں:

وهو مختصر غريب في صنعه، بديع في فنه، لغاية إيجازه يضاهي الإلغاز، ولحسن إيراده يحاكي الإعجاز واعتنى بشأنه الفضلاء. ❷

یہ مختصر ایک بے مثل کتاب ہے اور اس فن میں انتہائی اختصار کے باوجود معمہ کے مشابہ ہونے اور اکتاہٹ پیدا کرنے والے بیان سے پاک ہے اور اس کا پرکشش انداز فضلاء کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے۔

ان دونوں کتابوں پر لکھے گئے حواشی، شروحات، اختصارات وتعلیقات کا تفصیلاً تذکرہ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے "کشف الظنون" کے چار صفحات میں کیا ہے، دیکھئے: ❸

۲۹ ...... المسودة في أصول الفقه

علامہ عبد السلام بن تیمیہ حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۲ھ) آپ مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، مقری اور نحوی تھے، آپ فقہ واصول سمیت متعدد علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے، اصول فقہ میں "المسودة" کے نام سے آپ کی کتاب موجود ہے، بعد میں ان کے صاحب زادہ علامہ

❶ كشف الظنون: ۲/ ۱۸۵۳ ❷ كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۸۵۳

❸ كشف الظنون: باب الميم، ج ۲ ص ۱۸۵۳ تا ۱۸۵۷

Marfat.com

عبد الحلیم رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۲ھ) اور پوتے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) نے اس میں اضافے کئے، مذکورہ تینوں حضرات کی تحریر کردہ ''المسودۃ'' کی جمع، ترتیب وتبیض کا کام شیخ الاسلام کے ایک شاگرد شہاب الدین ابو العباس احمد بن احمد الحرانی الدمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۵ھ) نے انجام دیا، کتاب ''المسودۃ'' تینوں علماء پر شہاب الدین کی تبیض کے ساتھ دار الکتاب العربی بیروت سے ایک جلد میں چھپ چکی ہے، اس کتاب پر محمد محی الدین عبد الحمید کی تحقیق ہے۔

''المسودۃ'' امتیازی خصوصیات کی حامل ایک بہترین کتاب ہے، اس کی دو امتیازی خصوصیات نمایاں ہیں:

(۱) مختلف فیہ مسائل میں اقوال تحقیق کے ساتھ پیش کرتے ہیں جس سے ایک طرف تو اس فن میں ان کی وسعت علمی کا اندازہ ہوتا ہے تو دوسری طرف ایک ہی لحظہ میں ان کی قوت وضعف کا اندازہ کرنے میں مدد حاصل ہو جاتی ہے۔

(۲) علمائے اصول نے جو ''تحریر محل النزاع'' کی اصطلاح استعمال کی یہ کتاب اسی موضوع پر دکھائی دیتی ہے کیونکہ وہ ائمہ ثلاثہ کے مسئلہ کو ذکر کرتے ہیں، اس میں علماء کے مذاہب کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں، پھر نفس موضوع پر لگاتار ایک مسئلہ کے بعد دوسرا مسئلہ لاتے ہیں اور ہر مسئلہ میں مختلف علماء کے اقوال فرق کے ساتھ پیش کرتے چلے جاتے ہیں، اور اس موضوع پر مسائل پورے ہونے کے ساتھ ہی اقوال کے درمیان فرق واضح ہو جاتا ہے، اور مراد واضح ہو جاتی ہیں، اس کے بعد اس کی روشنی میں ان دقیق مقامات کی تعیین آسانی سے ہو جاتی ہیں جہاں اصحاب اقوال کا اتفاق واختلاف واقع ہوا ہو۔

اس کتاب میں ہر بحث کو ''مسئلہ'' کے عنوان کے ساتھ ذکر کیا ہے، عنوانات کی کثرت کی وجہ سے مطلوبہ بات بآسانی مل جاتی ہے، ہر بحث کے ذیل میں متقدمین اصولیین کے

Marfat.com

اقوال ذکر کرتے ہیں، ائمہ اربعہ کے متبعین کے اقوال، مختلف فیہ مسائل دلائل سے ذکر کرتے ہیں، بسا اوقات اپنی آراء بھی ذکر کرتے ہیں، کتاب کا انداز نہایت عام فہم ہے، اہل علم حضرات کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

۳۰...... الحاصل من المحصول فی أصول الفقه

قاضی تاج الدین الارموی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۳ یا ۶۵۶ھ) یہ فقیہ، اصولی، منطقی اور فلسفی تھے۔ کئی علوم میں دسترس رکھتے تھے، امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ آپ کے استاذ ہیں، آپ کی تصنیفات میں ''الحاصل من المحصول فی أصول الفقه'' زیادہ معروف ہے، مصنف نے اپنی اس کتاب میں امام رازی رحمہ اللہ کی کتاب ''المحصول'' کا اختصار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان مسائل اصولیہ کو جمع کیا گیا ہے جس کی ہر عالم و متعلم کو احتیاج ہوتی ہے، یہ کتاب مختصر و موجز ہونے کے باوجود علمی فوائد سے پُر ہے، امام ارموی رحمہ اللہ نے ذی الحجہ ۶۱۴ھ میں اس کتاب کی تالیف کو مکمل کیا۔ امام رازی رحمہ اللہ کی ''المحصول'' اصول فقہ کی چار اساسی کتب ''البرهان للجويني، المستصفى للغزالي، العمد لعبد الجبار، المعتمد لأبي الحسين البصري'' کا نچوڑ ہے، تو ''الحاصل'' دراصل ''المحصول'' کا خلاصہ ہے، اس طرح ''الحاصل'' نے ان چاروں کتب بالا سے بالواسطہ اثرات قبول کئے۔ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) کی کتاب ''منهاج الوصول إلى علم الأصول'' کا ماخذ یہ ''الحاصل'' ہے۔ بعد میں آنے والے اہل علم حضرات نے زیادہ تر توجہ کا مرکز قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی ''منهاج الوصول'' کو بنایا اور اُس کے ماخذ ''الحاصل'' کے ساتھ اس قدر اعتناء نہیں کیا گیا، اس لئے یہ اہل علم حضرات کے درمیان زیادہ معروف نہ ہو سکی۔

Marfat.com

۱۳۱...... التحصيل من المحصول

علامہ سراج الدین الارموی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۲ھ) آپ فقیہ، اصولی، جدلی، شاعر اور متکلم تھے، آپ کی اصول پر تصانیف میں "التحصيل من المحصول، رسالة في أمثلة التعارض في أصول الفقه، أسئلة أوردها القاضي محمود بن أبي بكر الأرموي على المحصول للإمام الرازي" قابل ذکر ہیں، یہ کتاب امام رازی رحمہ اللہ کی کتاب کا اختصار ہے، ساتویں صدی ہجری کا دور جس میں اصول فقہ کی ایک عظیم کتاب "المحصول"، لکھی گئی، اس دور میں متکلمین طرز پر اصول فقہ میں کتب تالیف کی جارہی تھیں اور ان کی اکثریت کتب سابقہ کا اختصار، شرح یا تعلیق پر مشتمل ہوتیں۔ علامہ ارموی رحمہ اللہ نے اسی مناسبت سے امام رازی رحمہ اللہ کی "المحصول" کے اختصار کی طرف توجہ کی، اور اس کی دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ امام ارموی رحمہ اللہ فن منطق، حکمت اور علم الکلام میں کامل دسترس رکھتے تھے اور "المحصول" کے اختصار کے لئے ان فنون میں کمال بھی ضروری تھا، اس لئے آپ اس کے اختصار کی طرف متوجہ ہوئے اور اسی بناء پر "التحصيل" دوسری مختصرات کے مقابلہ میں ایک منفرد مقام کی حامل کتاب ہے۔ کتاب کے شروع میں قوانین وضوابط کی بندش کے جس اسلوب کو اپنایا ہے وہ تصنیف، ترتیب، تقسیم ابواب اور فصول میں اہتمام آپ کی وسعت علمی، مہارت وذکاوت پر دلالت کرتا ہے، آپ کی یہ مختصر ترتیب وتنظیم مشکلات پر آگاہی اور ان کا حل اور ادلہ وحدود پر وارد ہونے والے وہم دور کرنے اور سوالات کے جوابات دینے میں دیگر تمام مختصرات پر فوقیت رکھتی ہے، کتاب "التحصيل" کے مطالعہ کے دوران امام ارموی رحمہ اللہ نہ صرف اصولی بلکہ متکلم بھی نظر آتے ہیں، جس میں وہ کلامی مسائل علی سبیل التبع پیش کرکے ان کے اور بعض مسائل اصول فقہ کے درمیان ارتباط پیدا کرتے ہیں اور یہ بات "التحصيل" میں بہت پائی جاتی

Marfat.com

ہے، ان میں سے چند یہ ہیں: تحسین، تقبیح کا عقلی ہونا، عصمتِ انبیاء، منعم کا شکر عقلاً یا شرعاً، صفت موصوف کا عین ہے یا غیر اور تکلیف مالا یطاق اور اس کے علاوہ بہت سے مسائل امام ارموی رحمہ اللہ نے مکمل دسترس کے ساتھ ان مسائل پر بحث کی اور مذاہب کے ادلّہ پر خاص کر معتزلہ کے ادلّہ پر مناقشہ کیا اور ان معتزلہ کی تحسین وتقبیح کے عقلی ہونے کے بارے میں مشہور قاعدہ سے مکمل اجتناب ظاہر کیا۔ اختصار کے باوجود یہ کتاب تمام مباحث کو جامع ہے، کئی جگہ امام رازی رحمہ اللہ پر بھی نقد کیا ہے۔ یہ کتاب عبدالحمید علی ابوزنید کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے ۱۴۰۸ھ میں چھپ چکی ہے۔

(۱) رسالة فى أمثلة التعارض فى أصول الفقه

امام ارموی رحمہ اللہ کی یہ کتاب اب تک مخطوطہ کی صورت میں تیموریہ لائبریری میں موجود ہے جو دار الکتب مصریہ سے ملحق ہے، اس کا نمبر ۱۰۴ ہے، یہ رسالہ ۱۳ صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحے پر ۱۷ سطریں ہیں، اور ہر سطر میں تقریباً دس کلمات ہیں۔ ❶

(۲) أسئلة أوردها القاضى محمود بن أبى بكر الأرموى على المحصول للإمام الرازى

اس کتاب میں امام ارموی رحمہ اللہ نے امام رازی رحمہ اللہ کی کتاب ''المحصول'' پر سوالات کئے ہیں، یہ مخطوطہ کی صورت میں دار الکتب مصریہ میں موجود ہے، اس کا نمبر ۳۰ ہے، تقریباً چالیس بڑے صفحات پر محیط ہے، جس کا ہر صفحہ ۲۷ سطور پر اور ہر سطر تقریباً ۲۲ کلمات پر مشتمل ہے، اور ابتداء میں یہ عبارت تحریر ہے:

كراريس من كلام الشيخ سراج الدين الأرموى على المحصول لفخر الدين الخطيب. ❷

❶ هدية العارفين: ج ۲ ص ۴۰۶

❷ التحصيل من المحصول: مقدمة المحقق، ص ۶۴

Marfat.com

۳۲...... تنقیح الفصول فی اختصار المحصول

علامہ شہاب الدین قرافی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۴ھ) آپ مفسر، فقیہ اور اصولی ہیں، آپ نے اصول فقہ پر مندرجہ ذیل کتب ورسائل لکھے:

تنقيح الفصول في اختصار المحصول، شرح تنقيح الفصول، شرح المحصول للرازی، العقد المنظوم فی الخصوص والعموم، العموم ورفعه، التعليقات على المنتخب، أنوار البروق في أنواء الفروق.

"التنقيح الفصول" ان کی کتاب "الذخيرة في الفقه" کا مقدمہ ہے، جس میں انہوں نے امام رازی رحمہ اللہ کی "المحصول" کا اختصار کیا ہے، اور قاضی عبدالوہاب مالکی رحمہ اللہ کی کتاب "الإفادة" کے مسائل سے اضافہ بھی شامل کیا ہے اور اس کو سو فصلوں اور بیس ابواب میں مرتب کیا۔

علامہ قرافی رحمہ اللہ نے "تنقيح الفصول" کی شرح "شرح تنقيح الفصول" کے نام سے لکھی، اس شرح میں نہایت تفصیل کے ساتھ مندرجہ ذیل بیس ابواب پر بحث کی گئی ہے:

الباب الأول في اصطلاحات

الباب الثاني في معاني حروف يحتاج إليها الفقيه

الباب الثالث في تعارض مقتضيات الألفاظ

الباب الرابع في الأوامر

الباب الخامس في النواهي

الباب السادس في العمومات

الباب السابع في أقل الجمع

Marfat.com

الباب الثامن فی الاستثناء

الباب التاسع فی الشروط

الباب العاشر فی المطلق والمقید

الباب الحادی عشر فی دلیل الخطاب

الباب الثانی عشر فی المجمل والمبین

الباب الثالث عشر فی فعله علیه الصلاة والسلام

الباب الرابع عشر فی النسخ

الباب الخامس عشر فی الإجماع

الباب السادس عشر فی الخبر

الباب السابع عشر فی القیاس

الباب الثامن عشر فی التعارض والترجیح

الباب التاسع عشر فی الاجتهاد

الباب العشرون فی جمع أدلّة المجتهدین وتصرفات المکلفین

یہ محققانہ شرح طٰہ عبدالرؤف سعد کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''شرکة الطباعة القنیة المتحدة'' سے شائع ہوئی ہے۔

علامہ قرافی رحمہ اللہ نے امام رازی رحمہ اللہ کی ''المحصول'' کی شرح لکھی جس کا نام ''نفائس الأصول فی شرح المحصول'' رکھا، امام قرافی رحمہ اللہ نے اس شرح کی امتیازی خصوصیات کو اس کتاب کے مقدمے میں بیان کیا ہے، جس کے مطابق انہوں نے اس تصنیف میں متقدمین و متاخرین میں سے اہل سنت، معتزلہ اور ارباب مذاہب اربعہ کی تقریباً تیس مصنفات اصولیہ سے استفادہ کیا، اسی طرح انہوں نے اپنے آپ کو ''المحصول'' کے مشکل کو بیان کرنے اور اس کے مہمل کی تقیید کرنے اور اس کی فہرست

Marfat.com

مسائل میں کمی کو ضبط تحریر میں لانے اور اس کے متن پر وارد سوالات کے جوابات دینے میں ملتزم رکھا۔

یہ مفصل شرح نو جلدوں میں عادل احمد عبدالموجود اور علی محمد معوض کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز سے شائع ہوئی ہے۔

علامہ قرافی رحمہ اللہ نے ۵۴۸ قواعد پر مشتمل ایک علمی کتاب ''أنوار البروق فی أنواء الفروق'' کے نام سے لکھی، آپ اس کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

وسميته لذلك أنوار البروق فی أنواء الفروق، وجمعت فيه من القواعد خمسمائة وثمانية وأربعين قاعدة أوضحت كل قاعدة بما يناسبها فی الفروع. ⓫

اور اس لئے میں نے اس کا نام ''أنوار البروق فی أنواء الفروق'' رکھا، اور میں نے اس میں قواعد میں سے ۵۴۸ قاعدے جمع کئے ہیں، میں نے فروع کے ہر قاعدے کی اس کی شایانِ شان وضاحت کی۔

یہ علمی، تحقیقی اور فنی کتاب چار جلدوں میں عالم الکتب بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۳۳...... منهاج الوصول إلى علم الأصول

قاضی بیضاوی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) آپ مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، متکلم، ادیب، نحوی، مفتی اور قاضی تھے، شیراز کے قاضی رہے مگر شدتِ حق کی وجہ سے عہدہ چھوڑ کر واپس تبریز چلے گئے اور اپنے علم و معارف سے تشنگانِ علم کو سیراب کرنے لگے۔ آپ کی تصانیف اصول میں ''المنتخب فی أصول الفقه، شرح مختصر ابن الحاجب فی الأصول، منهاج الوصول إلى علم الأصول، شرح منهاج الوصول'' قابل ذکر ہیں۔

⓫ الفروق: ج ۱ ص ۴

Marfat.com

قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کا ماخذ ''الحاصل'' جو علامہ تاج الدین ارموی رحمہ اللہ کی کتاب ہے، اور ''الحاصل'' اختصار ہے ''المحصول'' کا اور ''المحصول'' کا ماخذ ''العمد، المعتمد، البرہان، المستصفی'' ہے، یہ کتاب ایک مقدمہ اور سات مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل ہے:

الکتاب الأول: فی الکتاب و الاستدلال به یتوقف علی معرفة اللغة

الکتاب الثانی: فی السنة

الکتاب الثالث: فی الإجماع

الکتاب الرابع: فی القیاس

الکتاب الخامس: فی دلائل اختلف فیها

الکتاب السادس: فی التعادل و التراجیح

الکتاب السابع: فی الاجتهاد و الإفتاء

کتاب کی جامعیت اور افادیت کے پیش نظر کئی اکابر اہل علم نے اس کتاب کی شروحات لکھیں، لیکن ان میں معروف شروحات تین ہیں:

۱......''شرح منهاج الوصول'' قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ)

۲......''معراج الوصول فی شرح منهاج الوصول'' علامہ مجد الدین محمد بن ابی بکر شیرازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۷ھ)

۳......''نهاية السؤل فی شرح منهاج الوصول'' علامہ جمال الدین اسنوی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۲ھ)

مؤخر الذکر شرح کا معیار تحقیق و تدقیق کے اعتبار سے نہایت بلند ہے، یہ شرح ایک جلد میں ۱۴۲۰ھ میں دار الکتب العلمیہ سے چھپ چکی ہے۔ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) نے اس کتاب کی احادیث کی تخریج کی ہے، موصوف کی کتاب کا نام ''المعتبر

Marfat.com

فی تخریج أحادیث المنهاج و المختصر ‘‘ہے۔علامہ علاء الدین قونوی رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۹ھ) نے اس کتاب کا اختصار ’’مختصر المنهاج ‘‘کے نام سے کیا ہے۔ علامہ عبدالرحیم بن حسین عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) نے اس کتاب پر نکت اس نام سے لکھے ’’النکت علی المنهاج ‘‘نیز آپ نے ’’النجم الوهاج ‘‘کے نام سے ’’منهاج الوصول ‘‘کو (۱۳۶۷) ابیات میں منظوم کیا اور آپ کے صاحبزادے احمد نے ان ابیات کی تشریح لکھی ہے۔

اس کتاب پر لکھے گئے حواشی، شروحات، اختصارات، تعلیقات، منظومات، اعتراضات، تخریج احادیث کے لئے تفصیلاً مطالعہ کریں: ①

۳۴...... بدیع النظام

علامہ ابن الساعاتی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۴ھ) آپ فقیہ، اصولی، حافظ اور اپنے زمانے میں علوم شرعیہ میں ثقہ مانے جاتے تھے، ادیب و کاتب بھی تھے، آپ اصلاً بعلبکی تھے، فقہ واصول میں ان کی تالیفات اس فن میں یدطولیٰ اور وسعت علمی پر دلالت کرتی ہیں، جو حنفی و شافعی اصول کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہیں۔علامہ ابن الساعاتی رحمہ اللہ نے اپنی اس تالیف ’’بدیع النظام ‘‘میں علامہ آمدی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۱ھ) کی کتاب ’’الإحکام ‘‘کے طریقے سے قواعد کلیہ کے بیان میں اور امام بزدوی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۲) کی ’’أصول البزدوی ‘‘سے جزئی فرعی شواہد میں مدد لی جیسا کہ کتاب کے خطبے میں انہوں نے اس کا اظہار کیا ہے۔اس کتاب کی اچھی شرح مصلح الدین ابوالفتح موسی بن محمد التبریزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۶ھ) نے ’’الرفیع فی شرح البدیع ‘‘کے نام سے لکھی ہے، اور مولانا زادہ محب الدین رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۹ھ) نے اس پر حاشیہ لکھا ہے۔

① کشف الظنون: باب المیم، ج ۲ ص ۱۸۷۹ تا ۱۸۸۴

Marfat.com

۳۵...... عنوان الوصول فی الأصول

علامہ ابن دقیق العید شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲ھ) آپ محدث، فقیہ اور اصولی تھے، مسلکاً مالکی تھے مگر پھر شافعی بن گئے، آپ کے والد مالکی مسلک کے بڑے علماء وفضلاء میں سے تھے، آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے، اصول فقہ پر آپ کی تصانیف میں ''مقدمة المطرازی فی الأصول، شرح مقدمة المطرازی فی الأصول، شرح منتهی السول والأمل لابن الحاجب، عنوان الوصول فی الأصول، شرح عنوان الوصول فی الأصول'' قابل ذکر ہیں۔ ❶

علامہ قطب الدین حلی رحمہ اللہ نے آپ کے علمی تفوق کا اعتراف ان الفاظ میں کیا:

كان ابن دقيق العيد ممن عرف بالعلم والزهد، عارفا بالمذهبين، إماما فی الأصلين.

علامہ ابن دقیق العید علم وزہد میں معروف لوگوں میں سے تھے، دونوں مذہب (شافعی اور مالکی) کے عارف اور اصلین (اصولِ دین اور اصولِ فقہ) میں امام تھے۔

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ اپنے وقت کے شیخ الاسلام کہلاتے تھے، اللہ تعالی نے انہیں اصول حدیث، حدیث اور فقہ میں خوب دسترس دی تھی، آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱...... إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام ۲...... الإلمام بأحاديث الأحكام ۳...... الاقتراح فی بيان الاصطلاح ۴...... تحفة اللبيب فی شرح التقريب ۵...... شرح الأربعين للنووية

ان کی یہ سب کتابیں مطبوعہ ہیں، مجھے ان کی اصول فقہ پر لکھی گئی کتابوں میں کوئی کتاب نہیں ملی، ان کے سوانح نگاروں نے ان کتابوں کے نام تو لکھے ہیں لیکن ان میں شاید

❶ الفتح المبين: ج۲ ص ۱۰۲، ۱۰۳ / هدية العارفين: ج٦ ص ۱۴۰

Marfat.com

مطبوعہ کتاب کوئی نہیں ہے۔ البتہ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے ان کی کتاب ''عنوان الوصول'' کا تذکرہ مصنف کے الفاظ میں کیا ہے:

فهذه فصول مشتملة على تعريفات ومسائل لا غنية عنها للفقيه في معرفة الأحكام، أوردتها على سبيل الإيجاز مقتصرا على رؤوس المسائل، مكتفيا بالأنموذج من نكت الدلائل، جردتها للمبتدعين في الفن وهو عشر ورقات.⓫

یہ کتاب تعریفات اور احکام کی معرفت کے مسائل پر مشتمل ہے جن سے فقیہ کسی صورت چشم پوشی نہیں کرسکتا، میں نے ان کو مختصراً تحریر کیا اور بنیادی مسائل پر اکتفاء کیا، اور دلائل سے نکات بیان کرنے میں صرف ضروری مسئلہ پر اکتفاء کیا۔ میں نے اس کتاب کو فن کے مبتدعین کے لئے لکھا ہے اور یہ کتاب دس اوراق پر مشتمل ہے۔

۳۶...... منار الأنوار في أصول الفقه

امام ابوالبرکات حافظ الدین نسفی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) آپ مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، مفسر، محدث اور متکلم تھے، شمس الائمہ محمد بن عبدالستار الکروی سے تفقہ حاصل کیا، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں:

كان إماما كاملا عديم النظير في زمانه رأسا في الفقه والأصول.

آپ کی اصول پر تصانیف میں ''منار الأنوار في أصول الفقه، كشف الأسرار، شرح المنتخب للحسامي'' ہے، ''منار الأنوار'' متن کو اللہ تعالی نے بڑی مقبولیت عطا کی، کئی اہل علم نے اس متن پر شروحات، حواشی وتعلیقات لکھیں، جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

⓫ كشف الظنون: باب العين، ج۲ ص۱۱۷۶

Marfat.com

۱......''كشف الأسرار شرح منار الأنوار'' یہ مصنف نے خود اپنی کتاب کی شرح لکھی۔

۲......''تبصرة الأسرار'' شیخ شجاع الدین ترکستانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۳ھ)

۳......''جامع الأسرار'' علامہ قوام الدین کاکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۹ھ)

۴......''اقتباس الأنوار'' علامہ جمال الدین خراطی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۲ھ)

۵......''منهاج الشريعة'' علامہ جلال الدین تبانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۳ھ)

۶......''نور الأنوار'' ملاجیون رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۰ھ) اس شرح کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ مقبولیت عطا کی، یہ درس نظامی میں نصاب میں شامل ہے، اس شرح پر حاشیہ علامہ محمد بن عبدالحلیم لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۸۵ھ) نے ''قمر الأقمار'' کے نام سے لکھا۔

۳۷...... أصول الفقه

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) آپ اپنے وقت کے ایک بلند پایہ مفسر، محدث، اصولی، متکلم اور خطیب تھے۔ اپنے والد سے فقہ اور اصول کی تعلیم حاصل کی، بیس برس سے کم عمر میں تدریس وفتویٰ کی اہلیت حاصل کر لی تھی، اور جمع وتالیف کا کام شروع کر دیا تھا، آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں، ''مجموعة الفتاوی'' جو ۳۷ جلدوں میں چھپ چکا ہے اس کی انیسویں اور بیسویں جلد اصول فقہ پر ہے۔

اس کے علاوہ آپ نے جو اصول فقہ کی مباحث سے متعلق چھوٹے بڑے رسائل لکھے ہیں ان کی تعداد تقریباً ۲۳ ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) قاعدة كبيرة فى أصول الفقهه غالبها نقل أقوال الفقهاء.

(۲) قاعدة فى الاجتهاد والتقليد فى الأسماء التى علق الشارع بها من الأحكام.

Marfat.com

(۳) قاعدة فيما شرعه الله تعالى بقطعى العموم والإطلاق وهل يكون شروعا بلفظ الخصوص والتقييد.

(۴) قاعدة فى تقليد مذهب معين هل يجب على العامى أو لا؟

(۵) جواب فى ترك التقليد فيمن يقول مذهبى مذهب النبى ولست أنا التقليد مذاهبه الأربعة.

(۶) قاعدة فى المخطى فى الاجتهاد هل يأثم وهل المصيب.

(۷) قاعدة فيما يظن من تعارض النص والإجماع.

(۸) قاعدة فى الإجماع وأنه ثلاثة أقسام.

(۹) وجواب فى الإجماع والخبر المتواتر.

(۱۰) نقد مراتب الإجماع التى ألفها ابن حزم.

(۱۱) قاعدة فى كيفية الاستدلال على الأحكام بالنص والإجماع فى الرد على من قال إن الدلالة اللفظية لا تفيد اليقين.

(۱۲) قاعدة فى تقرير القياس فى مسائل عدة الرد على من يقول هل خلاف القياس فى الشرع.

(۱۳) جواب تقليد الحنفى الشافعى فى المطر والوتر.

(۱۴) قاعدة فى لفظ الحقيقة والمجاز والبحث مع الآمدى.

(۱۵) رفع الملام من أئمة الأعلام.

(۱۶) قاعدة فى أن جنس الفعل المأمور به أعظم من جنس ترك المنهى عنه.

(۱۷) قواعد فى النهى هل يقنى فساد المنهى عنه.

Marfat.com

(۱۸) قاعدة أخرى كل حمد وذم من الأقوال والأفعال لا يكون إلا بالكتاب والسنة.

(۱۹) قاعدة فى شمول النصوص للأحكام.

(۲۰) رسالة فى جواب هل كل مجتهد مصيب.

(۲۱) رسالة فى حقيقة الحكم الشرعى وأنواعه.

(۲۲) رسالة فى التقليد الذى حرمه الله ورسوله وشرح أول المحصول للرازى.

(۲۳) معارج الوصول فى أن الأصول والفروع قد بينها الرسول.

مندرجہ بالا رسائل میں سے اکثر وہ ہیں جو "مجموعة الفتاوى" میں شامل ہیں، بعض رسائل الگ سے بھی چھپ چکے ہیں، "مجموعة الفتاوى" اوران کی تصنیفات سے رسائل، اختلافی اور تحقیقی مسائل ومباحث پانچ جلدوں میں محمد رشید رضا کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ "مجموعة الرسائل والمسائل" کے نام سے "جنة التراث العربى" سے چھپ چکے ہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "أسماء مؤلفات شيخ الإسلام ابن تيمية" میں "الكتب الفقهية" کے عنوان کے تحت علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ۵۵ رسائل کا تذکرہ کیا ہے، دیکھئے: (ص ۲۷ تا ۲۹) تیس صفحات پر مشتمل اس رسالے میں ان کے علوم وافکار کے ترجمان علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنے شیخ کی ۳۲۸ کتب ورسائل کے نام ذکر کئے ہیں، کئی ایک رسائل ایسے ہیں جو چند صفحات پر مشتمل ہیں، یا کسی سوال کا جواب ہیں جسے رسالے کی صورت دے دی گئی ہے۔ ان میں دوثلث سے زیادہ رسائل وکتب وہ ہیں جو فتاوی میں موجود ہیں۔

Marfat.com

۳۸...... كشف الأسرار شرح أصول البزدوی

علامہ عبدالعزیز بخاری حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۰ھ) آپ اپنے وقت کے نامور عالم تھے، فن اصولِ فقہ اور فقہ میں آپ کو خوب دسترس تھی، اہل علم کے درمیان ان کی دو تصنیفات زیادہ معروف ہیں، علامہ بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۲ھ) کی ''أصول البزدوی'' کی شرح ''كشف الأسرار'' اور ''الحسامی'' کی شرح ''غاية التحقيق''

اصول بزدوی کی سب سے جامع، مدلل اور محقق شرح یہی ہے، اس میں کثرت سے فقہی احکام اور مذہب حنفی کے دلائل کا تذکرہ ہے۔ اصول فقہ کی کوئی اہم بحث ایسی نہیں ہے جو مصنف سے چھوٹی ہو، یہ کتاب جامعیت اور حسن ترتیب میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بہت اعلی، انفع اور مدلل ہے، جو ایسی تحقیقات وتفریعات پر مبنی ہے جو دیگر کتب اصولیہ میں نہیں ملتیں۔ شوافع میں علامہ زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) کی ''البحر المحيط فی أصول الفقه'' حنابلہ میں علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۰ھ) کی ''روضة الناظر وجنة المناظر'' حنفیہ میں علامہ عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۰ھ) کی ''كشف الأسرار شرح أصول البزدوی'' اور مالکیہ میں علامہ شاطبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۰ھ) کی ''الموافقات'' ہے اگر کوئی عالم ان چاروں مکتب فکر کے علماء کی مندرجہ بالا چاروں کتابوں کا مطالعہ کرے تو اس فن کے نشیب وفراز سے خوب واقفیت ہو جائے گی اور اس فن میں خوب تفوق اور عمق حاصل ہوگا۔

''كشف الأسرار'' چار جلدوں میں دارالکتاب الاسلامی اور پاکستان میں قدیمی کتب خانہ سے شائع ہوئی ہے۔

۳۹...... التنقيح والتوضيح

صدر الشریعہ عبیداللہ بن مسعود رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۷ھ) آپ مفسر، محدث، فقیہ،

Marfat.com

اصولی، جدلی، لغوی، ادیب، مناظر، متکلم اور منطق تھے، علمی گھرانے میں آنکھ کھولی، تاج الشریعہ محمود سے تعلیم حاصل کی، اپنے دادا کی کتاب ''الوقایۃ'' کی ایک عمدہ شرح ''شرح الوقایۃ'' کے نام سے لکھی اور پھر اس کا ''النقایۃ'' کے نام سے اختصار لکھا۔ اصول فقہ پر آپ کی تصنیفات میں ''التنقیح'' اور ''التوضیح فی حل غوامص التنقیح'' ہے۔

''التنقیح'' متن ہے اور ''التوضیح'' اس متن کی شرح ہے، مصنف نے یہ شرح خود لکھی ہے۔ یہ کتاب لغتِ عربیہ، علم المعانی، بیان اور منطق کی ابحاث پر بھی مشتمل ہے، مقدمہ قواعد اصولیہ کے بیان میں ہے، اس میں خاص، عام، مطلق، مقید، حقیقت ومجاز، حروف المعانی، مشکل، مجمل اور متشابہ شامل ہیں، اور لفظ کی دلالت، صریح، کنایہ اور معتزلہ کے نزدیک حسن وقبح پر بحث، کتاب وسنت، اجماع اور قیاس اور ان کے متعلقات اور ادلّہ اصولیہ سے متعلق ابحاث بھی شامل ہیں۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور دو قسموں پر مشتمل ہے، قسم اول مندرجہ ذیل چار ارکان پر مشتمل ہے:

الركن الأول: في الكتاب

الركن الثاني: في السنة

الركن الثالث: في الإجماع

الركن الرابع: في القياس

قسم ثانی تین ابواب پر مشتمل ہے:

الباب الأول: في الحكم

الباب الثاني: المحكوم به

الباب الثالث: في المحكوم عليه

اس متن اور شرح کی بے پناہ مقبولیت کی وجہ سے متعدد اہل علم نے اس پر حواشی، شروحات اور تعلیقات لکھیں، لیکن ان میں زیادہ مقبولیت علامہ تفتازانی رحمہ اللہ (متوفی

Marfat.com

۷۹۳ھ) کی ''التلویح'' کو ہوئی۔ اس متن اور شرح کا کچھ حصہ درس نظامی میں نصاب میں شامل ہے۔ یہ حاشیہ حل غوامض، تنقیح، مغلقات کی توضیح میں بے نظیر ہے، اس کو سمجھ کر پڑھنے سے استعداد میں خوب اضافہ ہوتا ہے اور ایک تحقیقی ذہن بنتا ہے، البتہ قیل وقال اور غیر متعلقہ مباحث کی وجہ سے فن سمجھنے میں کافی دشواری ہوتی ہے۔

''التوضیح'' اور ''التلویح'' پر لکھے گئے حواشی اور تعلیقات کے لئے تفصیلاً دیکھیں: (۱)

۴۰...... إعلام الموقعين عن رب العالمين

علامہ ابن قیم حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) آپ اپنے وقت کے ایک عظیم مفسر، محدث، فقیہ، اصولی اور متکلم عالم تھے، اصول فقہ میں آپ کی یہ کتاب بہت مشہور ہے، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی اس کتاب میں دوران بحث کثرت سے دلائل دیتے ہیں، وہ فقہاء کی آراء کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں، اور ان کی صحت اور عدم صحت کا تجزیہ کرنے کے بعد جسے حق سمجھتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں بصورت دیگر چھوڑ دیتے ہیں، بعض اوقات وہ اپنے مختار مذہب پر دلائل دینے کے بعد مخالف کی آراء پیش کر کے اس کا بطلان ثابت کرتے ہیں، مخالف آراء کی تغلیط وتردید کے بعد مضبوط و مستحکم علمی دلائل سے پیش آمدہ کو ثابت کرتے ہیں، نصوص ان کی بحث کا مرکز ومحور ہوتا ہے۔ یہ کتاب نصوصِ شرع، فقہ، اصولِ فقہ، مقاصد شریعت، سیاستِ شرعیہ سب کو جامع ہے، اس میں زیادہ زور اتباع شریعت اور احادیث پر دیا گیا ہے، مصادر شریعت کا بھی تفصیلی بیان ہے۔ کتاب وسنت، اجماع، فتاوی صحابہ کرام، قیاس، استصحاب، مصالحہ مرسلہ، سد الذرائع۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط جو حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا اس کی بھی خوب وضاحت کی ہے۔ کتاب کے آغاز میں فتوی دینے والے صحابہ اور تابعین کا بھی تفصیلی ذکر کیا ہے، اور ان

(۱) کشف الظنون: ج ۱ ص ۴۹۸، ۴۹۹

Marfat.com

کے اسماء بھی ذکر کئے ہیں، فقہاء مکہ، مدینہ، کوفہ اور بصرہ کا بھی تذکرہ کیا ہے، اور آخر میں فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فتاوی بھی ذکر کئے ہیں، کتاب میں جا بجا اپنے شیخ کے نظریات وافکار کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں، خصوصاً تقلید، حیلہ، رائے، طلاق غیرہ کے تذکرے میں اعتدال سے تجاوز کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب چار جلدوں میں محمد عبدالسلام ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ سے چھپ چکی ہے۔

۴۱...... الإبهاج فی شرح المنهاج

علامہ تقی الدین سبکی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۶ھ) آپ مفسر، فقیہ، اصولی، نحوی، مقری اور جدلی تھے، اصول فقہ کی تعلیم امام علاء الباجی رحمہ اللہ سے حاصل کی، آپ نے کئی گراں قدر کتابیں تصنیف کیں، ان کی تصنیفات میں ''فتاوی السبکی، السیف المسلول علی من سب الرسول، شفاء السقام فی زیارة خیر الأنام'' اور ''الإبهاج فی شرح المنهاج'' زیادہ معروف ہیں۔ اس شرح کو مصنف نے لکھنا شروع کیا اور جب آپ امام بیضاوی رحمہ اللہ کے قول ''المسألة الرابعة وجوب الشئ ما لا یتم إلا به وکان مقدورا الواجب أن یتناول کل واحد فهو فرض عین'' تک کی شرح لکھ سکے تھے کہ آپ کا انتقال ہوگیا، تو پھر آپ کے بیٹے علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) نے اسے مکمل کیا، یہ شرح مصر سے چھپ چکی ہے۔

۴۲...... رفع الحاجب عن مختصر ابن الحاجب

علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) آپ فقیہ، اصولی اور مؤرخ تھے، اپنے والد علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۶ھ) امام مزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۲ھ) امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) سے تعلیم حاصل کی، صرف اٹھارہ برس کی عمر میں مسند

Marfat.com

افتاء پر بیٹھے، کم عمری سے ہی مختلف علوم وفنون میں تصنیف وتالیف کا آغاز کر دیا تھا۔آپ کی مشہور تصنیفات میں ''طبقات الشافعية الكبرى، جمع الجوامع، الأشباه والنظائر ''اور''رفع الحاجب ''ہیں۔اصول فقہ پر مصنف کی جس تصنیف کو زیادہ شہرت ملی وہ ''جمع الجوامع في أصول الفقه'' ہے۔

یہ کتاب اصولِ فقہ کے جمیع مسائل پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں مصنف کا منہج درج ذیل ہے:

(۱) مباحث، فصول اور مسائل کو انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

(۲) جمیع مسائل اصول فقہ بیان کرتے ہوئے بعض ایسی اشیاء کا بھی اضافہ کر دیتے ہیں جنہیں ان سے پہلے کے اصولیین نے بیان نہیں کیا ہوتا۔

(۳) مصطلحاتِ اصولیہ کی تعریف اوران کی تبیین بغیر طوالت کے کرتے ہیں۔

(۴) ان مسائل اصولیہ کو ذکر کرتے ہیں جن میں اصولیین کا اختلاف واقع ہوا ہے۔

(۵) بعض مسائل میں اقوال کے ساتھ ساتھ قائل کا بھی ذکر کر دیتے ہیں مگر وہ ایسا کم ہی کرتے ہیں۔

(۶) صرف اقوال کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں اور بہت کم ہی ان کے دلائل ذکر کرتے ہیں۔

(۷) اگر کہیں اختلافِ لفظی ہو تو اس کو ذکر کرتے ہیں۔

(۸) صرف کتبِ اصولیہ کے اصل مراجع سے ہی نقل کرنے کی پابندی کرتے ہیں اور کسی قول کو کسی شخص کی طرف اس وقت تک منسوب نہیں کرتے جب تک کہ قائل نے خود اپنی کتاب میں اسے نقل نہیں کیا ہوتا یا اس کے کسی شاگرد نے ان کا قول نقل نہیں کیا ہوتا۔

یہ کتاب اصولِ فقہ کے جمیع مسائل پر مشتمل ہے، مختصر ہونے کی وجہ سے اس کا حفظ بھی آسان ہے، البتہ قواعد استدلال واستنباط کے اسلوب سے خالی ہیں۔اس کتاب پر لکھی گئی

Marfat.com

شروحات وحواشی کی تعداد ۴۱ ہے، ان میں سے چند معروف شروحات درج ذیل ہیں:

۱...... علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) نے ''تشنیف المسامع'' کے نام سے شرح لکھی۔

۲...... امام ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶ھ) نے ''الغیث الهامع'' کے نام سے شرح لکھی۔

۳...... علامہ جلال الدین محلی رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۲ھ) نے ''البدر الطالع بشرح جمع الجوامع'' کے نام سے شرح لکھی۔

۴...... جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ''همع الهوامع'' کے نام سے شرح لکھی۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ''الكوكب الساطع'' کے نام سے پہلے اس کتاب کو منظوم کیا پھر خود اس منظوم کی شرح لکھی۔ امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۵ھ) نے ''الدرر اللوامع'' کے نام سے اس کتاب کو منظوم کیا۔

اس کتاب کو اہل علم کے درمیان خاصی مقبولیت حاصل ہوئی اور اس کے حواشی، شروحات، تعلیقات، منظوم اور اختصارات بھی بہت ہوئے ہیں، دیکھئے تفصیلاً: [1]

۴۳...... مفتاح الأصول فی بناء الفروع علی الأصول

علامہ محمد الشریف التلمسانی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) آپ فقہ، اصول، قراءت، ادب، لغت اور تاریخ کے عالم تھے، اپنے زمانے کے مشہور اور فن کے ماہر اساتذہ سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ ''الوصول'' پر فروع کی تخریج کا مقصد اس سوال کا جواب دینا ہے کہ فرعی مسائل پر اصول کا کیا اثر پڑتا ہے، یہ کتاب فقہاء کے طرز پر لکھی جانے والی ان اولین کتب میں سے ایک ہے جن میں فروع پر اصول کے اثرات کے موضوع کو چھیڑا گیا

[1] كشف الظنون: ج ۱ ص ۵۹۶، ۵۹۷

Marfat.com

ہے۔ تخریج الفروع علی الاصول کے موضوع پر تاریخی اعتبار سے یہ کتاب اس فن میں تیسرے نمبر پر لکھی جانے والی کتاب ہے۔ اس فن کی پہلی کتاب علامہ دبوسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) کی "تاسیس النظر" ہے اور دوسری کتاب علامہ زنجانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) کی "تخریج الفروع عن الأصول" ہے، اور یہ تاریخی ترتیب کے اعتبار سے اس فن پر تیسری کتاب ہے۔

اس کتاب میں علامہ تلمسانی رحمہ اللہ نے ان اصولی مسائل کا تذکرہ کیا ہے جن کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، اس کے بعد فقہ حنفی، فقہ مالکی اور فقہ شافعی پر ان اصولوں کے اثرات کی وضاحت کی ہے، یہ کتاب اگرچہ ضخامت کے اعتبار سے مختصر ہے لیکن فن کے اعتبار سے ایک عمدہ اور کثیر الفائدہ کتاب ہے، اس کتاب کا یہ خاص امتیاز ہے کہ اس میں تینوں ائمہ کی فقہ پر اصولی قواعد کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں مذکور ہے کہ امام تلمسانی رحمہ اللہ اس کتاب کی تالیف سے ۷۵۴ ہجری میں فارغ ہوئے تھے۔ یہ کتاب احمد عزالدین عبداللہ خلف اللہ کی تحقیق و تخریج احادیث اور وضع فہارس وغیرہ کے ساتھ مطبعہ السعادہ سے پہلی مرتبہ ۱۴۰۱ھ میں شائع ہوئی۔

۴۴...... نهاية السول في شرح منهاج الأصول

علامہ عبدالرحیم الاسنوی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۲ھ) آپ مفسر، فقیہ، مؤرخ، اصولی، لغت اور عروض کے عالم تھے، فقہ میں خاص شہرت حاصل کی، آپ نے اصول فقہ پر تین مشہور کتابیں تصنیف کیں، "نهاية السول في شرح منهاج الأصول، التمهيد في تنزيل الفروع على الأصول، زوائد الأصول، يازيادات على شرح منهاج البيضاوي"

یہ کتاب قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) کی "منهاج الوصول إلى علم الأصول" کی مفصل شرح ہے۔ اس شرح کی تالیف کا آغاز ان کے بھائی محمد نے کیا اور

Marfat.com

اس کو امام جمال الدین اسنوی رحمہ اللہ نے مکمل کیا، امام اسنوی رحمہ اللہ نے ۷۴۰ ہجری میں اس کی تالیف کا آغاز کیا اور ۷۴۱ ہجری یعنی صرف ایک سال کی مدت میں اس کو مکمل کر لیا۔ کتاب متوسط الحجم ہونے کے ساتھ سہل العبارت بھی ہے، اس میں ان اعتراضات وسوالات کے جوابات بھی دیئے ہیں جن کے دیگر شارحین نے سرے سے یا تو جواب ہی نہیں دیئے تھے یا وہ جوابات ضعیف تھے۔ جن مقامات میں صاحب کتاب سے نقل کی غلطی ہوتی تھی ان مقامات سے آگاہ کر دیا۔ مذہب شافعی کو خصوصیت کے ساتھ بیان کیا اور وجہ یہ بتائی کہ اصول فقہ کے مدون اور ان کے امام کا مسلک متعارف ہو جائے، وہ کہتے ہیں کہ انہیں مسئلہ سے متعلق کتب شافعیہ مثلاً ''الأم، الأمالی، الإملاء، مختصر المزنی'' اور ''مختصر البویطی'' میں تلاش کرنے سے کچھ مل جاتا تو وہ شافعیہ کا مسلک اکثر ان ہی کے الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں جو ان کی کتب میں ان سے منقول ہوتا ہے۔

امام اسنوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر انہیں اس مسئلہ کی بابت بلا واسطہ ان کی کتاب سے کچھ میسر نہیں آتا تو وہ اس کلام کی نسبت اس کے ناقل کی طرف کر دیتے ہیں۔ یہ کتاب قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی کتاب ''منهاج الوصول'' کے ایک مقدمے اور سات کتب کی تشریح وتوضیح پر مشتمل ہے، سات کتب کا تذکرہ ماقبل میں اصل متن کے تعارف میں گزر چکا ہے۔ یہ شرح تحقیق وتدقیق اور تفصیل کے اعتبار سے منہاج کی تمام شروح میں نمایاں ہے۔ ۸۰۴ صفحات پر مشتمل یہ شرح ۱۴۲۰ھ میں ایک جلد میں دار الکتب العلمیہ سے چھپ چکی ہے۔

مصنف کی دوسری بلند پایہ تصنیف ''التمهيد في تخريج الفروع على الأصول'' ہے۔

اصول کی فروع پر تخریج، اس کتاب کا مقصد اس سوال کا جواب دینا ہوتا ہے کہ فرعی مسائل پر اصول کا کیا اثر پڑتا ہے، بالفاظِ دیگر اس میں اصول وفروع کے درمیان تطبیق لا کر یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ اصول کے فروع پر کیا اثرات ہوتے ہیں۔ تاریخی ترتیب کے اعتبار

Marfat.com

سے یہ کتاب اس موضوع پر لکھی جانے والی چوتھی اہم ترین کتاب شمار کی جاتی ہے، اس سے قبل "تأسیس النظر" علامہ دبوسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) "تخریج الفروع علی الأصول" امام زنجانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) "مفتاح الوصول إلی بناء الفروع علی الأصول" امام تلمسانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) "تالیف ہو چکی تھیں۔

علامہ اسنوی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں کوئی اصولی قاعدہ خالی نہیں چھوڑا، بلکہ تقریباً ہر قاعدہ کو ذکر کر کے اس کی کوئی فقہی فرع درج کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ اس میں صرف انہی اصولی قواعد کا احاطہ کیا جو شوافع کے یہاں مختلف فیہ تھے، دوسرے فقہی مذاہب سے تعرض نہیں کیا۔ "التمہید" کے مطالعے کے دوران یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ اصولی قواعد کے اثرات کی وضاحت کے لئے انہوں نے جن فقہی جزئیات کا ذکر کیا ان میں سے بیشتر طلاق اور الفاظِ طلاق سے متعلق ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ ایک عالم کے لئے نہایت ضروری ہے، اس سے جہاں "تخریج الفروع علی الأصول" پر ملکہ حاصل ہوگا وہیں فقہ سے گہری مناسبت اور فقہائے کرام سے عقیدت بھی پیدا ہوگی۔ کاش کوئی صاحب علم طلبہ کی استعداد اور ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ کر دے تو یہ ایک مفید کاوش ہوگی۔

یہ کتاب دکتور محمد حسن ہیتو کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۴۵...... التقریر فی شرح أصول البزدوی

علامہ اکمل الدین البابرتی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۶ھ) آپ مفسر، فقیہ، اصولی، ادیب، نحوی اور متکلم تھے، امام قوام الدین محمد بن محمد اکا کی رحمہ اللہ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، اصولِ فقہ پر آپ نے "شرح مختصر ابن الحاجب فی الأصول، التقریر فی شرح

Marfat.com

علی أصول البزدوی، الأنوار فی شرح المنار للنسفی'' تصنیف کی ہے۔ (1)

۴۶...... الموافقات

امام ابواسحاق شاطبی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۰ھ) آپ مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، لغوی، محقق اور نظار تھے، ''الموافقات'' امام شاطبی رحمہ اللہ کی مشہور اور ایک اہم تصنیف ہے جو چار اجزاء پر مشتمل ہے، مصنف نے پہلے اس کا نام ''عنوان التعریف بأسرار التکلیف'' رکھا، پھر اس کا نام بدل کر ''الموافقات'' رکھا، اس سے بعض نے یہ سمجھا کہ یہ دو الگ الگ کتابوں کے نام ہیں جیسا کہ عمر بن رضا کحالہ نے یہی گمان کیا۔ (2)

تقریباً سب لوگوں کا اتفاق ہے کہ امام شاطبی رحمہ اللہ ''علم المقاصد'' کے مبتدع ہیں بالکل اسی طرح جس طرح کہ امام سیبویہ رحمہ اللہ کو علم نحو اور خلیل بن احمد فراہیدی رحمہ اللہ کو علم عروض میں مبتدع کی حیثیت حاصل ہے۔

شیخ علی حسب اللہ لکھتے ہیں:

وقد جاء أبو إسحاق الشاطبی فی کتابه ''الموافقات'' بما لم یسبق به، فعنی ببیان قواعد الأصول وتوضیح مقاصد الشارع مع سهولة فی العبارة ووضوح فی الغرض. (3)

امام شاطبی رحمہ اللہ ''علم المقاصد'' کے موجد ہیں، اگرچہ مقاصد کا ظہور پہلے ہو چکا تھا مگر وہ سرسری تھا۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے ''المستصفی'' میں علم المقاصد پر مختصراً گفتگو کی، پھر ان کے بعد علامہ عزالدین شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۰ھ) نے ''قواعد الأحکام فی مصالح الأنام'' تالیف کی، پھر نجم الدین طوفی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۶ھ)

(1) هدية العارفين: ج ۲ ص ۱۷۱ / الفتح المبين: ج ۲ ص ۲۰۱

(2) معجم المؤلفين: ج ۱ ص ۱۱۸ (3) أصول التشريع الإسلامي: ص ۷

Marfat.com

نے ''المصالح المرسلة'' تالیف کی، لیکن اس کام میں وسعت، تفصیلی مباحث، عمدہ مضامین، عقلی دلائل سے احکام شرعیہ کا ثبوت کرنے میں علامہ شاطبی رحمہ اللہ سب سے آگے ہیں۔ اہل علم حضرات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

ابوعبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان کی تحقیق کے ساتھ سات جلدوں میں یہ کتاب دار ابن عفان سے ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۴۷...... التلويح فى كشف حقائق التنقيح

علامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۳ھ) آپ اصولی، فقیہ، متکلم، بلاغی اور ادیب تھے۔ آپ نے ''التلويح فى كشف حقائق التنقيح'' اور ''حاشية على شرح العضد على مختصر ابن الحاجب فى الأصول'' لکھا۔ علامہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ نے دیباچہ ''فتح الغفار شرح منار الأنوار'' میں ان کو حنفی لکھا ہے، لیکن صاحب ''كشف الظنون'' اور ملا حسن چلپی رحمہ اللہ نے ''حاشية مطول'' کی بحث متعلقاتِ فعل میں ان کو شافعی لکھا ہے۔ اس کتاب پر لکھے گئے حواشی کی تعداد سات ہے، دیکھئے تفصیلاً: (۱)

۴۸...... البحر المحيط أصول الفقه

علامہ بدر الدین زرکشی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) آپ فقیہ، اصولی اور متکلم تھے، آپ تیس سے زائد کتب کے مصنف تھے، اصول فقہ میں آپ نے ''البحر المحيط فى الأصول، تشنيف المسامع شرح جمع الجوامع، لقطة العجلان وبلة الظمآن فى أصول الفقه والحكمة والمنطق'' لکھی۔

یہ کتاب اصول فقہ کی اہم اور کبیر الحجم کتابوں میں سے ایک ہے، یہ آٹھ جلدوں میں

(۱) كشف الظنون: ج ۱ ص ۴۹۸، ۴۹۹

Marfat.com

دارالکتب مصر سے شائع ہوئی ہے، اس پر تحقیق و تخریج احادیث "لجنة علماء أزهر" نے کی ہے۔ اس میں مصنف نے بہت سی ایسی مباحث جمع کی ہیں جسے اس سے قبل جمع نہیں کیا گیا تھا۔ امام زرکشی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب کو ۱۰۰ سے زائد امہات الکتب سے استفادہ کر کے تالیف کیا ہے۔ یہ کتاب اصول فقہ میں ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے، اس میں ہر مسئلہ کے بارے میں مذاہب متفرقہ کو جمع کیا گیا ہے۔

کسی مسئلے سے متعلق جتنے مذاہب کا علم ہو سکا امام زرکشی رحمہ اللہ نے انہیں اس مسئلے کے تحت یکجا کر کے بیان کر دیا اور ان نقولِ غریبہ سے جن فوائد کو جان سکے ان کو اور ان فوائد سے نایاب موتیوں اور ان کی ایک خاص صورت سے اظہار کو ایک مسئلے کے تحت بیان کر دیتے ہیں۔ اکثر مسائل میں تصور کشی، توضیح، تدلیل اور تعلیل کا اہتمام کرتے ہیں۔ علمائے شافعیہ کے حوالہ سے اقوال ذکر کرتے ہیں تو اس کے لئے "عندنا" یا کبھی "عند أصحابنا" استعمال کرتے ہیں، عمومی طور پر وہ ہر قول کی نسبت قائل کی طرف کرتے ہیں، مگر بعض مسائل میں وہ قول کی نسبت قائل کی طرف کئے بغیر چھوڑ دیتے ہیں۔

امام زرکشی رحمہ اللہ نے بہت سی دقیق مباحث کو سابقین کی کتب سے انہی کے الفاظ کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کیا مگر کئی مواقع پر کتب سابقین سے نقل باللفظ نظر نہیں آتا، شاید اس کی وجہ نسخہ کا اختلاف ہو۔ امام زرکشی رحمہ اللہ کی عبارت اور صیاغت میں کچھ صعوبت بھی پائی جاتی ہے لیکن قدرے تأمل سے وہ دشواری دور ہو جاتی ہے، کیونکہ ان کی عبارت میں شدید قسم کی پیچیدگی نہیں پائی جاتی جس طرح اس علم میں بعض لکھنے والوں کی شان رہی۔

امام زرکشی رحمہ اللہ نے ان کتابوں سے بھی استفادہ کیا جو اَب مفقود ہو چکی ہیں، ان میں سے چند کے اسماء یہ ہیں:

Marfat.com

(۱) امام ابن العارض معتزلی کی کتاب "النکت"

(۲) امام ابو یوسف عبد السلام رحمہ اللہ کی کتاب "الواضح"

(۳) امام ابو الوفاء ابن عقیل حنبلی رحمہ اللہ کی کتاب "الواضح"

"البحر المحیط" کے مقدمے میں امام زرکشی رحمہ اللہ نے مراجع کی جس فہرست کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں سے صرف بیس فیصد کتب دستیاب ہیں باقی کتب یا تو مفقود ہیں یا مفقود کے حکم میں ہیں۔ (1)

امام زرکشی رحمہ اللہ نے اس میں اصول فقہ کی تقریباً تمام مباحث یکجا کر دی ہیں، ہر مسئلے میں اہل علم کے اقوال ذکر کیے ہیں، علماء کے مذاہب اور ان کے اقوال میں موازنہ کر کے درست اقوال کی نشاندہی بھی کی ہے، مسائل اور دلائل دونوں کا تذکرہ کرتے ہیں، اسبابِ اختلاف کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ ائمہ کے اقوال تحقیق سے ذکر کرتے ہیں، اور ان مراجع کی بھی صراحت کرتے ہیں جہاں سے وہ قول لیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتب سے لے کر اپنے دور تک تمام اہم کتب سے استفادہ کر کے ایک جامع کتاب مرتب کی، موصوف نے صرف فقہی کتب سے ہی نہیں بلکہ عقائد، تفسیر، حدیث اور لغت کی کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے۔ کتاب کی جامعیت، افادیت اور اہمیت کے پیش نظر جامعہ ازہر قاہرہ کلیہ شریعہ والقانون سے نو طلبہ نے ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالات اس کتاب کے مختلف موضوعات پر لکھے ہیں، اُن مقالات کی تفصیلات جاننے کے لئے "البحر المحیط" پر محقق کے تحقیقی مقدمے کا مطالعہ کریں۔ راقم کی ناقص رائے کے مطابق اصول فقہ میں اس کتاب کی کوئی نظیر نہیں۔

یہ کتاب لجنۃ علماء ازہر کی تحقیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں مکتبہ دار الکتب مصر سے ۱۴۱۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔

(1) البحر المحیط: مقدمۃ المؤلف، ج ۱ ص ۷ تا ۱۸

Marfat.com

۴۹...... القواعد الکبری

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۵ھ) اس کتاب میں فقہ حنبلی کے قواعد کو جمع کیا گیا ہے، جس طرح مالکی قواعد کو "الفروق" میں اور احناف کے قواعد کو "الأشباہ والنظائر" میں اور شوافع کے قواعد کو "قواعد الأحکام" میں جمع کئے ہیں۔ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے ان کی مذکورہ کتاب کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:

وهو كتاب نافع من عجائب الدهر حتى أنه استكثر عليه وزعم بعضهم أنه وجد قواعد مبدوءة الشيخ الإسلام ابن تيميه فجمعها وليس الأمر كذلك بل كان رحمه الله فوق ذلك كذا قيل. ⓫

یہ بڑی مفید کتاب ہے، یہ دنیا کے عجائبات میں سے ایک ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علامہ ابن رجب نے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ کے متفرق قاعدوں کو صرف جمع کر دیا خود کوئی اضافہ نہیں کیا، لیکن بات اس طرح نہیں ہے، اللہ تعالی اُن پر رحم کرے وہ ان باتوں سے بہت بلند ہیں۔

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ نے یہ قواعد مجتہدانہ شان سے اور اس انداز سے لکھے ہیں کہ مسائل کی طرف مراجعت اصول کے ماتحت کی جا سکے اور تا کہ وہ سب ایک لڑی میں پروئے جا سکیں، چنانچہ وہ کتاب کے مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں:

أما بعد فهذه قواعد مهمة، وقواعد جمة، تضبط للفقيه أصول المذهب، وتطلعه من مأخذ الفقه على ما كان قد تغيب، وتنظم له منثور المسائل في سلك واحد، وتقيد الشوارد وتقرب عليه كل متباعد. ⓬

امابعد! یہ قاعدہ مہمہ اور فوائد جمہ ایک فقیہ کے لئے مذہب کے اصول فراہم کرتے ہیں

⓫ کشف الظنون: ج۲ ص۱۳۹۵ ⓬ القواعد الکبری: ص۳

Marfat.com

اور فقہ کے جو ماخذ اس کی نظروں سے پوشیدہ ہیں انہیں واضح اور نمایاں کرتے ہیں اور بہت سے بکھرے ہوئے مسائل کو ایک لڑی میں پرو دیتے ہیں۔

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ نے اس کتاب میں (۱۶۰) قواعد کو جمع کیا ہے، اور ہر قاعدے کے تحت متعدد تفریعات نقل کی ہیں، ان قواعد و تفریعات کے مطالعے سے علم فقہ اور اصول میں خوب دسترس حاصل ہوتی ہے۔ ۲۴۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ایک جلد میں دار الکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔

۵۰...... النجم الوهاج

علامہ عبدالرحیم العراقی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) آپ اپنے زمانے کے ایک بلند پایہ عظیم محدث تھے، آپ اصول فقہ میں عمدہ کلام و بحث پر بھی قدرت رکھتے تھے، آپ کی تصنیفات میں ''ألفية العراقي'' (۱۰۰۰ اشعار میں فن اصولِ حدیث کو بیان کیا ہے) ''التبصرة والتذكرة'' (اس کتاب میں ان اشعار کی تشریح کی ہے) امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب ''إحياء علوم الدين'' کی احادیث کی تخریج ''المغني عن حمل الأسفار في الأسفار في تخريج ما في الإحياء من الأخبار'' کے نام سے کی۔ مصنف نے ''النجم الوهاج'' میں قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی کتاب ''منهاج الوصول'' کو نظم کی صورت میں لکھا ہے جو (۳۶۷) ابیات پر مشتمل ہے، آپ کے بیٹے احمد نے ان اشعار کی شرح کی ہے۔

یاد رہے ''النجم الوهاج'' نام کی ایک اور کتاب بھی ہے جو علامہ دمیری رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۸ھ) صاحب ''حياة الحيوان'' کی ہے، جو امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) کی فقہ شافعی پر لکھی گئی ''دقائق المنهاج'' کی شرح ہے۔

۵۱...... التحرير في أصول الفقه

محقق علی الاطلاق علامہ ابن الہمام حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) آپ اپنے زمانے

Marfat.com

کے ایک بلند پایہ محدث، فقیہ، اصولی اور متکلم تھے۔ حافظ ابن حجر اور علامہ عینی رحمہما اللہ کے ہم عصر ہیں اور علامہ قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ کے استاذ ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

''فتح القدير، التحرير فی أصول الفقه، المسايرة فی العقائد المنجية فی الآخرة، زاد الفقير''

''التحرير'' احناف اور شوافع دونوں کی اصول فقہ کی اصطلاحات پر ایک جامع، معروف اور اچھی کتاب ہے، لیکن اس کتاب میں حد درجہ اختصار کی وجہ سے اس کا سمجھنا اور اس سے استفادہ کرنا بہت مشکل ہے، اسی طرح بغیر شرح کے مصنف کی مراد کو سمجھنا بھی دشوار ہے، اس کتاب کا اسلوب نہایت صعب ہے، اور جگہ جگہ مفہوم میں پیچیدگی نظر آتی ہے۔ شیخ محمد خضری نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

وهذه الكتب التی عنيت بأن تجمع كل شئ استعملت الإيجاز فی عباراتها حتى خرجت إلى حد الإلغاز والإعجاز وتكاد لا تكون عربية المبنى، وأدخلها فی ذلک كتاب التحرير لابن الهمام لأنک إذا جردته من شروحه وحاولت أن تفهم مراد قائله فكأنما تحاول فتح المعميات، ومن الغريب أنک إذا قرأت قبل أن تنظر فيه شروح ابن الحاجب ثم عدت إليه وجدته قد أخذ عبارتهم فأدمجها إدماجا بوزنها حتى اضطربت العبارة واستغلقت. ⓫

اور یہ کتابیں جن میں ہر چیز جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ان کی عبارتوں میں اس حد تک ایجاز واختصار سے کام لیا گیا ہے کہ یہ کتابیں چیستان بن کر رہ گئی ہیں، ایجاز نویسی میں غلو کی وجہ سے قریب تھا کہ یہ کتابیں عربی زبان کے دائرے سے خارج ہو جائیں، اس

⓫ أصول الفقه للشيخ خضری: ص ١١

Marfat.com

میں سب سے بڑھی ہوئی ابن ہمام کی کتاب ''التحریر'' ہے، اگر آپ اس کتاب کو اس کی شرحوں سے الگ کردیں اور مصنف کی مراد سمجھنے کی کوشش کریں تو آپ کو ایسا محسوس ہوگا کہ آپ معمے حل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اگر آپ ''التحریر'' کا مطالعہ کرنے سے پہلے ابن حاجب کی کتاب کی شرحوں کا مطالعہ کریں پھر آپ ''التحریر'' کو پڑھیں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ مصنف نے ابن حاجب کے شارحین کی عبارتیں لے کر انہیں ضم کردیا ہے اور عبارتوں کا توازن اس طرح بگاڑ دیا ہے کہ عبارت مضطرب اور پیچیدہ ہوگئی ہے۔

اس کتاب کی سب سے مفصل، مدلل اور محقق شرح علامہ ابن امیر الحاج رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) کی ''التقریر و التحبیر'' ہے، تین جلدوں میں دار الکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) نے ''التحریر'' کا اختصار ''لب الأصول'' کے نام سے کیا، موصوف نے اس کا اظہار اپنی دوسری کتاب ''فتح الغفار بشرح المنار'' صفحہ چھ پر کیا ہے۔ اس کتاب کی دوسری شرح علامہ محمد امین المعروف امیر بادشاہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۲ھ) نے ''تیسیر التحریر'' کے نام سے چار جلدوں میں لکھی۔

۵۲...... الضیاء اللامع شرح جمع الجوامع فی أصول الفقه

امام ابو العباس الیزلطینی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۵ھ) آپ مفسر، فقیہ، اصولی، متکلم اور نحوی ہیں۔ یہ کتاب علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) کی ''جمع الجوامع'' تفصیلی شرح ہے۔ مصنف نے یہ کتاب ''البدر الطالع'' کے بعد تصنیف کی ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دونوں مذاہب شوافع اور مالکیہ دونوں کی اس فن سے متعلق تفصیلات قاری کو بیک وقت حاصل ہوجاتی ہیں اس لئے کہ ماتن شافعی تھے اور شارح مالکی ہیں۔ نیز شارح نے اپنی اس شرح میں کثرت سے متقدمین کے اقوال اُن کتب سے

Marfat.com

جمع کئے ہیں جن میں سے کئی ایک اب دستیاب نہیں ہیں۔ مذہب مالکی کے ذکر میں خصوصی اہتمام کیا ہے اور اپنے مذہب کے علماء کی نقول کثرت سے پیش کرتے ہیں، مثلاً امام مالک، امام ابن القاسم، امام اشہب، امام اصبغ، امام ابن عرفہ، امام قرافی، امام ابیاری، امام ابن الحاجب، امام خلیل، امام ابن العربی، امام ابن رشد اور علامہ شاطبی رحمہم اللہ وغیرہ، اس طرح یہ کتاب مالکی مذہب کے اصول وفقہی آراء کا اور اقوال کی حفاظت کا ایک اہم مرجع بن گئی۔ مصطلحات اور تعریفات کے مابین فرق بیان کرتے ہیں مثلاً جس طرح انہوں نے الشکر اور الحمد کے مابین شروع میں شرح کرتے ہوئے فرق کیا۔ مسائل اصولیہ کا بعض امثلہ فقہیہ سے ربط بیان کرتے ہوئے خاص طور پر فقہ مالکی ان کے پیش نظر رہتی ہے، اور اس طرح باحثین اور قارئین کے لئے مسئلہ اصولیہ کی منظر کشی ہو جاتی ہے۔ ان اصطلاحاتِ اصولیہ کی تعریفات بیان کیں جنہیں مصنف نے نہیں بیان کیا تھا۔

کتاب سہل العبارت اور اس کے الفاظ واضح ہیں، ایسی پیچیدگی سے خالی ہے جو مبتدی کے فہم اور منتہی کے استفادہ میں رکاوٹ کا باعث ہو۔

مصنف نے ''جمع الجوامع'' کے بعض شارحین مثلاً علامہ زرکشی، علامہ محلی، علامہ ولی الدین ابن العراقی رحمہم اللہ سے استفادہ کیا، تو یہ کتاب ان سب کی باتوں کا تقریباً خلاصہ اور نچوڑ ہے۔

یہ کتاب عبدالکریم بن علی بن محمد النملہ کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۴ھ میں جامعہ امام محمد بن سعود اسلامیہ ریاض سے شائع ہوئی ہے۔

۵۳...... غاية الوصول في شرح لب الأصول

شیخ الاسلام زکریا انصاری شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۶ھ) آپ تفسیر، تجوید، حدیث، فقہ، اصول، تصوف، منطق، جدل، فرائض اور دیگر علوم وفنون کے عالم تھے، کئی فنون پر بہت سی کتب تصنیف کیں، ان کی تصنیفات میں مطبوعہ کتب درج ذیل ہیں:

Marfat.com

۱ ...... الغرر البهية في شرح البهجة الوردية ۲ ...... أسنى المطالب في شرح روض الطالب ۳...... منهج الطلاب ۴...... شرح ألفية العراقي

۵......غاية الوصول في شرح لب الأصول

مصنف نے علامہ سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) کی ''جمع الجوامع'' کا اختصار ''لب الأصول'' کے نام سے کیا، پھر خود اس اختصار کی شرح ''غاية الوصول'' کے نام سے لکھی۔ یہ شرح مندرجہ ذیل سات موضوعات کی تفصیلات پر مشتمل ہے:

۱...... کتاب اللہ ۲...... سنتِ رسول ۳...... اجماع ۴...... قیاس ۵...... استدلال

۶......تعادل اور ترجیح ۷......اجتہاد۔ اور خاتمہ میں تصوف کے مبادیات کا ذکر ہے۔

۱۷۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دار الکتب المصریہ سے شائع ہوئی ہے، نیز مصنف نے علامہ بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) کے مختصر متن ''لقطة العجلان'' کی شرح ''فتح الرحمن'' کے نام سے لکھی ہے۔ یہ کتاب شیخ یاسین کے حاشیہ کے ساتھ ۱۴۲۸ھ میں مطبعۃ النیل قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔

۵۴ ...... مشكاة الأنوار في أصول المنار

علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) موصوف اپنے زمانے کے ایک بلند پایہ فقیہ اور اصولی گزرے ہیں، آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں، مطبوعہ معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱......البحر الرائق شرح كنز الدقائق. ۲......الأشباه والنظائر.

۳......الرسائل الزينة المعروف رسائل ابن نجيم (اس میں ۴۱ رسائل ہیں)

۴......مشكاة الأنوار. ۵......لب الأصول، یہ تمام تصنیفات فقہ اور اصول فقہ سے متعلق ہیں۔

Marfat.com

علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے اصول فقہ میں علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) کی کتاب ''التحریر فی أصول الفقه'' کا اختصار ''لب الأصول'' کے نام سے کیا، یہ کتاب انہوں نے ''مشکاة الأنوار'' سے قبل تالیف کی تھی، اس بات کی تصریح مصنف نے خود ''مشکاة الأنوار'' کے مقدمہ صفحہ چھ پر کی ہے، اس کتاب کا نسخہ دار الکتب المصریہ میں موجود ہے۔ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) کی کتاب ''منار الأنوار'' کی شرح ''مشکاة الأنوار'' کے نام سے لکھی۔ ''هدیة العارفین: ج ۱ ص ۳۷۸'' میں علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ کی تصنیفات میں اس کتاب کا نام ''فتح الغفار فی شرح المنار'' ذکر کیا ہے، لیکن یہ بات درست نہیں اس لئے کہ مصنف نے خود اپنی اسی کتاب کے مقدمہ صفحہ چھ پر اس کا نام ''مشکاة الأنوار'' بتلایا ہے۔ اس کتاب کی تالیف سے مصنف چار شوال ۹۲۵ھ کو فارغ ہوئے۔

اس شرح کا ماخذ چار اہل علم کی کتب ہیں، علامہ صدر الشریعہ، علامہ اکمل الدین، علامہ تفتازانی، علامہ ابن الہمام رحمہم اللہ (مقدمہ: ص ۶) یہ کتاب جامعہ ازہر کلیہ شریعہ اسلامیہ کے دوسرے سال کے کورس میں شامل ہے۔ یہ کتاب ۱۳۵۵ھ میں مصطفی البابی حلبی مصر سے شائع ہوئی ہے۔ مصنف کی ایک تصنیف ''الأشباه والنظائر'' ہے، جو سات فنون پر مشتمل ہے:

الفن الأول: القواعد الكلية

الفن الثاني: فن القواعد

الفن الثالث: الجمع والفرق

الفن الرابع: الألغاز

الفن الخامس: الحيل

الفن السادس: الفروع

Marfat.com

الفن السابع: الحکایات والمراسلات

یہ کتاب شیخ زکریا عمیرات کی تحقیق وتعلیق اور تخریج کے ساتھ ۱۴۱۹ھ میں دار الکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کی شروحات میں سب سے مفید شرح علامہ حموی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۹۸ھ) کی ''غمز عیون البصائر فی شرح الأشباہ والنظائر'' ہے، چار جلدوں پر مشتمل یہ مفصل شرح دار الکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ ''الأشباہ والنظائر'' کے نام سے دو مطبوعہ کتابیں اور بھی معروف ہیں:

۱......''الأشباہ والنظائر'' علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ)

۲......''الأشباہ والنظائر'' علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ)

۵۵...... حاشیۃ علی التلویح علی المقدمات الأربع فقط

علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) ہند کے بادشاہ شاہ جہاں کے یہاں رئیس العلماء تھے، بادشاہ وقت آپ کے بڑے قدر دان تھے، دو مرتبہ آپ کا وزن کیا اور ہر مرتبہ آپ کو ۶۰۰۰ ہزار روپے اُس دور کے مطابق انعام میں دیئے۔ (1)

آپ نے جن موضوعات پر قلم اٹھایا ان پر تحقیق وتدقیق کا حق ادا کیا، آپ کی زیادہ تر تصنیفات حواشی وتعلیقات کی صورت میں ہیں۔ علامہ اسماعیل بن محمد بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۹ھ) نے آپ کے سات حواشی کا تذکرہ کیا ہے:

۱...... حاشیۃ علی أنوار التنزیل للبیضاوی

۲...... حاشیۃ علی حاشیۃ عبد الغفور للفوائد الضیائیۃ فی النحو

۳...... حاشیۃ علی شرح العقائد للتفتازانی

۴...... حاشیۃ علی شرح العقائد للخیالی

(1) أبجد العلوم: القسم الثالث، علماء الهند، ج ۱ ص ۷۰۱

Marfat.com

۵...... حاشية على شرح العقائد العضدية المدوانی

۶...... حاشية على المطول

۷...... حاشية على مقدمات التلويح❶

نیز حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے ''المواقف'' پر بھی ان کے حاشیہ کا تذکرہ کیا ہے، دیکھئے:❷

علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے ان کے علاوہ مزید حواشی اور تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے:

۱...... حاشية على شرح الشمسية ۲...... حاشية على شرح المطالع

۳...... الدرة الثمينة فی إثبات الواجب

نیز مندرجہ ذیل تین کتابوں کے شروح وحواشی پر بھی حاشیے لکھے:

۱...... شرح حكمة العين ۲...... شرح هداية الحكمة للميبذی

۳...... حاشية على هوامش مراح الأرواح❸

راقم نے ان کے حواشی اور تصنیفات کا اس لئے ذکر کیا کہ اکثر اہل علم اِن سے اور اِن کے حواشی اور تصنیفات سے ناواقف ہیں۔ ان کی اصول فقہ پر تصنیف ''حاشية على التلويح على المقدمات الأربع فقط'' ہند سے ۱۲۲۹ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۵۶...... إفاضة الأنوار على أصول المنار

علامہ علاء الدین حصکفی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) آپ مفسر، فقیہ، اصولی اور نحوی تھے، تفسیر، فقہ، اصول، نحو وغیرہ میں عمدہ کتابیں تالیف کیں، آپ کی تصنیفات میں ''الدر المختار، الدر المنتقى، إفاضة الأنوار، شرح قطر الندى ''معروف ہیں۔ مصنف نے علامہ نسفی رحمہ اللہ کے معروف متن ''منار الأنوار '' کی شرح ''إفاضة

❶هدية العارفين: ترجمة: عبد الحكيم بن شمس الدين السيالكوتی، ج ۱ ص ۵۰۴

❷كشف الظنون: باب الميم، ج ۲ ص ۱۸۹۳ ❸أبجد العلوم: ج ۱ ص ۲۰۲

Marfat.com

الأنــوار'' کے نام سے لکھی۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے اس شرح پر حاشیہ ''نسـمـات الأسحار'' کے نام سے لکھا، یہ شرح اور حاشیہ دونوں ۱۳۹۹ھ میں مطبعہ مصطفیٰ البابی حلبی مصر سے طبع ہو چکے ہیں۔

۵۷...... مسلم الثبوت فی أصول الفقه

علامہ محب اللہ بہاری حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۱۹ھ) اصول فقہ اور منطق میں آپ کو گہری دسترس تھی، آپ کی معروف تصنیفات تین ہیں:

۱...... مسـلـم الـعـلـوم ۲...... مسلم الثبوت ۳...... الجوهر الفرد فی مسألة الجزء الذی لا یتجزأ.

علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ ان تینوں کتابوں کے متعلق فرماتے ہیں:

وهذه الثلاثة مقبولة متداولة فی مدارس العلماء.⓫

اس کتاب کی سب سے عمدہ شرح علامہ عبد العلی محمد بن نظام انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۲۵ھ) نے ''فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت'' کے نام سے دو جلدوں میں لکھی۔ عبد اللہ محمود محمد عمر کی تحقیق کے ساتھ قدیمی کتب خانہ کراچی سے بھی طبع ہو چکی ہے۔ علمی استعداد میں ترقی کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ اس کتاب کی ایک شرح علامہ محمد بشیر الدین قنوجی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۶۴ھ) نے ''کشف الـمبهم مما فی السلم'' کے نام سے تالیف کی۔⓬

۵۸...... نور الأنوار فی شرح المنار

ملا جیون حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۰ھ) شہنشاہ عالمگیر نے ان سے زانوئے تلمذ طے

⓫ أبجد العلوم: القسم الثالث، علماء الهند، ج ۱ ص ۷۰۴/ هدية العارفين: ترجمة: محب الله البهاری، ج ۲ ص ۵ ⓬ هدية العارفين: ج ۲ ص ۳۷۲/ نزهة الخواطر: ج ۷ ص ۹۳۶/ الفتح المبين: ج ۳ ص ۱۵۱

Marfat.com

کئے، اِن کی تصنیفات میں دو کتابیں معروف ہیں:

۱ ...... التفسیرات الأحمدیة فی بیان الآیات الشرعیة ۲ ...... نور الأنوار

''نور الأنوار'' علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) کی ''منار الأنوار'' کی شرح ہے۔ مصنف نے چالیس ایام میں یہ کتاب تصنیف کی، اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو بڑی مقبولیت عطا فرمائی، ہندوستان، پاکستان میں یہ کتاب درسِ نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔ اس پر مفید حاشیہ علامہ عبدالحلیم لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۸۵ھ) نے ''قمر الأقمار'' کے نام سے لکھا ہے۔

۵۹ ...... عقد الجید فی أحکام الاجتهاد و التقلید

محدث الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۶ھ) آپ وقت کے ایک عظیم مفسر، فقیہ اور اصولی تھے۔ آپ نے علوم ظاہرہ تفسیر، حدیث، فقہ، نحو اور صرف کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ ۱۱۴۴ھ میں حرمین کا سفر کیا اور وہاں کے شیوخ سے مستفید ہوئے، پھر واپس دہلی لوٹ آئے۔ آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... فتح الرحمن ۲ ...... الفوز الکبیر ۳ ...... حجة الله البالغة ۴ ...... تراجم أبواب البخاری ۵ ...... المصفی شرح الموطا ۶ ...... المسوی شرح الموطا ۷ ...... التفهيمات الإلهية ۸ ...... إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء ۹ ...... الدر المثین فی مبشرات النبی الأمین ۱۰ ...... الإنصاف فی أسباب الاختلاف.

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اصولِ فقہ کے جمیع ابواب پر مشتمل کوئی مکمل کتاب نہیں لکھی سوائے ''عقد الجید'' کے، اس میں ابوابِ اصولِ فقہ میں سے ایک باب ''الاجتهاد و التقلید'' کو زیرِ بحث لائے ہیں، اس کتاب میں اجتہاد کا حکم، اس کی شرائط اور اقسام، مجتہد کی صفات، مذاہب اربعہ کی تقلید اور دیگر اجتہاد اور تقلید سے متعلق مفید

Marfat.com

مباحث ذکر کی ہیں۔ مسائل اصولِ فقہ میں آپ کی منتشر صورت میں آراء موجود ہیں، ڈاکٹر مظہر صاحب نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ بعنوان ''اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ'' میں یکجا کیا ہے، اور اس پر کراچی یونیورسٹی پاکستان سے پی ایچ ڈی کی ڈگری آپ نے حاصل کی، یہ مقالہ کتاب کی صورت میں چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے۔

آپ نے فقہائے کرام کے درمیان فقہی مسائل میں اختلاف کے اسباب ''الإنصاف فی أسباب الاختلاف'' میں بیان کئے۔ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ یہ کتاب دار النفائس بیروت سے طبع ہو چکی ہے۔ شیخ صدر الدین اصلاحی نے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

۶۰ ...... إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من علم الأصول

علامہ محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) آپ فقیہ، اصولی، مقری اور نظار تھے، تفسیر، حدیث اور تاریخ میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے، مختلف فنون پر آپ کی کتب کی تعداد سو سے زائد بیان کی جاتی ہے، جس میں بیالیس کتب و رسائل مطبوعہ ہیں باقی سب مخطوطے کی شکل میں ہیں۔ مصنف کی مشہور تصنیفات میں ''فتح القدير، نيل الأوطار، السيل الجرار، إرشاد الفحول، البدر الطالع، القول المفيد فی أدلة الاجتهاد والتقليد'' ہیں۔ مصنف نے ''إرشاد الفحول'' کو ایک مقدمہ، سات مقاصد اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا۔

(مقدمہ) اس میں اصول فقہ کی تعریف، موضوع، غرض و غایت، استمداد، احکام اور اس کی اقسام، مبادی لغویہ اور الفاظ کی تقسیمات پر کلام کیا۔ کتاب کے سات مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا مقصد کتاب عزیز میں ہے۔

Marfat.com

دوسرا مقصد سنت اور اس کے متعلقات کے مباحث میں ہے۔

تیسرا مقصد اجماع اور اس کے متعلقات میں ہے۔

چوتھا مقصد اوامر ونواہی، عموم وخصوص اور دلالت کے بارے میں ہے۔

پانچواں مقصد قیاس اور اس کے متلقات میں ہے۔

چھٹا مقصد اجتہاد، تقلید اور افتاء میں ہے۔

ساتواں مقصد تعادل وترجیح میں ہے۔

خاتمۃ الکتاب مندرجہ ذیل دو مسائل پر مشتمل ہے:

پہلا مسئلہ وہ اصل جس میں اختلاف واقع ہوا، کیا وہ اباحت ہے یا منع ؟

دوسرا مسئلہ اس میں منعم کے شکر کا عقلا وجوب ہونے پر بحث کی ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ ہر مسئلے میں صاحب رائے کی رائے کو اس کی طرف منسوب کرتے ہیں، آراء ذکر کرنے کے بعد اس پر مناقشہ کرتے ہیں اور پھر راجح قول کی نشاندہی کرتے ہیں، کبھی کبھار ان کی رائے تمام علماء کی آراء سے منفرد ہوتی ہے، محقق دکتور شعبان محمد اسماعیل ان کے منہج پر ان کلمات کے ساتھ اظہارِ خیال فرماتے ہیں:

وبالجملة فإن كتاب "إرشاد الفحول" قد فتح آفاقا واسعة للبحث والمناقشة، وأضاف إلى علم الأصول إضافات جديدة، وفتح أمام العلماء أبوابا من البحث والاجتهاد من خلال عرضه لآراء العلماء ومستندهم في كل مسألة، بعد تحرير محل الخلاف ومنشئه ثم بمناقشة كل دليل وبيان الراجح من المرجوح. (1)

مجموعی طور پر کتاب "إرشاد الفحول" نے نئے نئے باب کھولے اور بحث ومناقشہ کے میدان کو وسعت دی اور علم الاصول میں نت نئے اضافے کئے اور علماء کے سامنے بحث

(1) إرشاد الفحول: مقدمة المحقق، ص ۳۱

Marfat.com

واجتہاد کے دروازے کھولے۔ اپنے بیان کی توضیح میں علماء کی آراء پیش کیں اور ہر مسئلہ میں محل اور مظہر خلاف تحریر کرنے کے بعد دلیل لائے اور دلیل پر مناقشہ کیا اوران میں سے راجح قول بیان کیا۔

امام شوکانی رحمہ اللہ کا ''إرشاد الفحول ''میں منہج یہ ہے کہ انہوں نے تقلید کے بجائے اجتہاد کا راستہ اپنایا اوراپنے لئے ایک جداگانہ فقہی مذہب اختیار کیا۔

مصنف ابتداء میں امام زید بن علی بن حسین رحمہ اللہ کے مذہب پر کاربند ہونے کی وجہ سے زیدیہ کہلاتے تھے۔ بعد میں انہوں نے تقلید ترک کر کے اجتہاد کا دعوی کیا، اور ایک قدم آگے بڑھ کے تقلید کی مذمت اور حرمت اوراپنے لئے اجتہاد کے دعوی کو ثابت کرنے کے لئے ایک رسالہ لکھا ''القول المفید فی أدلة الاجتهاد و التقلید ''اس رسالے کے چند عنوانات ملاحظہ کریں:

أقوال العلماء فی النهی عن التقلید.

أقوال الأئمة الأربعة فی النهی عن التقلید.

القول بانسداد باب الاجتهاد بدعة شنیعة.

إبطال التقلید.

عناوین میں جب اس قدر شدت ہے تو کتاب کے مشمولات کا کیا کہنا؟ مصنف اپنی کتاب ''نیل الأوطار ''اور ''السیل الجرار ''میں بھی اسی رَوش پر چلے ہیں۔ صحابہ وتابعین، فقہاء وعلماء کے اقوال ودلائل بیان کرنے کے بعد اپنی ایک خاص رائے کے بیان پر کلام ختم کرتے ہیں۔ نیز علامہ شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ متقدمین کے مقابلے میں متاخرین کے لئے اجتہاد آسان ہے:

فإنه لا یخفی علی من له أدنی فهم أن الاجتهاد قد یسر الله للمتاخرین تیسیرا لم یکن للسابقین لأن التفاسیر للکتاب العزیز قد دونت، وصارت

Marfat.com

فی الكثرة إلى حده يمكن حصره و كذلك السنة المطهرة وتكلم الأئمة في التفسير و الترجيح و التصحيح و التجريح بما هو زيادة على ما يحتاج إليه المجتهد. ❶

بلاشبہ تھوڑی سی بھی عقل رکھنے والے پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اللہ تعالی نے متاخرین کے لئے اجتہاد آسان فرما دیا ہے، اور یہ آسانی سابقین کو میسر نہیں تھی۔ کیونکہ کتاب اللہ کی تفاسیر اتنی کثرت سے مدوّن ہو چکی ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ اسی طرح سنتِ مطہرہ بھی مدوّن ہو چکی ہے، ائمہ کرام نے بھی تفسیر، ترجیح، تصحیح، تجریح سے متعلق بہت کچھ لکھ دیا ہے جس سے اجتہاد کرنے میں سہولت پیدا ہو گئی ہے۔

یہ کتاب دکتور شعبان محمد اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں دار الکتب مصر سے چھپ چکی ہے، یہ نسخہ محققانہ ہے۔

۶۱ ...... حصول المأمول من علم الأصول

علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) ان کی یہ کتاب علامہ شوکانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) کی کتاب ''إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من علم الأصول'' کا اختصار ہے، ''حصول المأمول'' پہلی مرتبہ ۱۴۰۶ھ میں دار الصحوۃ قاہرہ سے مقتدی حسن الازہری کی تعلیق کے ساتھ شائع ہوئی۔

۶۲ ...... علم أصول الفقه

شیخ عبد الوہاب خلاف رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۵ھ) یہ کتاب چار قسموں پر مشتمل ہے:

۱...... ''القسم الأول: في الأدلة الشرعية'' اس قسم کے تحت انہوں نے قرآن، سنت، اجماع، قیاس، استحسان، مصالح مرسلہ، عرف، استصحاب، شرائع من قبلنا،

❶ إرشاد الفحول: المقصد السادس، الفصل الأول، ج ۲ ص ۲۱۴

Marfat.com

قولِ صحابی کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

۲......"القسم الثانی: فی الأحكام الشرعية "اس قسم کے تحت انہوں نے حاکم، حکم، محکوم فیہ، محکوم علیہ کا تذکرہ کیا ہے۔

۳......"القسم الثالث: فی القواعد الأصولية اللغوية"اس کے تحت انہوں نے خاص، عام، مشترک، مؤول، عبارت النص، اشارۃ النص، دلالت النص، اقتضاء النص، خفی، مشکل، مجمل، متشابہ، مفہوم مخالف، مفہوم موافق وغیرہ اصطلاحات بمع امثلہ کے بیان کی ہے۔

۴......"القسم الرابع: فی القواعد الأصولية التشريعية"اس قسم کے تحت انہوں نے پانچ اہم قواعد قدرے تفصیل سے بیان کئے ہیں۔اس کتاب میں نہایت عام فہم اور مربوط انداز میں اصطلاحات، توضیح اور امثلہ بیان کی ہیں۔۲۳۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبۃ الدعوۃ سے شائع ہوئی ہے۔

۶۳ ...... أصول الفقه الإسلامی

دکتور وہبۃ الزحیلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۳۶ھ) موصوف جامعہ دمشق میں فقہ اور اصول فقہ کے کبار اساتذہ میں سے تھے، آپ کی مندرجہ ذیل تصنیفات اہل علم کے درمیان زیادہ معروف ہیں:

۱ ...... الفقه الإسلامی وأدلته

۲ ...... أصول الفقه الإسلامی

۳ ...... آثار الحرب فی الفقه الإسلامی

۴ ...... الفقه الإسلامی فی أسلوبه الجديد

۵ ...... العلاقات الدولية فی الإسلام

۶ ...... العقوبات الشرعية وأسبابها

Marfat.com

مصنف کی ''أصول الفقه الإسلامي'' ایک تمہید اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔

تمہید میں مبادیاتِ فقہ سے متعلق مباحث ہیں:

الباب الأول: الأحكام الشرعية

الباب الثاني: طرق استنباط الأحكام من النصوص

الباب الثالث: مصادر الأحكام الشرعية

الباب الرابع: النسخ

الباب الخامس: تعليل النصوص

الباب السادس: مقاصد الشرعية العامة

الباب السابع: الاجتهاد و التقليد

الباب الثامن: التعارض و الترجيح

جامعیت، تحقیق و تدقیق اور استیناد کے لحاظ سے یہ کتاب بے نظیر ہے۔ یہ کتاب متقدمین، متاخرین کی کتب اصولِ فقہ کا نچوڑ ہے۔ اگر کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ صحیح معنوں میں کرے تو اُسے اِس فن پر فی الجملہ کسی اور کتاب کے مطالعے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس فن کو پڑھانے والے اہل علم حضرات سے خصوصی درخواست ہے کہ اس کتاب کو اپنے مطالعہ میں رکھیں۔ ۱۲۳۰ صفحات پر مشتمل یہ جامع اور محقق کتاب مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے بھی دو جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔

Marfat.com

اردو فتاوی کا تعارف

۱......فتاوی دارالعلوم دیو بند

ہندوستان میں مسلمان حکمرانوں کے دورِ حکومت کے بعد جب انگریزی دورِ حکومت آیا تو مدارس ومراکز اور علماء کو بہت نقصان پہنچایا گیا، اُس دور میں جن علماء نے ذاتی طور پر افتاء کے فرائض سرانجام دیئے اُن میں سب سے زیادہ مشہور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۹ھ) کا نام نامی ہے، آپ کے فتاوی کا مجموعہ فتاوی عزیزیہ ہے (جو فارسی زبان میں ہے) اسی طرح علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) کا ''مجموع الفتاوی'' ان دونوں کا ترجمہ اردو زبان میں ایچ ایم سعید کراچی سے چھپا ہوا ہے۔ قاسم العلوم والخیرات علامہ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ کو ایک دینی ادارہ کی ''مدرسہ اسلامی عربی'' کے نام سے داغ بیل ڈالی، یہی ادارہ آگے چل کر دارالعلوم دیو بند کے نام سے مشہور ومعروف ہوا۔ ابتدا میں چند دن افتاء کی خدمت علامہ محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۲ھ) نے کی۔ فقیہ النفس علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۳ھ) پیش آمدہ مسائل اور اہم استفتاءات کے جوابات لکھا کرتے تھے، آپ کے فتاوی کا مجموعہ ''فتاوی رشیدیہ'' کے نام سے چھپا ہوا ہے۔ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۷ھ) ۱۳۱۰ھ سے رجب ۱۳۴۶ھ تک مسلسل چھتیس (۳۶) سال افتاء کے عہدہ پر فائز رہے، آپ کے ابتدائی اٹھارہ سال کے فتاوی ۱۳۱۰ھ سے ۱۳۲۸ھ تک بالکل محفوظ نہیں رہ سکے، ابتدا میں نقل فتاوی کا کوئی اہتمام نہیں تھا، اس لئے اٹھارہ سال کا یہ قیمتی سرمایہ ضائع ہوگیا، ۱۳۲۹ھ سے ۱۳۴۶ھ تک کے فتاوی چودہ ضخیم رجسٹروں میں محفوظ ہیں، بارہ رجسٹروں کے فتاوی حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی رحمہ اللہ نے فقہی ترتیب پر نہایت عمدہ تعلیق وتخریج اور مقدمے کے

Marfat.com

ساتھ ۱۲ ضخیم جلدوں میں مرتب کئے، ان کی اس طویل محنت سے فتاوی کے استناد و اعتماد پر اور بھی اضافہ ہو گیا، فتوی کے شروع میں حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کا پیش لفظ ہے جس میں آپ نے صاحبِ فتاوی حضرت مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی رحمہ اللہ کے حالات اور آپ کے فتاوی کا تذکرہ کیا ہے، دار الاشاعت کراچی سے تخریجِ جدید کے ساتھ ۱۲ جلدوں میں یہ "فتاوی دار العلوم دیوبند" کے نام سے چھپ گئے ہیں۔

۴......فتاوی رشیدیہ

یہ فقیہ النفس علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۳ھ) کے فتاوی کا مختصر سا مجموعہ ہے۔

حدیث اور فقہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے دو خاص موضوع تھے، چنانچہ قیام گنگوہ کے زمانہ میں درس حدیث کے ساتھ فقہ و فتاوی کا سلسلہ بھی جاری تھا اور ہندوستان کے علاوہ بیرونِ ملک سے بھی کثرت سے استفتاء آپ کی خدمت میں آتے تھے، فقہ و فتاوی میں آپ کے مقام کا یہ حال تھا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے پاس جو استفتاء آتے تھے حضرت نانوتوی عموماً وہ استفتاءات حضرت گنگوہی کے سپرد کر دیتے تھے اور آپ ان کے جوابات لکھتے تھے۔ اسی طرح حضرت نانوتوی کی وفات کے بعد بھی دار العلوم دیوبند میں آنے والے اہم استفتاء آپ ہی کی خدمت میں بھیجے جاتے تھے، اور آپ ان کے جواب عنایت فرماتے تھے اور کبھی خود دار العلوم تشریف لا کر استفتاء کے جواب تحریر فرمایا کرتے تھے، نیز حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ بھی اپنے قیام تھانہ بھون کے زمانہ میں اہم مسائل میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے، آپ کی فقہی بصیرت کا اعتراف کرتے ہوئے محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ آپ کو فقیہ النفس کہا کرتے تھے، اور آپ کو علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ پر بھی ترجیح دیا کرتے تھے، علامہ کشمیری رحمہ اللہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اب سے ایک صدی پہلے تک اس شان کا فقیہ النفس جماعتِ علماء

Marfat.com

میں نظر نہیں آتا ہے۔

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ چونکہ مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ہم عصر تھے، اس لئے آپ کے پاس بدعات وخرافات سے متعلق زیادہ استفتاء آتے تھے، جس کی وجہ سے آپ کے بیشتر فتاوی انہیں موضوعات پر کسی قدر تصلب کے اظہار کے ساتھ ہیں۔

یہ فتاوی آپ نے زندگی کے مختلف اوقات میں اور خصوصاً دار العلوم دیوبند کے سرپرست ہونے کی حیثیت سے آنے والے استفتاء کے جواب میں لکھے ہیں، اس میں وقت کے لحاظ سے بدعات وخرافات اور عقائد سے متعلق بھی بہت سے فتاوی ہیں، ابتداء میں آپ کے فتاوی کے نقول محفوظ رکھنے کا کوئی خاص انتظام نہیں تھا، اس لئے آپ کے بہت سے فتاوی اب تک پردہ خفا میں ہیں۔ حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں کہ مولانا نور الحسن کاندھلوی صاحب نے مولانا گنگوہی کے غیر مطبوعہ فتاوی کی ایک مناسب تعداد حاصل کی ہے، جسے وہ مستقل مجموعے کی شکل میں شائع کرنے والے ہیں، راقم الحروف کو بھی اسے دیکھنے کا موقع ملا ہے، امید ہے کہ یہ مجموعہ کم وکیف دونوں اعتبار سے پہلے مجموعہ سے بڑھ کر ہوگا۔ (1)

آپ کے سینکڑوں فتاوی تذکرۃ الرشید اور مکاتیب رشیدیہ میں موجود ہیں۔ اللہ تبارک وتعالی جزائے خیر دے حضرت مولانا مفتی محمد طیب یوسف صاحب کو جنہوں نے مختلف کتب سے حضرت کے فتاوی کو تبویب وتخریج کے ساتھ فتاوی رشیدیہ میں جمع کیا۔ مرجوح اور متعارض فتاوی کی نشاندہی کر کے جمہور علمائے احناف اور دیگر اکابر علمائے دیوبند کا مفتی بہ قول ذکر کیا ہے، فتاوی کے شروع میں حضرت گنگوہی کی مختصر سوانح بھی ذکر کی ہے، اب یہ فتاوی تبویب، ترتیبِ جدید اور تخریج وتحقیق کے ساتھ اشاعت اکیڈمی پشاور سے شائع ہوئے ہیں۔

(1) کتاب الفتاوی: ۱/۲۳۹، ۲۴۰

Marfat.com

۳......فتاوی مظاہر علوم المعروف بہ فتاوی خلیلیہ

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۶ھ) متعدد علوم وفنون کے متبحر عالم تھے، تاہم حدیث وفقہ سے آپ کو خاص مناسبت تھی، اور یہ مناسبت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ جیسی فقیہ النفس شخصیت کی سرپرستی اور شفقت وعنایت کی وجہ سے آپ میں پیدا ہوئی تھی۔ آپ کی شانِ تفقہ اور فقہی بصیرت کا سب سے پہلا نمونہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے فقہی اعتراضات وجوابات ہیں، جن میں فقہ کی بعض اہم ترین کتابوں خصوصاً ہدایہ کی بعض عبارتوں اور دقائق کو حل کرنے کی درخواست کی گئی تھی، چنانچہ آپ کے خطوط کے جواب میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

شبہات ہدایہ آپ نے کیا لکھے، اجتہادیات کی لم (حقیقت) کا استفسار ہے، یہ وہ مقام ہے کہ بندہ اس مقام پر طلبہ سے بیان کرتا ہے اور طلبہ آج تک قبول کرتے رہتے ہیں، مگر تم ماشاء اللہ ذکی آدمی ہو، اگر کوئی شبہ، خدشہ کرو گے تو پھر شروح کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ (۱)

اور حضرت گنگوہی رحمہ اللہ آپ کی باریک بینی اور ہدایہ کی عبارت پر شبہات کی قوت کا اعتراف اس طرح کرتے ہیں:

تم جیسے ذکی کا جواب مجھ جیسے مٹھے (کند ذہن) سے کیسے ہوگا؟

استفسارات آپ کے سب کے سب قوی ہیں، ہر ایک کا جواب نہیں دے سکتا۔ (۲)

ماضی قریب کے مشہور عالم ومفکر حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ آپ کی شان تفقہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

ہمارے اس عہد میں جن چیدہ اور برگزیدہ علماء کو اس دولت علم وحکمتِ دین سے بہرہ وافر ملا، جس کو حدیث صحیح میں ''مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُفَقِّھْهُ فِی الدِّینِ'' (۳)

(۱) تذکرۃ الخلیل: ص۸۳ (۲) تذکرۃ الرشید: ۱/۱۶۲ (۳) صحیح البخاری: کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین، ۱/ ۲۵، رقم الحدیث: ۷۱

Marfat.com

کے عمیق وجامع الفاظ سے ادا کیا گیا ہے، ان میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ خاص مقام رکھتے ہیں۔ اور اس کے حامل ومتصف کو فقیہ النفس کے لفظ سے ہماری قدیم کتابوں میں یاد کیا گیا ہے۔ [1]

یہ فتاویٰ علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ کے ہیں، یہ آپ کے اُن فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو آپ نے مظاہر علوم کے دار الافتاء سے جاری فرمائے تھے، اسی لئے اس کو فتاویٰ مظاہر علوم کہتے ہیں، اور آپ کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس کو فتاویٰ خلیلیہ بھی کہتے ہیں۔ ان فتاویٰ کو مولانا سید خالد صاحب نے مرتب کیا ہے، اس فتاویٰ کے شروع میں حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ کا قیمتی پیش لفظ ہے، مولانا محمد شاہد صاحب سہارنپوری نے مقدمہ وتعارف کے عنوان سے ۴۰ صفحات پر حضرت شیخ کی تفصیلی سوانح اور اس فتاویٰ کا تعارف کرایا ہے، مرتب نے فقہی ابواب کی ترتیب پر تعلیق وتخریج کے ساتھ اس کی افادیت میں اضافہ کردیا ہے، یہ فتاویٰ ۴۷۰ صفحات میں مکتبۃ الشیخ بہادر آباد سے شائع ہوئے ہیں۔

۴.....عزیز الفتاویٰ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۶ھ) نے حضرت مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۷ھ) کے ۱۳۲۹ھ سے ۱۳۳۴ھ تک لکھے گئے فتاویٰ کو جمع کیا ہے، مفتی صاحب کے فتاویٰ کے کل چودہ ضخیم رجسٹروں میں سے مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے صرف دو رجسٹروں کے فتاویٰ کو مرتب فرمایا تھا، بقیہ بارہ رجسٹروں کے فتاویٰ مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی رحمہ اللہ نے مرتب کیا، حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے دار العلوم دیوبند میں قیام کے دوران اس فتاویٰ کو مرتب کیا، اور اس کے ساتھ اپنے لکھے ہوئے فتاویٰ کو بھی ''امداد المفتیین'' کے نام سے جمع کیا، یہ مجموعہ پہلے ماہنامہ ''المفتی'' سے

[1] مقدمہ فتاویٰ خلیلیہ: ۱/۴

Marfat.com

شائع ہوتا رہا پھر دیوبند ہی سے آٹھ حصوں میں شائع ہوا، اس فتاوی میں حضرت مفتی عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ کے فتاوی ''عزیز الفتاوی'' اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے فتاوی ''امداد المفتیین'' کے نام سے جمع ہیں، یہ فتاوی چونکہ قیام دیوبند کے دوران مرتب کیے گئے اس لئے اس کو فتاوی دار العلوم دیوبند بھی کہتے ہیں۔ دار الاشاعت کراچی سے ترتیبِ جدید، تعلیق وتخریج اور اضافات کے ساتھ یہ دو جلدوں میں چھپ گئے ہیں۔

۵......امداد الفتاوی

حکیم الامت مجددِ ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۲ھ) کی خدمات یوں تو ہمہ جہت ہیں، لیکن آپ کی خدمات کے دو عناوین (فقہ اور تصوف) سب سے زیادہ نمایاں ہیں، چنانچہ آپ نے فقہ میں مہارت کی بناء پر طالب علمی کے زمانہ سے ہی حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کی رہنمائی میں فتوی نویسی شروع کردی تھی، پھر جب کانپور تشریف لے گئے تو وہاں بھی نمایاں طور پر آپ نے افتاء کی خدمت انجام دی اور آخر میں جب آپ کا قیام تھانہ بھون میں تھا تو یہاں بھی کثرت سے استفتاءات کے جوابات تحریر فرمایا کرتے تھے۔

فقہ وفتاوی میں آپ کے کام کا جو انداز تھا، ان میں سے چند قابل تقلید خصوصیات کا ذکر یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے:

۱......فقہی مسائل میں نصوص سے اعتناء علمائے دیوبند کی خصوصیت رہی ہے، چنانچہ آپ میں بھی یہ وصف بدرجہ اتم پایا جاتا تھا، یہاں تک کہ آپ نے نص قرآنی سے احکام کے استنباط کے سلسلہ میں باضابطہ ''دلائل القرآن علی مسائل النعمان'' اور نص حدیث سے مسائل کے استنباط کے تعلق سے ''إعلاء السنن'' لکھنے کا مستقل ارادہ فرمایا تھا، جس کو آپ کے شاگردوں نے مکمل کیا۔

۲......آپ فقہاء کی جزئیات سے عموماً نہیں ہٹتے تھے، اور فقہ وفتاوی میں اجتہادی

Marfat.com

شان رکھنے کے باوجود اپنی انفرادی رائے اختیار کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

۳......جس مسئلہ میں صریح جزئیہ نہ ملے وہاں اصول وقواعد کی روشنی میں جواب تو لکھ دیتے تھے مگر یہ تنبیہ ضرور کر دیتے تھے کہ یہ جواب اس بنیاد پر ہے کہ صریح جزئیہ نہیں ملا، اس لئے دوسرے علماء سے بھی مراجعت کر لی جائے اور اختلاف ہو تو مطلع کیا جائے۔

۴......آلاتِ جدیدہ اور معاملاتِ جدیدہ میں ابتلائے عام اور یسر وسہولت کے پہلو کو ہمیشہ سامنے رکھتے تھے تاکہ لوگ شریعت سے متنفر ہو کر حرام میں نہ پڑ جائیں۔

۵......معاملات میں آسانی وسہولت اور ابتلائے عام پر نظر کرتے ہوئے بسا اوقات مذہب کی ضعیف روایت کو اصول فقہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے اختیار کر لیتے تھے۔

۶......اگر اپنے مذہب میں معاملات میں آسانی وسہولت کی گنجائش نہ ہو تو دوسرے ائمہ متبوعین کے مذاہب سے بھی استفادہ کرتے تھے اور اس کو "عدول عن الدين إلى الدين" قرار دیتے تھے، چنانچہ "الحيلة الناجزة" اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

۷..پیچیدہ مسائل میں آپ ہمیشہ اپنے اکابر اور علمائے عصر سے رجوع کرتے تھے، شروع میں حضرت مولانا یعقوب صاحب رحمہ اللہ سے، پھر حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے رجوع کرتے رہے اور حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اپنے شاگردانِ رشید سے بھی مشورہ کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ علماء کے لئے مشورہ کی پابندی ضروری ہے، ضابطہ کے بڑے نہ رہیں تو چھوٹے ہی سہی۔

۸......حاضرین اور عام علماء کو بھی بار بار تاکید کرتے تھے کہ میرے کسی فتوی اور تحقیق سے کسی کو اختلاف ہو تو اس پر ضرور متنبہ کیا جائے اور متنبہ کئے جانے پر اپنی رائے سے رجوع کر لیتے تو اس کو خانقاہ سے نکلنے والے ماہنامہ "النور" میں شائع بھی کر دیتے تھے اور اس کے لئے آپ کے یہاں ایک مستقل عنوان "ترجیح الراجح" کا ہوا کرتا تھا، جس کو بعد میں آپ کے مجموعہ فتاوی میں "تصحیح امداد الفتاوی" اور "اصلاحِ تسامح" کے عنوان سے

Marfat.com

شامل کیا گیا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ بندہ نے آئندہ کے لئے ایک کافی جماعت اہل علم و دیانت کی اس کام کے لئے مخصوص کر دی ہے کہ میری تمام تحریرات کو نظر تنقید سے دیکھ لیا جائے، جو ان کی رائے میں قابل اشاعت نہ ہوں ان کو یا حذف کر دیں یا نشان لگا دیں تاکہ ان کو کوئی شائع نہ کر دے۔ (۱)

۹......آپ نے نئے مسائل میں امت کی رہنمائی کے لئے باضابطہ ''حوادث الفتاوی'' کے عنوان سے مسائل لکھے، جو آپ کے مجموعہ فتاوی میں جا بجا شامل ہیں۔

۱۰......آپ کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ اپنی ذات و عمل سے متعلق کوئی مسئلہ پیش آتا تو احتیاط کی وجہ سے اپنے فتوی پر عمل نہیں کرتے تھے بلکہ اس سلسلہ میں دوسرے ارباب افتاء سے فتوی لے کر عمل کرتے تھے، اگر چہ وہ دوسرے آپ سے چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں۔

امداد الفتاوی آپ کے بیش قیمت فتاوی کا مجموعہ ہے، اولاً ۱۳۲۵ھ تک کے فتاوی جمع کئے گئے تھے، جن میں دار العلوم دیوبند، جامع العلوم کانپور اور تھانہ بھون، تینوں زمانوں کے فتاوی کو جمع کیا گیا تھا، ۱۳۲۵ھ کے بعد کے فتاوی ''تتمہ امداد الفتاوی'' کے نام سے شائع ہوتے رہے، مگر آپ کی وفات کے بعد ۱۳۷۱ھ میں مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے مولانا ظہور احمد رحمہ اللہ کے تعاون سے نئی ترتیب و تبویب کے ساتھ اسے چھ جلدوں میں مرتب کیا۔ آپ کے فتاوی اپنی گہرائی اور گیرائی کی وجہ سے ہند و پاک اور بنگلہ دیش بلکہ عالم اسلام کے تمام اردو دان علما کے لئے مرجع و مأخذ کا درجہ رکھتے ہیں۔

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے اس فتاوی کا نام ''امداد الفتاوی'' اپنے شیخ و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے نام پر رکھا (امداد الفتاوی: مقدمہ از مصنف ص ۱۶) اس فتاوی کے شروع میں حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے بارہ صفحات پر نہایت جامع انداز میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی سوانح لکھی

(۱) اشرف المقالات: ص ۳۴۸

Marfat.com

ہے، امداد الفتاوی کی خصوصیات کے لئے دیکھیں: ①

ترتیب جدید، تبویب، تعلیق وتخریج کے ساتھ یہ فتاوی چھ جلدوں میں مکتبہ دار العلوم کراچی سے شائع ہوا ہے۔

٦......امداد الاحکام

یہ فتاوی محقق العصر علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۴ھ) اور حضرت مولانا مفتی عبدالکریم صاحب گمتھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۸ھ) کے ہیں، یہ دو ہزار ایک سو اکہتر (۲۱۷۱) فتاوی پر مشتمل ہے، جس میں پانچ سو ایک (۵۰۱) فتاوی مولانا مفتی عبدالکریم صاحب کے ہیں اور بقیہ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے تحریر کردہ ہیں، بعض فتاوی حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کے تحریر فرمودہ ہیں۔ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے فتاوی ۸ محرم ۱۳۴۰ھ سے ۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ تک کے ہیں، اور مولانا مفتی عبدالکریم صاحب کے ۱۴ شوال ۱۳۴۳ھ سے ٦ صفر ۱۳۵۵ھ تک کی مدت میں لکھے گئے ہیں، یہ مجموعہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی زندگی کی ۱۸ سالہ محنت کا نتیجہ ہے، اللہ تعالی نے موصوف کو علم حدیث اور رجال میں خوب تبحر عطا کیا تھا، اس کی زندہ وجاوید مثال ''إعلاء السنن'' ہے، اس میں آپ نے فقہ حنفی کے نقلی دلائل یعنی احادیث وآثار کی محدثانہ مباحث کو نہایت تحقیق وتدقیق اور محنتِ شاقہ کے ساتھ بیس سال کے عرصے میں جمع کیا، یہ ایسا علمی کارنامہ انجام دیا ہے کہ اس کی نظیر چودہ سو سال کے عرصے میں نہیں ملتی، آپ کے اس محدثانہ ذوق کی جھلک فتاوی میں بھی نظر آتی ہے، آپ کے قلم سے لکھے ہوئے فتاوی میں احادیث کی مباحث نہایت شرح وبسط کے ساتھ محدثانہ اصول پر لکھی گئی ہیں، بعض فتاوی تو مستقل رسالوں کی صورت اختیار کر گئے ہیں، حضرت حکیم الامت کو آپ کے فتاوی پر مکمل اعتماد تھا، چنانچہ ''تمہید امداد الفتاوی'' میں آپ لکھتے ہیں:

① امداد الفتاوی: مقدمہ، ۱/۵۲ تا ۵۷

Marfat.com

برخوردار سلمہ (مولانا ظفر احمد صاحب) کے فتاوی پر مجھے تقریباً ایسا ہی اطمینان ہے جیسا کہ خود اپنے لکھے ہوئے فتاوی پر ہے۔ اسی لئے اس کا نام ''امداد الاحکام ضمیمہ امداد الفتاوی'' تجویز کرتا ہوں، یہ فتاوی ''امداد الفتاوی'' کا تکملہ ہے۔ یہ فتاوی مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہ کے ۷۰ صفحات پر مشتمل نہایت علمی و تحقیقی مقدمے کے ساتھ چار جلدوں میں مکتبہ دار العلوم کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۷...... کفایت المفتی

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۲ھ) کا سب سے بڑا قلمی سرمایہ آپ کے گہربار قلم سے لکھے گئے آپ کے فتاوی کا مجموعہ ہے، جس کو آپ کے فرزند اکبر مولانا حفیظ الرحمٰن واصف نے مرتب کیا ہے، اس کی کل ۹ جلدیں ہیں لیکن چونکہ ہمیشہ آپ کے فتاوی کی نقل محفوظ نہیں کی جاسکی اس لئے آپ کے تمام فتاوی اس مجموعہ میں نہیں آسکے، یہاں تک کہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ آپ کی فتاوی نویسی کی پچپن سالہ زندگی میں سے زیادہ سے زیادہ پچیس سال کے فتاوی ہی کو جمع کیا جاسکا ہے، ورنہ ۹ جلدوں کی جگہ ۱۹ جلدیں ہوسکتی تھیں، چنانچہ خود مرتبِ فتاوی لکھتے ہیں:

۱۳۱۶ھ مطابق ۱۸۹۸ء سے فتوی لکھنا شروع کیا اور ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۳ء میں دہلی تشریف لائے، لیکن مدرسہ امینیہ میں نقول فتاوی کا سب سے پہلا رجسٹر ربیع الاول ۱۳۵۲ھ سے شروع ہوتا ہے، یعنی چھتیس (۳۶) برس فتوی لکھنے کے بعد نقلِ فتاوی کا انتظام ہوا مگر یہ انتظام بھی ناکافی وناقص تھا۔ مدرسہ کے رجسٹر میں آخری فتوی ۱۹۴۴ء کا ہے، اس کے بعد آپ کی وفات تک، آٹھ برس کے زمانہ میں صرف پچیس فتوی درج ہوئے۔ اندراج فتاوی کے لئے کوئی مستقل محرر کبھی نہیں رکھا گیا۔

آپ مدرسہ امینیہ کے ساتھ جمعیۃ علمائے ہند کے دار الافتاء کے بھی صدر مفتی تھے اور ''سہ روزہ الجمعیۃ'' میں حوادث واحکام کے عنوان سے آپ کے فتاوی شائع ہوتے تھے، مگر

Marfat.com

"الجمعیۃ" کا ریکارڈ بھی مفتی اعظم کے تمام فقہی ذخیرہ کا حامل نہیں بن سکا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے اربابِ افتاء نے بڑی محنت اور قابلیت کے ساتھ اس فتاوی کی نئی تبویب اور تخریج وتعلیق کا کام کیا ہے، اس میں انہوں نے ہر تخریج طلب مسئلے کی تخریج کی ہے، جس میں امہاتِ کتب کی طرف مراجعت کر کے مکمل عبارات نقل کی ہیں، ہر مسئلے کی تخریج میں کم از کم تین حوالے نقل کیے ہیں، ہندوستانی قدیم نسخوں کی طرف مراجعت کر کے عبارات کی تصحیح کی ہے، از سرِ نو تبویب کا اہتمام کیا، اردو کے قلیل الاستعمال الفاظ اور ہندی، فارسی کے الفاظ کی بھی وضاحت کی ہے، اس لئے یہ موجودہ نسخہ چودہ جلدوں پر مشتمل نہایت ہی افادیت کا حامل ہے۔

۸......فتاوی شیخ الاسلام

یہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۷ھ) سے مختلف اوقات میں پوچھے گئے استفتاء کے جواب کا مختصر مجموعہ ہے، جسے مولانا محمد سلمان منصور پوری صاحب نے مرتب کیا ہے، یہ فتاوی مختصر ہونے کے باوجود نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

۹......فتاوی رحیمیہ

یہ حضرت مولانا قاری مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ کے فتاوی ہیں، اس فتاوی کے شروع میں کئی اکابر اہلِ علم کی تقریظات ہیں، یہ فتاوی تحقیق وتدقیق کے اعتبار سے نہایت بلند پایہ ہیں، اِن کا انداز محققانہ ہے، اس میں صرف فقہی کتب کے حوالے نہیں بلکہ احادیث وآثار کا بھی بیش بہا ذخیرہ ہے، مسئلہ تقلید کے متعلق تفصیلی مباحث ذکر کیے ہیں، غیر مقلدین کے اشکالات کے بحوالہ جوابات دیئے ہیں، حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا تفصیلاً ذکر کیا ہے، بعض مسائل پر اس قدر تحقیق ذکر کی ہے کہ وہ رسالے کی صورت اختیار کر

Marfat.com

گئی ہے۔ ان کا انداز نہایت عام فہم اور سلیس ہے، اس کے مطالعہ سے ایک لذت وحلاوت اور روحانی کیفیت محسوس ہوتی ہے، جوابات نہایت تشفی بخش ہوتے ہیں، اس فتاوی پر حضرت مولانا مفتی صالح محمد اوکاڑوی شہید رحمہ اللہ نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ ترتیب، تبویب اور تعلیق وتخریج کر کے اس کی افادیت بڑھادی ہے، یہ فتاوی دار الاشاعت کراچی سے پانچ جلدوں میں چھپ گئے ہیں۔

۱۰......امداد المفتین

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۶ھ) آپ حضرت مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی رحمہ اللہ کے خصوصی شاگرد اور تربیت یافتہ تھے، مفتی صاحب کو آپ پر بڑا فخر اور اعتماد تھا، چنانچہ آپ کی تدریس کے آغاز ہی سے آپ کے استاذ بعض استفتاء آپ کے حوالے کر دیتے تھے اور جب ۱۳۴۴ھ میں مفتی عزیز الرحمٰن دار العلوم سے مستعفی ہو گئے تو چند سال مولانا ریاض الدین وغیرہ مختلف علماء سے افتاء کی خدمت متعلق رہی، پھر ۱۳۴۹ھ میں مفتی شفیع صاحب کو دار الافتاء میں صدر مفتی کے جلیل القدر منصب پر فائز کیا گیا اور ۱۳۶۲ھ تک آپ نے اس عہدہ پر فائز رہ کر تقریباً چالیس ہزار فتاوی تحریر کئے۔

۵ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ میں آپ دار العلوم سے مستعفی ہو گئے لیکن عوام وخواص کے رجوع اور اپنے شیخ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی ہدایت کی بناء پر افتاء کا سلسلہ جاری رکھا، تاہم ۱۳۶۲ھ سے ۱۳۷۱ھ تک نو سالوں میں جو فتاوی آپ کے گہر بار قلم سے نکلے انہیں محفوظ نہیں کیا جا سکا، پھر ۱۳۷۱ھ (۱۹۵۲ء) میں آپ نے دار العلوم کراچی کے شعبہ افتاء سے ۱۹۵۹ء تک جو فتاوی لکھے ان کی نقل محفوظ کی گئی، جن کی تعداد ستر ہزار نو سو بارہ (۷۰۹۱۲) ہیں، ان کے علاوہ مقدمات کے فیصلے اور زبانی فیصلے اور زبانی فتوؤں کی تعداد بے شمار ہے۔

Marfat.com

آپ نے جدید مسائل کو اجتماعی آراء سے حل کرنے کے لئے ایک مجلس بھی ''مجلس تحقیق مسائل حاضرہ'' کے نام سے قائم کی تھی، جس میں محدث العصر علامہ یوسف بنوری، فقیہ العصر مفتی رشید احمد رحمہما اللہ اور دار العلوم کراچی اور شہر کے خاص خاص اہل علم شریک ہوتے تھے اور ہر ماہ اس مجلس کے تحت اجلاس منعقد ہوتے تھے اور پیش آمدہ مسائل کی اجتماعی طور پر تحقیق کی جاتی تھی۔

کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں سب سے نمایاں اور سب سے غالب پہلو جس کا تسلسل کبھی ختم نہیں ہوا وہ خدمت افتاء ہی ہے، چنانچہ فراغت کے فوری بعد سے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک آپ نے اپنے کو اس کام میں مصروف رکھا، یہاں تک کہ آپ کی زندگی کا سب سے آخری کام بھی فتوی نویسی ہی کا کام تھا، چنانچہ اپنی وفات سے صرف چند گھنٹے قبل بھی آپ نے ایک استفتاء کا جواب لکھوایا تھا۔

آپ کے فقہی مقام کا اندازہ آپ کے فتاوی کو دیکھ کر بخوبی لگایا جاسکتا ہے، نیز عوام وخواص کا آپ کی طرف رجوع اور اکابر علماء کا آپ پر اعتماد بھی فقہ وفتاوی میں آپ کے عالی مقام کا پتہ دیتے ہیں، چنانچہ مفتی اعظم ہند مفتی عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ، محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تو آپ پر اعتماد کرتے تھے۔

فتاوی نویسی میں آپ کا جو منہج اور طریقہ کار تھا اُسے درج ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

۱......سب سے پہلے آپ یہ دیکھتے تھے کہ استفتاء جواب دینے کے لائق ہے یا نہیں، کیوں کہ بسا اوقات فتوی حاصل کرنے کا مقصد عمل کرنا یا علم میں اضافہ کرنا نہیں بلکہ مخالف کو زیر کرنا یا فتنہ پیدا کرنا ہوتا ہے، اس لئے آپ ایسے استفتاء کا جواب نہیں لکھتے تھے، بلکہ نصیحت کردیا کرتے تھے، چنانچہ ایک صاحب کا استفتاء آیا کہ فلاں امام صاحب فلاں فلاں

Marfat.com

آداب کا خیال نہیں رکھتے، کیا انہیں ایسا کرنا چاہئے؟ تو آپ نے جواب لکھا کہ یہ سوال تو خود امام صاحب کے پوچھنے کا ہے، انہیں کہئے کہ وہ تحریراً یا زبانی معلوم کر لیں۔

۲......نظریاتی (غیر عملی) سوالات کی آپ حوصلہ شکنی کیا کرتے تھے، چنانچہ آپ سے پوچھا گیا یزید کی مغفرت ہو گی یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا یزید سے پہلے اپنی مغفرت کی فکر کرنی چاہئے۔

۳......فتاوی لکھتے وقت آپ اس پہلو سے بھی بہت غور کرتے تھے کہ اس جواب کا نتیجہ کیا ہو گا، مثلاً کوئی مباح چیز ہے مگر اس سلسلہ میں کھلی چھوٹ دینے سے معصیت تک پہنچنے کا اندیشہ ہے، ایسے وقت میں فتوی کے بجائے مشورہ لکھا کرتے تھے کہ یہ عمل مناسب نہیں ہے، یا اس سے گریز کرنا چاہئے۔

۴......فتوی کی عبارت میں آپ فقہی اصطلاحات سے بہت گریز کرتے تھے اور ایسا لکھتے تھے کہ فقہ کی شوکت اور فقہی باریکیاں بھی برقرار رہیں اور عام لوگوں کے لئے سمجھنا بھی آسان ہو، مثلاً ترکہ کے مسئلہ میں عموماً جواب اس طرح لکھتے ہیں: مرحوم کا جملہ ترکہ بعد تقدیم حقوق متقدمہ علی الارث حسب ذیل طریقہ پر تقسیم ہو گا۔ اب جو شخص حقوق متقدمہ علی الارث سے واقف نہ ہو اور دین سے اس بے اعتنائی کے دور میں انہیں اس کا مطلب بتانے والا بھی کوئی نہ ہو تو وہ ترکہ کس طرح تقسیم کریں گے؟ اس لئے آپ وراثت کے مسئلہ میں جواب اس طرح لکھتے ہیں:

صورت مسئولہ میں مرحوم نے جو کچھ نقدی، زیور، جائیداد، یا چھوٹا بڑا سامان چھوڑا ہو اس میں سے پہلے مرحوم کی تجہیز و تکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں، پھر اگر مرحوم کے ذمہ قرض ہو تو وہ ادا کیا جائے اور بیوی کا مہر اگر ابھی ادا نہیں ہوا ہو تو وہ بھی دین میں شامل ہے، اس کو ادا کیا جائے، پھر اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ۳/۱ کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے گا، اس کے بعد جو ترکہ بچے اسے حسب ذیل

Marfat.com

تفصیل کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

۵......کسی مسئلہ کا جواب مفصل و مدلل لکھنا ہوتو آپ تمہید اور دلائل کے ساتھ فتویٰ نہیں لکھتے تھے بلکہ اصل مسئلہ کا مختصر اور سادہ حکم لکھتے تھے تا کہ طالب کا مقصد پہلے ہی جملہ سے پورا ہو جائے اور ایسا اختلاط نہ ہو کہ عام آدمی کے لئے مسئلہ سمجھنا مشکل ہو جائے، اس کے بعد دلائل وغیرہ کی تفصیل لکھتے تھے، تا کہ علماء اور دلائل معلوم کرنے والوں کو بصیرت حاصل ہو سکے۔

۶......اگر سوال کرنے والے نے گڈمڈ کر کے مفصل استفتاء لکھا ہو اور اس میں کچھ زائد باتیں بھی آ گئی ہوں جن سے حکم پر کوئی اثر نہ پڑتا ہو تو آپ پہلے ان سوالات کا تجزیہ کر کے انہیں نمبر وار لکھتے تھے پھر ان کے جوابات بھی نمبر وار تحریر فرماتے تھے۔

۷......کسی مسئلہ کی طرف آپ کا میلان ہوتا اور اکابر سے اس سلسلہ میں واضح رائے نہیں ملتی تو آپ تفرد اختیار کرنے اور اپنی الگ رائے لکھنے سے بہت گریز کرتے تھے اور اس سے آپ کو سخت نفرت تھی، چنانچہ ایسے سوالات کو مؤخر کر دیتے تھے اور کافی تلاش و جستجو کے بعد جب اکابر کی تائید حاصل ہو جاتی تب آپ اس کا جواب لکھتے تھے تا کہ الگ الگ لوگوں کی آراء کی وجہ سے امت انتشار کا شکار نہ ہو۔

''امداد المفتین'' حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے ۱۳۴۹ھ سے ۱۳۶۲ھ تک لکھے گئے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جو آپ نے دار العلوم دیوبند کے صدر مفتی ہونے کی حیثیت سے لکھے تھے، آپ کے قلم سے جاری فتاویٰ کی تعداد تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہے (عزیز الفتاویٰ: مقدمہ) جن میں سے یہ ایک حصہ ''امداد المفتیین'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے فتاویٰ کا نام امداد الفتاویٰ تھا تو آپ نے اس مناسبت سے اس فتاویٰ کا نام ''امداد المفتیین'' رکھا، اسے آپ نے خود پہلے آٹھ مختصر جلدوں میں مرتب کیا تھا جو دار الاشاعت دیوبند سے شائع ہوئے تھے، لیکن اس وقت فتاویٰ میں تبویب و ترتیب نہ

Marfat.com

تھی، جس کی وجہ سے مسئلہ نکالنا کافی مشکل تھا، پاکستان ہجرت کے بعد حضرت نے ''عزیز الفتاوی'' اور ''امداد المفتیین'' دونوں کی علیحدہ علیحدہ تبویب وترتیب کرا کر بہت سی اصلاحات کے بعد ۱۳۸۳ھ میں کراچی سے یہ عظیم الشان ذخیرہ دو جلدوں میں دار الاشاعت کراچی سے شائع ہوا، پہلی جلد میں عزیز الفتاوی اور دوسری جلد میں امداد المفتیین ہے، چونکہ یہ دونوں فتاوی دار العلوم دیوبند میں لکھے گئے اس لئے آپ نے اپنی زندگی میں ان دونوں فتاوی کو فتاوی دار العلوم دیوبند کے نام سے شائع کیا۔

۱۱......فتاوی محمودیہ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کے فتاوی کا مجموعہ ہے، ۲۶ جمادی الاولی ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ نے دار الافتاء دار العلوم دیوبند میں صدر مفتی کی حیثیت سے افتاء کا آغاز کیا، آپ نے تقریباً دس ہزار استفتاء کے جوابات تحریر فرمائے ہیں، اس لئے بجا طور پر دنیا آپ کو فقیہ الامت کے لقب سے یاد کرتی ہے، آپ کے ان فتاوی کو مولانا فاروق صاحب نے مرتب کیا ہے، آپ کے اس فتاوی میں نو ہزار آٹھ سو پچاسی (۹۸۸۵) استفتاء اور بارہ ہزار پانچ سو ستتر (۱۲۵۷۷) مسائل ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے ارباب افتاء نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ اس فتاوی کو نئی تبویب اور تخریج وتعلیق کے ساتھ شائع کیا ہے، ہر مسئلے کی تخریج میں کم از کم تین حوالے نقل کئے ہیں، دار الافتاء کی طرف سے اس فتاوی پر کئے گئے کام کی تفصیلات کے لئے فتاوی محمودیہ پر کام کی نوعیت (فتاوی محمودیہ:۱/ ۱۶۶ تا ۱۷۱) کا مطالعہ کریں۔

۱۲......نظام الفتاوی

یہ حضرت مولانا مفتی نظام الدین اعظمی رحمہ اللہ کے ان فتاوی کا مجموعہ ہے جسے انہوں

Marfat.com

نے دار العلوم دیوبند میں مفتی اور صدر مفتی کی حیثیت سے لکھے تھے۔ آپ کے فتاویٰ میں احوالِ زمانہ کے پیدا شدہ مسائل میں تیسیر و سہولت کا پہلو پایا جاتا ہے۔ یہ فتاویٰ ترتیب جدید اور مزید حوالہ جات کی تحقیق و تخریج کے ساتھ تین جلدوں میں اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا سے شائع ہوئے ہیں۔

۱۳۵...... احسن الفتاویٰ

یہ فتاویٰ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کے ہیں۔ فتاویٰ نویسی کا کام آپ نے فراغت کے بعد ۱۳۶۲ھ سے ہی شروع کر دیا تھا، جب آپ مدینۃ العلوم بھینڈو (ضلع حیدر آباد، سندھ) میں مدرس تھے، لیکن یہاں دار الافتاء کی مکمل ذمہ داری آپ پر ۱۳۶۶ھ میں ڈالی گئی اور ۱۳۶۹ھ تک آپ بیک وقت شیخ الحدیث، صدر مدرس اور صدر مفتی رہے، پھر ۱۳۷۰ھ میں جب جامعہ دار العلوم کراچی گئے تو وہاں اگرچہ آپ شیخ الحدیث رہے اور افتاء کی ذمہ داری باضابطہ آپ سے متعلق نہیں کی گئی، لیکن زیادہ اہم اور پیچیدہ مسائل سے متعلق استفتاءات آپ ہی کے سپرد کیے جاتے تھے، نیز ۱۳۸۱ھ میں جب دار العلوم نے تخصص فی الفقہ کا شعبہ شروع کیا تو اس میں مربی کی حیثیت سے آپ ہی کا نام منتخب کیا گیا، پھر آپ نے ۱۳۸۳ھ سے ایک علیحدہ فقہی اور اصلاحی ادارہ ''دار الافتاء والارشاد'' کی بنیاد ڈالی اور مستقل اس پلیٹ فارم سے آپ نے فقہ و فتاویٰ کی خدمات انجام دیں۔

مفتی صاحب کے علمی و قلمی سرمایوں میں سب سے اہم سرمایہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ''احسن الفتاویٰ'' ہے، آپ کے فتاویٰ کی بڑی تعداد محفوظ نہیں کی جاسکی، جیسا کہ آپ کے حالات لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ ۱۳۶۲ھ سے ۱۳۷۰ھ تک فتاویٰ کی نقل رکھنے کا اہتمام نہیں کیا گیا اور ۱۳۷۱ھ سے ۱۳۷۶ھ تک کل دو ہزار پچیس (۲۰۲۵) فتاویٰ آپ نے تحریر فرمائے، مگر ان میں سے صرف چار سو اکیاون (۴۵۱) فتاویٰ نقل ہو سکے، آپ کے ابتدائی دور کے فتاویٰ کا مجموعہ سب سے پہلے ۱۳۷۹ھ میں شائع ہوا تھا، ۱۳۸۳ھ سے جدید سلسلہ کا

Marfat.com

آغاز ہوا اور اب یہ مجموعہ نو ضخیم جلدوں میں طبع شدہ ہے۔

حضرت مفتی صاحب نئے مسائل پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے، اور ٹھوس دلائل کے ساتھ مفصل جواب لکھا کرتے تھے، آپ کے بہت سے فتاوی رسائل کی شکل اختیار کئے ہوئے ہیں، جنہیں اس مجموعہ میں شامل کر لیا گیا ہے، آپ کے رسائل کی فہرست احسن الفتاوی: ص ۱۸، ۱۹، ۵۶۹، پر ہے، اس میں سے اکثر رسائل ''احسن الفتاوی'' میں شامل کر دیئے گئے ہیں، فتوی نویسی میں ہر مفتی کا انداز واسلوب جدا ہوتا ہے، اس لئے بعض مسائل میں اہلِ علم وافتاء کے لئے اختلاف کی گنجائش باقی رہتی ہے، امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے:

کل أحد يؤخذ من قوله ويترک إلا صاحب هذا القبر.

۱۴...... فتاوی حقانیہ

یہ جامعہ دار العلوم حقانیہ سے جاری ہونے والے گرانقدر فتاوی پر مشتمل ہے، دار العلوم حقانیہ کی بنیاد ۱۹۴۷ء بمطابق ۱۳۶۶ھ کو رکھی گئی، اس کی ابتداء ایک چھوٹی سی مسجد سے ہوئی مگر اللہ تعالی کو منظور تھا کہ یہ ادارہ علوم ومعارف کا گنجینہ بنے، پھر وہ وقت بھی آیا کہ دار العلوم حقانیہ کی تبلیغی، تعلیمی اور دینی خدمات کی وجہ سے دار العلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمہ اللہ نے اِسے دیوبند ثانی کا خطاب دیا۔

یہ فتاوی چونکہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب رحمہ اللہ کی نگرانی میں لکھے گئے اس لئے ان کو انہی کی طرف منسوب کیا گیا اور اس مجموعے کا نام ''فتاوی حقانیہ'' رکھا گیا۔ فتاوی کے استناد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ دار العلوم حقانیہ جیسے مستند ادارے سے شائع ہوئے ہیں، ماہنامہ ''الحق'' میں شائع ہونے والے بعض مفید مضامین اور مقالات بھی اس میں شامل کے گئے ہیں، اس کی ابتدا میں فقہی مباحث پر مشتمل ایک نہایت علمی وتحقیقی مقدمہ لکھا گیا ہے، اور اُن تمام مفتیانِ کرام کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے جن کے تحریر کردہ فتاوی اِس مجموعہ میں شامل کئے گئے ہیں، ادارے سے شائع شدہ فتاوی عموماً تفردات اور

Marfat.com

شذوذ سے خالی ہوتے ہیں بخلاف شخصی فتاوی کے، اس کی جلد اول کا عموماً اور کتاب العقائد والایمانیات کا خصوصاً اربابِ فتاوی اور اہلِ علم کے لئے مطالعہ نہایت مفید ہے۔

۱۵......فتاوی بینات

یہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے ماہنامہ بینات میں چھپنے والے فتاوی اور فقہی مقالات کا وقیع علمی ذخیرہ ہے، اس کے مقدمے میں محدث العصر علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ کے پانچ نہایت اہم اور تحقیقی مقالہ جات شامل ہیں:

۱......عصر حاضر کا اہم تقاضا۔ ۲......جدید فقہی مسائل اور چند رہنما اصول۔ ۳......عصر حاضر کے جدید مسائل کا حل۔ ۴......اجتہاد کے اصول وشرائط۔ ۵......اسلامی قوانین میں اجتہاد وعقل کا مقام۔

بعض مسائل اس قدر تحقیق وتدقیق کے ساتھ لکھے گئے ہیں کہ وہ رسالہ کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔اس فتاوی کے علمی استیناد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ملک کے مشہور ومعروف ادارے کے محققین علماء کی علم وتحقیق کا گنجینہ ہے، اس میں کئی فتاوی ومقالات محقق العصر حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کے تحقیقی قلم سے لکھے ہوئے ہیں مثلا بشریت انبیا علیہم السلام، تنقید اور حقِ تنقید، رفع الالتباس عن علی والعباس، قادیانی عقائد، نزول مسیح کا عقیدہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں، کافر، مرتد اور زندیق کے درمیان فرق، ڈارون کا نظریہ ارتقا، ۱۵۰ صفحات پر مشتمل مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل ومدلل وضاحت۔ یہ فتاوی ترتیب وتخریج کے ساتھ چار جلدوں میں مکتبہ بینات جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے شائع ہوئے ہیں۔ جس طرح بینات میں چھپنے والے فتاوی اور مقالات یکجا ہو کر شائع ہو گئے ہیں اسی طرح اگر دار الافتاء سے جاری ہونے والے اگر تمام فتاوی تحقیق وتخریج کے ساتھ فقہی ترتیب پر یکجا ہو جائیں تو یہ اہلِ علم کے لئے ایک قیمتی سوغات ہوگا اور یہ کئی فتاوی سے فی الجملہ مستغنی کر دے گا، تحقیق وتدقیق سے لکھنے والوں کے

Marfat.com

لئے خصوصاً اور عوام الناس کے لئے عموماً مشعلِ راہ ہوگا۔

۱۶......خیر الفتاویٰ

یہ فتاویٰ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۰ھ) کے قائم کردہ ادارہ خیر المدارس کے دارالافتاء سے جاری کئے گئے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، حضرت کی طرف نسبت کی وجہ سے اس مجموعہ کا نام ''خیر الفتاویٰ'' رکھا گیا، ملک کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے مدارس میں جامعہ خیر المدارس ملتان کو ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے، اور اس ادارے کے دار الافتاء سے شائع ہونے والے فتاویٰ میں اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند کے مسلک کی افراط وتفریط سے ہٹ کر نہایت اعتدال کے ساتھ صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔ اس فتاویٰ کے استیناد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب، حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب جیسے نامور مفتیانِ عظام کے فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ اس کے شروع میں خیر المدارس کے اربابِ افتاء کے نام سے اِن مفتیان کرام کی مختصر سوانح درج ہے، اس کے بعد فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب کا نہایت علمی وتحقیقی مقدمہ ہے جو پینتیس (۳۵) صفحات پر مشتمل ہے۔ راقم کی رائے یہ ہے کہ اس کی پہلی جلد مطالعے کے لئے تخصص فی الفقہ کے طلبہ کے نصاب میں شامل کرنی چاہئے، اس کی پہلی جلد کا خصوصاً اور مکمل فتاویٰ کا عموماً مطالعہ کرنا اہلِ علم کے لئے نہایت مفید ہے۔

۱۷......فتاویٰ مفتی محمود

یہ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۰ھ) کا مجموعہ ہے۔ حضرت مفتی محمود رحمہ اللہ اپنی اَن گنت خصوصیات وامتیازات کی بناء پر اپنے زمانہ کی ان عبقری شخصیات میں سے ہیں جن کی دینی، مذہبی، ملی، ملکی اور سیاسی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ جہاں میدان سیاست کے شہسوار تھے، وہیں اپنے عہد کے بالغ نظر فقیہ ومحدث

Marfat.com

بھی تھے، آپ نے پوری زندگی فقہ وحدیث کی خدمت میں بسر کی، آپ فقہی جزئیات پر گہری نظر رکھتے تھے، اور اس کے مراجع ومنافع خوب اچھی طرح سمجھتے تھے، آپ کے وسعت مطالعہ کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ شامی جیسی ضخیم ترین کتاب کا بالاستیعاب دوبار مطالعہ کیا ہے، حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی اس علمی وسعت اور گہرائی کے علمائے عصر بھی معترف تھے، محدث عصر حضرت بنوری رحمہ اللہ حضرت مفتی صاحب سے فرمایا کرتے تھے: آپ کیوں اپنے آپ کو سیاست کے خاردار میدان میں ضائع کر رہے ہیں؟

حضرت مفتی صاحب ۲۵ سال مسلسل ملک کے معروف دینی ادارے جامعہ قاسم العلوم ملتان کے صدر مفتی کی حیثیت سے خدمات انجام دی ہیں، اس ۲۵ سالہ دور میں مختلف مسائل سے متعلق کم وبیش ۲۲ ہزار فتاوی جاری فرمائے۔ زیر نظر ''فتاوی مفتی محمود'' حضرت کے تحریر کردہ فتاوی کا مجموعہ ہے، اس میں بعض فتاوی وہ بھی ہیں جو دیگر مفتیان کرام کے تحریر کردہ ہیں اور ان پر حضرت مفتی صاحب کے تائیدی دستخط ہیں۔ فتاوی کا یہ مجموعہ ۹ جلدوں میں جمعیت پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا ہے۔

اس فتاوی کے شروع میں شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ، شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ کی تقاریظ ہیں، اس کے شروع میں حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب کا نہایت علمی مقدمہ ہے جو ایک سو پانچ (۱۰۵) صفحات پر مشتمل ہے۔ اگر اس فتاوی پر ''فتاوی محمودیہ'' اور ''کفایت المفتی'' کی طرح تعلیق وتخریج کر دی جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے گی۔

۱۸......آپ کے مسائل اور اُن کا حل

یہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کے فتاوی ہیں، اس کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ ۵ مئی ۱۹۷۸ء میں ملک کے معروف اخبار روزنامہ ''جنگ'' کراچی کے

Marfat.com

مالکان نے اقرأ کے نام سے اپنے اخبار میں اسلامی صفحے کا آغاز کیا، اس میں ایک کالم تھا ''آپ کے مسائل اور اُن کا حل'' اس میں تقریباً بیس سال تک آپ سوالات کے جوابات لکھتے رہے۔ آپ کے جوابات نہایت عام فہم اور عوامی انداز میں ہیں، چونکہ یہ جوابات اخبار میں چھپتے تھے جس کے قارئین زیادہ تر عوام ہوتے تھے، اس لئے آپ نے اِن کی رعایت رکھتے ہوئے عامیانہ اور سلیس انداز میں جوابات دیئے ہیں، رائج فتوی نویسی کے انداز سے اجتناب کیا ہے۔ فرقِ باطلہ خصوصاً فتنہ قادیانیت کے متعلق آپ کے فتاوی نہایت علمی وتحقیقی ہیں۔ بعض فتاوی نہایت تفصیلی اور مدلل ہیں، الحمدللہ اب یہ بیش بہا خزانہ حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمہ اللہ کی زیر سرپرستی تعلیق وتخریج اور اضافات کے ساتھ ۸ ضخیم جلدوں میں مکتبہ لدھیانوی کراچی سے شائع ہوگیا ہے۔

۱۹......جواہر الفتاوی

حضرت مولانا مفتی عبدالسلام چاٹگامی صاحب مدظلہ کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں، آپ ایک طویل عرصہ تک جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں بحیثیت رئیس دارالافتاء خدمات انجام دیتے رہے، اور اب اپنے آبائی وطن بنگلہ دیش کے سب سے بڑے دینی ادارے ''دارالعلوم معین الاسلام، ہاٹھ ہزاری چاٹگام'' میں بحیثیت استاذ الحدیث اور رئیس دار الافتاء، دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ زیرنظر جواہر الفتاوی آپ کے تحریر کردہ فتاوی کا مجموعہ ہے، ان فتاوی کا تعارف کراتے ہوئے سید انور علی (ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان) لکھتے ہیں:

جواہر الفتاوی میں مفتی صاحب کے صرف وہ فتاوی شامل ہیں جو انہوں نے پچھلے کئی سالوں میں اہم مواقع اور حالات میں جاری کئے، ان فتووں کی افادیت اور اہمیت اس سبب سے اور بھی زیادہ ہے کہ اس میں ان شبہات اور اعتراضات ومسائل کو بڑی خوبی اور سند کے ساتھ زیر بحث لایا گیا ہے جو مغرب زدہ اسکالرز کی جانب سے موجودہ دور میں اٹھائے گئے

Marfat.com

ہیں، خاص طور پر انسانی اعضاء کی پیوند کاری، عورت کی شہادت، رجم، ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی شرعی حیثیت، مجلس واحدہ میں تین طلاقیں، رجم کی سزا اور اس کا انکار، زکوۃ کے مسئلے میں بے شمار نئے قسم کے اعتراضات اور ان کے جوابات اور جھینگا کی حلت وحرمت وغیرہ وغیرہ۔

مندرجہ ذیل مسائل میں آپ کے فتاوی نہایت علمی، تحقیقی اور مدلل ہیں:

۱......تملیک زکوۃ۔ ۲......ہمارے جنگی قیدی اور نماز قصر۔ ۳......طویل دن رات والے ممالک میں نمازوں کا حکم۔ ۴......ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی شرعی حیثیت۔ ۵......اسلام کے قانونِ شہادت میں خواتین کا مقام۔ ۶......عورت کی سربراہی۔ ۷......شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد اور اہلِ علم کی آراء۔ ۸......غائبانہ نماز جنازہ۔ ۹......کرنسی نوٹ کی شرعی حیثیت۔ ۱۰......حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۱۱......رجم کی شرعی حیثیت اور اس کے منکرین کے نتائج۔ ۱۲......مشاجرات صحابہ۔ ۱۳......جھینگے کی حلت وحرمت۔ ۱۴......بشریت انبیاء۔ ۱۵......سبِّ شیخین، وغیرہ۔ فتاوی کا یہ مجموعہ چار جلدوں میں اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۲۰......فتاوی فرنگی محلی

فرنگی محلی اپنے علمی وفقہی کاموں کی وجہ سے ایک مشہور خانوادہ رہا ہے۔ ایک طویل عرصے سے یہاں دار الافتاء قائم ہے، جس میں حضرت مولانا مفتی محمد عبد القادر (متوفی ۱۳۷۹ھ) کئی سالوں تک منصب افتاء پر فائز رہے، ان کے فتاوی کو ''فتاوی فرنگی محلی موسوم بہ فتاوی قادریہ'' کے نام سے مفتی محمد رضا انصاری نے مرتب کیا ہے، یہ مجموعہ ۲۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۱......فتاوی احیاء العلوم

یہ حضرت مولانا مفتی محمد یاسین مبارکپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۴ھ) کے ان فتاوی کا منتخب مجموعہ ہے جو انہوں نے مدرسہ احیاء العلوم مبارکپور کی تدریس کے زمانہ میں لکھے تھے۔

Marfat.com

یہ فتاوی بہت ہی اہم اور مدلل ہیں۔ ۲۷۵ فتاوی پر مشتمل یہ مجموعہ جامعہ احیاء العلوم مبارکپور دہلی سے شائع ہوا ہے۔

۲۲...... فتاوی قاضی

یہ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام القاسمی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۳۰ھ) کے فتاوی ہیں۔

حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی رحمہ اللہ کی ذاتِ گرامی علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں، جدید فقہی مسائل ومعاملات پر آپ کی گہری نظر تھی، اوران کے حل کے لئے بیش بہا خدمات انجام دیں۔ آپ نے کم وبیش چالیس سال امارتِ شرعیہ بہار، اڑیسہ اور جھارکنڈ میں قضا کا فریضہ انجام دیا، اس کے علاوہ آپ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے بانی اور آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر بھی تھے۔

حضرت قاضی صاحب نے قضا کے ساتھ ساتھ فتوی نویسی کا مشغلہ بھی اختیار کیا، آپ کے تحریر کردہ فتاوی کی تعداد تو زیادہ ہے، لیکن جو فتاوی محفوظ ومیسر آئے وہ صرف ۱۲۰ ہیں۔ فتاوی قاضی میں قاضی صاحب کے انہی فتاوی کو جمع کیا گیا ہے، ترتیب وحواشی کے فرائض مولانا امتیاز احمد قاسمی صاحب نے نبھائے ہیں، اور ایفا پبلیکیشنز نئی دہلی انڈیا نے ۲۴۵ صفحات میں اسے شائع کیا ہے۔

یہاں یہ وضاحت بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ قاضی صاحب کی نظر وسیع تھی اور وہ زمانہ کے حالات پر گہری نگاہ رکھتے تھے، اس لئے شریعت کے اصول ومقاصد (جو فقہاء نے متعین ومقرر کئے ہیں) کو پیش نظر رکھ کر ایک رائے قائم کرتے تھے جس کی بناء پر بعض مسائل میں ان کا قول اور فتوی جمہور کی رائے کے موافق نہیں، اس لئے بعض مسائل میں اختلاف رائے ممکن ہے، ایسے فتاوی کی تعداد کم ہے۔

۲۳...... فتاوی فریدیہ

یہ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ کے فتاوی ہیں، ۱۳۸۶ھ میں

Marfat.com

آپ کی آمد جامعہ دار العلوم حقانیہ میں ہوئی، مفتی صاحب دار العلوم حقانیہ کے روح رواں تھے، یہی وجہ تھی آپ بیک وقت دار العلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث، صدر المدرسین اور مفتی اعظم کے منصب پر فائز تھے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق آپ کی مکمل زندگی کے فتاوی کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ تک ہے۔ آپ کے اس فتاوی کی حسن ترتیب وتبویب، تعلیق وتخریج حضرت مولانا مفتی محمد وہاب منگلوری صاحب نے نہایت عرق ریزی اور محنت شاقہ کے ساتھ کی ہے، جس سے فتاوی کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے، فتاوی کے شروع میں اصولِ افتاء سے متعلق عربی میں ''البشریٰ لأرباب الفتویٰ'' کے نام سے مصنف کا ایک قیمتی رسالہ بھی چھپا ہوا ہے، موصوف کے صاحبزادے نے آپ کی سوانح اور تصنیفات کا بھی تذکرہ کیا ہے، یہ فتاوی ۵ جلدوں میں دار العلوم صدیقیہ صوابی سے شائع ہوئے ہیں۔

۲۴...... فتاوی دار العلوم کراچی (امداد السائلین)

یہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ کے ان فتاوی کا مجموعہ ہے جو حضرت نے شوال ۱۳۸۰ھ مطابق مارچ ۱۹۶۱ء سے اب تک تحریر فرمائے ہیں، حضرت کے یہ فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی کے نقلِ فتاوی کے تقریباً (۱۰۰۰) رجسٹروں میں منتشر تھے، جنہیں حضرت مولانا سلطان محمود صاحب نے نہایت محنت، لگن اور عرق ریزی کے ساتھ جمع کر کے تعلیق وتخریج کے کام کا آغاز کیا، پھر اس کام کو مولانا اعجاز احمد صمدانی اور مولانا طاہر اقبال صاحب نے ترتیب جدید اور مزید تعلیق وتخریج کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اس فتاوی کا نام ''امداد السائلین'' ہے، اس سے پہلے ''امداد الفتاوی، امداد الاحکام، امداد المفتین'' چھپ چکے ہیں، ان میں ''امداد'' کے لغوی معنی کے ساتھ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کی طرف انتساب ہے، تو اس چوتھے مجموعے میں بھی اس کی رعایت رکھی گئی ہے۔ یہ ایمان، عقائد، تفسیر، علم، تاریخ، سیر، مناقب، تصوف، ذکر اور دُعا سے متعلق فتاوی پر مشتمل ہے۔ یہ حضرت کے پچاس سالہ خود نوشت فتاوی کا مجموعہ ہے، ان میں اکثر

Marfat.com

فتاوی پر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے بھی دستخط ہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب نے ''پیش لفظ'' کے تحت اِس فتاوی کا تعارف کروایا ہے۔ فتاوی کے شروع میں حضرت مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب کا مقدمہ ہے جس میں انہوں نے صاحبِ فتاوی کے مختصر حالاتِ زندگی تحریر کیے ہیں۔ فتاوی کی یہ پہلی جلد ادارۃ المعارف کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

۴۵.....فتاوی عثمانی

یہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کے ۴۵ سالہ خود نوشت فتاوی کا مجموعہ ہے، اللہ تعالی نے آپ کو علم وفضل اور تقوی وطہارت کے جس بلند مقام سے نوازا ہے عصر حاضر میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے، جدید وقدیم دونوں علوم میں آپ کو مہارتِ تامہ ہے، دیگر علوم وفنون کی طرح حدیث، فقہ اور فتوی کے میدان میں بھی آپ کی خدمات نمایاں ہیں، اس سلسلے میں ''تکملة فتح الملهم'' کی فقہی مباحث ''بحوث قضايا فقهية معاصرة، أصول الإفتاء وآدابه، فقه البيوع، أحكام الأوراق النقدية'' فقہی مقالات، عدالتی فیصلے، ملکیت زمین کی تحدید وغیرہ جدید مسائل اور معاشیات میں آپ کا شمار چندگنی چنی شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ کے فتوی لکھنے کا آغاز سولہ سال کی عمر سے ہوا ہے جو اب تک بفضل اللہ جاری ہے، آپ کے یہ علمی، تحقیقی اور مدلل فتاوی اب تک پردہ خفا میں تھے، اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا مفتی محمد زبیر حق نواز صاحب مدظلہ کو جنہوں نے نہایت عرق ریزی اور محنت شاقہ کے ساتھ چالیس سال قبل کے بوسیدہ رجسٹروں سے فتاوی کو نہایت احتیاط کے ساتھ جمع کر کے انہیں فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا، پھر تعلیق وتخریج اور حوالہ جات کے ساتھ اس کی افادیت کو چار چاند لگا دیئے، یہ فتاوی حضرت شیخ الاسلام صاحب مدظلہ کے پیش لفظ کے ساتھ تین جلدوں میں مکتبہ معارف القرآن سے شائع ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

۲۶......فتاوی دار العلوم زکریا

افادات حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہ، جس وقت دار العلوم دیوبند قائم کیا گیا کس کے وہم وگمان میں تھا کہ بے سروسامانی کے عالم میں شروع کیا جانے والا یہ ادارہ دنیا کا ایک عظیم الشان علمی ادارہ بنے گا اور اس کی شاخیں دنیا کے چپے چپے میں پھیل جائیں گی، لیکن یہ دار العلوم دیوبند کے بانیین کے اخلاص کا اثر تھا کہ آج دار العلوم دیوبند کا فیض ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ دار العلوم دیوبند کی شاخوں میں سے ایک شاخ جنوبی افریقہ میں قائم دار العلوم زکریا بھی ہے، عوام الناس کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے دار العلوم زکریا میں دار الافتاء قائم کیا گیا، جہاں سے ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس کی راہنمائی کے لئے فتاوی جاری ہوئے۔

فتاوی دار العلوم زکریا اسی ادارے سے جاری ہونے والے فتاوی کا مجموعہ ہے، جو مفتی رضاالحق صاحب مدظلہ کے افادات پر مشتمل ہے، حضرت مفتی صاحب گزشتہ ۲۵ سال سے دار العلوم زکریا میں فتوی نویسی میں مشغول ہیں، اس سے قبل آپ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے دار الافتاء کے ساتھ وابستہ تھے۔

زیرنظر مجموعہ آپ کے ان فتاوی پر مشتمل ہے جو آپ نے دار العلوم زکریا میں خود لکھے، نیز وہ فتاوی جو آپ کی نگرانی میں تخصص فی الفقہ والافتاء کے طلبہ نے لکھے، وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہیں، اربابِ فتاوی اور اہلِ علم سے گزارش ہے کہ ''کتاب الإیمان و العقائد'' کے تحت تمام فتاوی کا مطالعہ ایک دفعہ ضرور کریں، تحقیق وتدقیق کے حوالے سے یہ فتاوی لاجواب ہیں۔ فتاوی کے اس مجموعہ کو مفتی عبدالباری اور مولانا محمد الیاس شیخ نے مرتب کیا ہے، اور زمزم پبلشرز کراچی نے ۶ جلدوں میں شائع کیا ہے۔

مطالعہ کے دوران یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ فتاوی افریقہ جیسے ملک میں لکھے گئے ہیں، جہاں دینی اداروں میں ہر مسلک و مذہب کے لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہر

Marfat.com

مسلک و مذہب کے لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے دار الافتاؤں سے رجوع کرتے ہیں، اسی وجہ سے اس مجموعہ کے اندر بھی چند فتاوی شامل ہیں جو فقہ شافعی کے مطابق ہیں، لہذا دورانِ مطالعہ اس بات کو خصوصاً پیش نظر رکھا جائے۔

۲۷......ثمینۃ الفتاوی

مولانا محمد یعقوب صاحب شرودی دار العلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے تلمیذ ہیں، دار العلوم دیوبند میں دورہ حدیث کے سالانہ امتحان میں ممتاز نمبروں کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی، فراغت کے بعد درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور فتوی نویسی کو اپنا مشغلہ بنایا، تفسیر وفقہ میں اللہ تعالی نے آپ کو خاص ذوق عطا فرمایا ہے، جس کا واضح ثبوت آٹھ جلدوں میں آپ کی تفسیر ''کشف القرآن'' ہے۔

ثمینۃ الفتاوی آپ کے تحریر کردہ فتاوی کا مجموعہ ہے، جو آپ نے مختلف مواقع پر تحریر فرمائے، یہ مجموعہ دو جلدوں میں ہے، پہلی جلد ''ثمینۃ الفتاوی'' کے نام سے موسوم ہے، جس میں تمام فتاوی آپ کے تحریر کردہ ہیں، جب کہ جلد ثانی ''حسینۃ الفتاوی'' کے نام سے موسوم ہے، جس میں متخصصین فی الفقہ کے تحریر کردہ فتاوی ہیں، جن کی حضرت نے تصدیق وتصویب فرمائی ہے، فتاوی کا یہ مجموعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے شائع ہوا ہے۔

۲۸......فتاوی حبیبیہ

مفتی حبیب اللہ صاحب مظاہری، مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل ہیں، فتوی نویسی کی تربیت مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کی زیر نگرانی حاصل کی، فراغت کے بعد درس وتدریس اور فتوی نویسی کی راہ اپنائی، فتاوی حبیبیہ آپ کے باقاعدہ فتاوی کا مجموعہ نہیں بلکہ بعض احباب کی فرمائش پر آپ نے اہم مسائل کو سوال وجواب کی صورت میں مرتب کردیا۔ یہ فتاوی جامعہ خلیلیہ موسی کالونی کراچی سے شائع ہوا ہے۔

Marfat.com

۲۹......وحید الفتاوی

فتاوی کا یہ مجموعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل و متخصص مفتی عبدالماجد خان صاحب کا تحریر کردہ ہے، اس مجموعہ میں فاضل مؤلف نے اپنے زمانہ طالب علمی میں تخصص کے دو سالوں میں جو فتاوی لکھے تھے انہیں جمع کیا ہے، ان تمام فتاوی کی تصدیق وتصویب مفتی عبد السلام چاٹگامی صاحب اور مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ نے فرمائی ہے، ۴۴۶ صفحات پر مشتمل یہ فتاوی زمزم پبلشرز کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۳۰......کتاب الفتاوی

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ کا شمار دور حاضر کے جامع الاوصاف اور جید علمائے کرام میں ہوتا ہے، اللہ تعالی نے آپ کو نہایت خداداد صلاحیتوں سے نوازا ہے، خصوصاً تحریر تو آپ کا طرہ امتیاز ہے، جس کا منہ بولتا ثبوت آپ کی وہ تصنیفات ہیں جو زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ تصنیف وتالیف کے علاوہ آپ ہندوستان کے مشہور اخبار منصف میں کالم نگاری بھی کرتے ہیں اور اسی اخبار کے جمعہ ایڈیشن مینارہ نور میں آپ کے شرعی مسائل کے عنوان سے لوگوں کے دینی مسائل کا حل اور جوابات بھی تحریر کرتے ہیں، حضرت مولانا رحمانی صاحب نے مختلف اداروں میں رہ کر فتوی نویسی کی خدمت سرانجام دی، جن میں جامعہ روحانی مونگیر، امارتِ شرعیہ پھلواری پٹنہ، دار العلوم سبیل السلام جیسے مایہ ناز ادارے شامل ہیں، پیش نظر مجموعہ جو چھ جلدوں پر مشتمل ہے، اس میں پانچ طرح کے فتاوی شامل ہیں:

۱......وہ فتاوی جو امارت ملت اسلامیہ آندھرا پردیش سے دیئے گئے۔

۲......معہد العالی الاسلامی حیدرآباد کے دارالافتاء سے جاری ہونے والے فتاوی۔

۳......وہ استفتاء جو حضرت مولانا کے پاس شخصی طور پر آئے اور انہیں محفوظ کرلیا گیا۔

۴......ماہانہ ''افکار ملی'' دہلی میں لکھے جانے والے شرعی مسائل۔

Marfat.com

۵......روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد کے جمعہ ایڈیشن ''مینارہ نور'' میں لکھے گئے شرعی مسائل (جو ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۵ء جاری رہے) اس مجموعہ میں مؤخرالذکر سلسلے کے فتاویٰ کی تعداد زیادہ ہے۔

فتاویٰ کے اس مجموعہ کی ترتیب وتخریج کے فرائض مفتی عبداللہ سلیمان مظاہری نے سرانجام دیئے ہیں اور زمزم پبلشرز اردو بازار کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔

۳۱......نجم الفتاویٰ

جامعہ یاسین القرآن کراچی کا شمار ملک کے ممتاز دینی اداروں میں ہوتا ہے، اس کے مہتمم شیخ الحدیث مفتی نجم الحسن امروہی صاحب ہیں جو ایک ذی استعداد اور جید عالم دین ہیں، آپ جامعہ کے مہتمم ہونے کے ساتھ ساتھ دارالافتاء کے نگران ورئیس بھی ہیں، اس کے شروع میں آپ کا مقدمہ ہے، اس کی پہلی جلد ایمان وعقائد کے مختلف شعبوں سے متعلق تقریباً پانچ سو اہم فتاوی جات پر مشتمل ہے، اس میں موجود فتاویٰ تحقیق وتدقیق کے اعتبار سے نہایت مفید ہیں، یہ فتاویٰ چھ جلدوں میں طبع ہے۔

۳۲......فتاویٰ عبادالرحمٰن

یہ حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن ملاخیل صاحب کے زیر سرپرستی دارالافتاء والتحقیق سے صادر ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ ایک سال کے دوران اس مرکز میں زیر تربیت درس نظامی کے فضلاء نے تخصص فی الافتاء میں تدریب کے طور پر تحریر کئے۔ یہ فتاویٰ ۱۴۲۶ھ کے تخصص فی الفقہ کے طلبہ کے تحریر کردہ ہیں۔ ہر فتویٰ متعدد فقہی حوالہ جات سے مزین ہے۔ یہ علمی وتحقیقی فتاویٰ جات پانچ جلدوں میں دارالافتاء والتحقیق ابوبکر صدیق مسجد ڈی ایچ اے کراچی سے شائع ہوئے ہیں۔

۳۳......فتاویٰ ختم نبوت

ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے، جس کا انکار کر کے کوئی شخص مؤمن ومسلمان

Marfat.com

کہلانے کا حق دار نہیں، ہر دور اور زمانہ میں منکرین ختم نبوت اور نبوت کے داعی پیدا ہوتے رہے ہیں، جن کے سدِ باب کے لئے علماء کی ایک جماعت ہر دور میں مدمقابل رہی ہے اور انہوں نے اس جیسے فتنوں کا قلع قمع کیا ہے۔ ہمارے اس دور میں مرزا قادیانی اور اس کی ہم نوا جماعت نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا اور مرزا قادیانی کو اپنا نبی وپیغمبر مانا، جس پر علمائے امت نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے تن من کی بازی لگادی اور مرزا قادیانی اور اس کے ہم نواؤں کو کافر قرار دے کر ہی دم لیا۔ اس موقع پر علمائے اہل حق نے جس پلیٹ فورم سے صدائے حق بلند کی اسے ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے نام سے موسوم کیا گیا، اس پلیٹ فورم سے تحریر وتقریر ہر دو ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کی گئی۔ زیر نظر فتاویٰ بھی اسی تحریک کا حصہ ہے، جس میں عقیدہ ختم نبوت کے منکرین (قادیانیوں) کے متعلق علماء ومفتیان کرام کے فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے۔

فتاویٰ کا یہ مجموعہ تین جلدوں پر مشتمل ہے، جلد اول میں تقریباً تیس متداول فتاویٰ جات سے قادیانیوں سے متعلق ہزاروں فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے، جلد ثانی اور جلد ثالث میں قادیانیوں کے خلاف لکھے گئے ان تفصیلی فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے جو مختلف ادوار میں رسائل کی صورت میں شائع ہوئے ہیں، جلد ثانی میں ۲۱ رسائل جبکہ جلد ثالث میں ۱۴ رسائل ہیں۔

ان فتاویٰ کو حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمہ اللہ نے مرتب کیا ہے، جبکہ تحقیق وتخریج کے فرائض علمائے کرام کی ایک جماعت نے سرانجام دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے اسے شائع کیا ہے۔

۳۴......آپ کے مسائل کا حل

یہ حضرت مولانا مفتی محمد دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی کے فتاویٰ ہیں، یہ معروف اخبار ''ضربِ مؤمن'' کے کالم ''آپ کے مسائل کا حل'' میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات ہیں۔ جلدِ اول ''کتاب الإیمان والعقائد، باب الفرق المختلفة، باب المعاملة مع الكفرة والضالة، كتاب العلم، باب البدعات والرسوم، باب

Marfat.com

الأوهام والتخيل، كتاب القرآن والحديث، كتاب العلم، كتاب الأذكار والأدعية والتعاويذ ''پر مشتمل ہے۔ یہ فتاوی نہایت علمی وتحقیقی ہیں۔ فتاوی اپنے استیناد کی وجہ سے علماء وعوام دونوں کے لئے یکساں مفید ہیں۔ حضرت مولانا محمد عامر صاحب کی تخریج وتعلیق کی وجہ سے فتاوی کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے۔ ۳۴۰ صفحات پر مشتمل فتاوی کی یہ پہلی جلد کتاب گھر ناظم آباد کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

۳۵......فتاوی انوار العلوم

یہ حضرت مولانا مفتی عبدالحق عثمانی صاحب مدظلہ کی زیرِ سرپرستی جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی کے دار الافتاء سے جاری ہونے والے فتاوی کا مجموعہ ہے۔ جلدِ اول ''كتاب الإيمان والعقائد، باب فيما يتعلق بالأنبياء عليهم السلام، فصل فيما يتعلق بالمعجزة والكرامة، باب الكفريات، باب فيما يتعلق بالقرآن والحديث، كتاب السنة والبدعة، كتاب العلم، باب الأدعية والأذكار، كتاب الطهارة، باب في الوضوء، فصل في السواك، باب في المسح على الخفين، فصل في نواقض الوضوء، باب الغسل، باب في التيمم، باب في الحيض والنفاس والاستحاضة، باب المياه، باب الأنجاس ''پر مشتمل ہے۔ اس فتاوی میں حوالہ جات نقل کرنے میں صرف ایک کتاب پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ عموماً ہر مسئلے میں کم از کم تین عربی اور دو معتبر اردو فتاوی جات کے حوالے بھی تائید میں نقل کئے گئے ہیں۔ فتاوی کے شروع میں راقم کا مقدمہ ہے جو چونسٹھ (۶۴) صفحات پر مشتمل ہے، جس میں فتوی کا تاریخی پسِ منظر اور تاریخی تسلسل کے ساتھ بتیس (۳۲) کتبِ فقہ اور ستائیس (۲۷) اردو فتاوی کا تعارف ہے۔ ۵۹۲ صفحات پر مشتمل فتاوی کی یہ پہلی جلد دار الناشر حق سٹریٹ اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

Marfat.com

پہلی مرتبہ اردو زبان میں تاریخی تسلسل کیساتھ فتوی کا تاریخی پس منظر،
65 کتب فقہ، 63 کتبِ اصولِ فقہ اور 37 اردو فتاوی کا باحوالہ تعارف

کتبِ فقہ، اصولِ فقہ
اور
اُردو فتاوی کا تعارف

(تالیف)

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

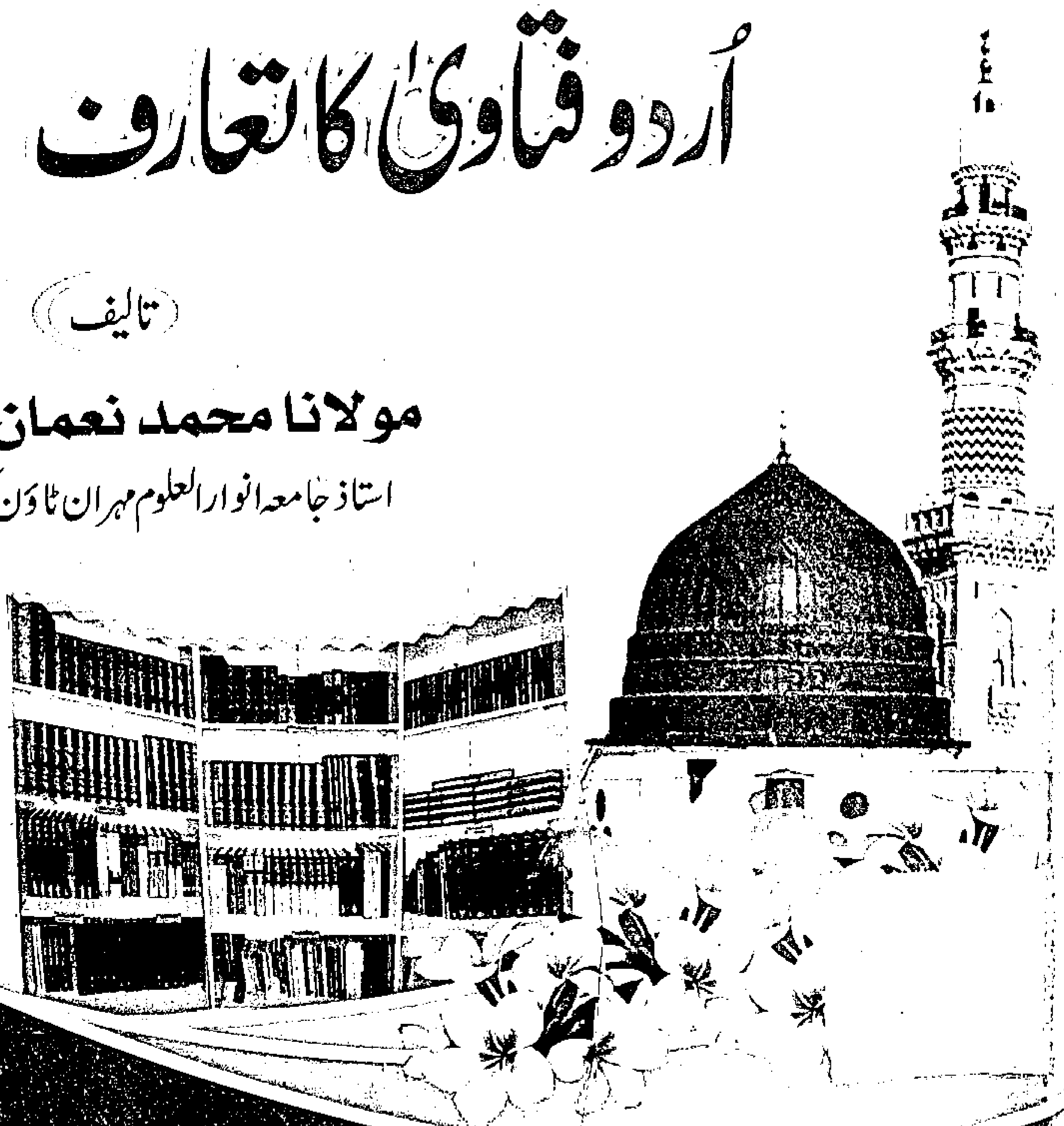

مکتبۃ المتین کراچی

Marfat.com